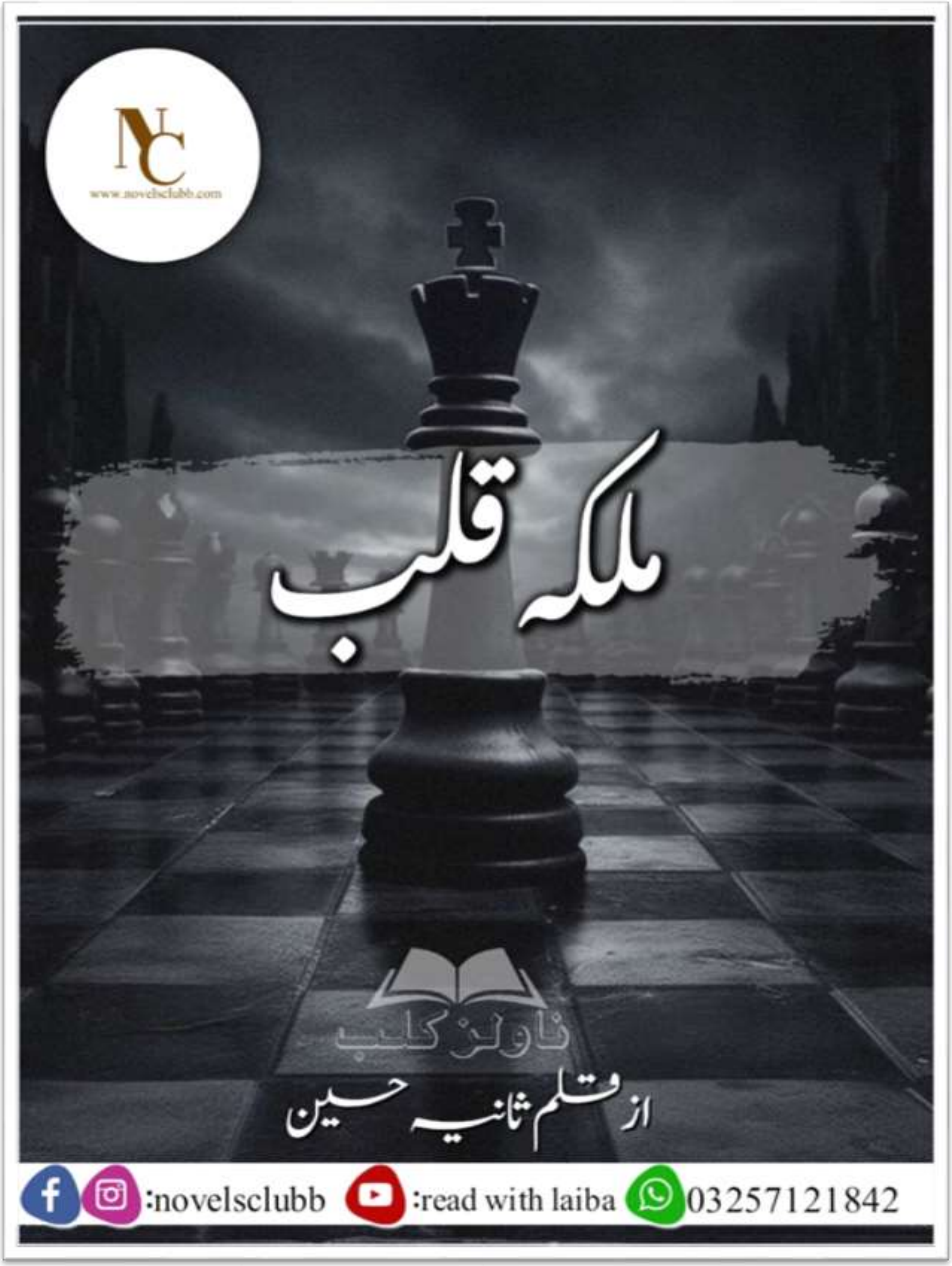
www.novelsclubb.com
ملکہ قلب
ناولز کلب
از قلم ثانیہ حسین
:novelsclubb
:read with laiba
03257121842

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

ملکہ قلب

از قلم

ثانیہ حسین

www.novelsclubb.com

اداکاری سیکھو....

کرنے کے لیے نہیں....

اپنے اردگرد موجود منافق لوگوں کی اداکاری سمجھنے کے لیے.....

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ملکۂ قلب از ثانیہ حسین

قسط نمبر 3

کچھ عرصہ بعد ہانہ اور ریو اس وقت ساپورو میں موجود تھے۔ چونکہ موسم سرما اپنے عروج پر تھا اس لیے ہر طرف برف کی سفید چادر بچھی ہوئی تھی۔ ساپورو کلاک ٹاور برف سے ڈھنپا ہوا مزید خوبصورت لگ رہا تھا۔ ہانہ نے گہرے جامنی رنگ کی گھٹنوں تک آتی ڈریس کے ساتھ سفید اوور کوٹ پہن رکھا تھا۔ پیروں میں ہمیشہ کی طرح ہائی ہیلڈ بوٹس تھے۔ اسی طرح ساتھ چلتے ریو نے بھی سفید ہائی نیک کے ساتھ سفید اوور کوٹ پہن رکھا تھا۔ وہ دونوں ایک ساتھ چل رہے تھے۔ ریو کے ساتھ سائیکل تھی جس کی فرنٹ باسکٹ میں سفید اور جامنی گلابوں کا بکے رکھا تھا۔ باتیں کرتے ہوئے وہ ساپورو کلاک ٹاور سے کہیں آگے پہنچ گئے۔ تب ہی ریو اچانک

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

رک گیا۔ہانہ اس کے رکنے پر رک گئی اور پھر اس کی نظروں کے تعاقب میں دیکھا۔ریو کی نظر ایک سفید عمارت پر ٹھہر چکی تھی۔وہ پوری کی پوری عمارت سفید تھی جس کی تعمیر میں زیادہ تر شیشہ استعمال کیا گیا تھا۔وہ عمارت اتنی عالیشان اور پرکشش تھی کہ دیکھنے والی آنکھ اس پر ٹھہر سی جاتی۔

کیا ایسا ممکن نہیں ہے کہ یہ سفید محل ہماری ملکیت ہو اور پھر ہم دونوں مل کر اسے محبت ”
“اور خوشی کے رنگوں سے رنگ محل بنا دیں۔

ہانہ اس کی بات سن کر چند لمحے اسے دیکھتی رہی۔دل میں ٹیس سی اٹھی۔اس شخص سے محبت وہ کرنا نہیں چاہتی تھی اور نفرت وہ کر نہیں پا رہی تھی۔کیا اس شخص کو دھوکا دینا آسان تھا؟

ریو نے سفید محل سے نظریں ہٹا کر ہانہ کی جانب دیکھا تو وہ سر جھٹک کر مسکرا دی اور پھر نفی میں سر ہلایا۔

تم ایک عام سے ورکر ہو ریو اور میں پھول بیچ کر اپنا گزر بسر کرنے والی لڑکی۔اس سفید ” محل کو خریدنا ہمارے بس کی بات نہیں ہے۔“ریو اس کی بات سن کر چند لمحے اس محل کو دیکھتا رہا۔آنکھوں میں اس محل کو اپنا بنانے کا عزم تھا۔وہ ہانہ کو دیکھ کر مسکرایا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ایک دن یہ سفید محل میری ملکیت ہو گا۔ یہ میرا تم سے وعدہ ہے۔" ریو کی بات پر ہانہ کا" دل ڈوب کر ابھرا۔ آنکھوں میں کرب سا جاگا مگر وہ خود کو سنبھالے رہی۔ وہ جانتی تھی کہ زمان کے لیے اس محل کو خریدنا کوئی بڑی بات نہیں تھی لیکن ریو ہانہ کے سامنے زمان ہونے کا اقرار کرے..... یہ ناممکن بات تھی۔

کافی دیر بعد وہ اپنے اپارٹمنٹ کے اسی مخصوص کمرے میں موجود تھی۔ اسٹول پر بیٹھی وہ اس کی صورت کو کینوس پر اتار رہی تھی۔ آنکھیں خشک اور ویران تھیں۔ ایک طرف ریو کی آواز کانوں میں گونجتی تو دوسری طرف ابراہم ساما کی محبت، اس کا یقین، اس کا مان یاد آتا۔ جب آرٹ مکمل ہو چکا تو اس نے اس کے ایک طرف کونے میں لکھا "تمہاری ہانہ" وہ باہر جانے کے لیے اٹھی ہی تھی کہ اسے سامنے ابراہم کھڑا نظر آیا۔

ڈیڈ!" وہ چونک کر اسے دیکھے گئی۔ باہر اندھیرا تھا۔ صرف وہی کمرہ روشن تھا۔ ابراہم" چونکہ دروازے کے پاس باہر کی جانب کھڑا تھا اس لیے اس کا چہرہ وہ واضح طور پر نہ دیکھ سکی۔ وہ دو قدم آگے بڑھی اور آنکھیں چھوٹی کر کے دیکھا۔ غور کرنے پر اسے ابراہم کی مسکراہٹ واضح "دکھائی دی۔ اس مسکراہٹ میں پیار تھا، اپنائیت تھی، اپنا پن تھا اور سب سے بڑھ کر "مان تھا۔ اور وہ مان ہانہ ہی نے توڑ کھنا تھا۔ اس کی آنکھیں ایک دم ڈبڈبا گئیں۔ اس کا جی چاہا کہ وہ فوراً

www.novelsclubb.com

آگے بڑھ کر اپنے باپ کے سینے پر سر رکھ کر پھوٹ پھوٹ کر روئے۔اس نے جلدی سے مزید دو قدم بڑھائے ہی تھے کہ اس کی آنکھیں دھندلانے لگیں۔ نہیں شاید.... شاید سامنے کا منظر دھندلانے لگا تھا۔اس نے آنکھیں بند کر کے کھولیں تو سامنے کوئی نہ تھا۔

ڈیڈ!"اس نے ابراہم کو پکارنا شروع کر دیا۔لہجے میں تڑپ تھی۔وہ واحد شخص ہی تو تھا" جو اس کا اپنا تھا۔وہ دنیا میں کسی سے بھی نہ ڈرنے والی لڑکی اسے کھونے سے ڈرا کرتی تھی۔وہ دوڑتی ہوئی دروازے کے پاس آئی مگر وہاں کوئی نہ تھا۔

ڈیڈ!"وہ اسے پکارتے ہوئے ہر جانب دیکھ رہی تھی۔آنکھوں سے آنسو برسنے لگے" تھے۔

ڈیڈ!...آپ...آپ کہاں ہیں ڈیڈ؟"اس کی آواز کپکپا رہی تھی۔الفاظ ٹوٹ ٹوٹ کر" ادا ہو رہے تھے۔تب ہی اچانک لائٹس آن ہوئیں اور روزی دوڑتی ہوئی آئی۔

پرل ساما!"وہ اس کے پاس پہنچی جو اپنے بالوں کو نوچتے ہوئے چِلا رہی تھی۔"

"!مجھے معاف کر دیں ڈیڈ"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

پرل ساما! سنبھالیں خود کو۔" وہ اسے بازوؤں سے پکڑے سنبھالنے کی سعی کرنے لگی"
مگر سن کون رہا تھا؟

مجھے معاف کر دیں ڈیڈ۔ اپنی ہانہ کو معاف کر دیں۔" وہ روتے ہوئے زمین پر بیٹھتی چلی"
گئی۔ پورا اپارٹمنٹ اس کی آوازوں سے گونج رہا تھا۔

میں اس سے محبت نہیں کرنا چاہتی تھی ڈیڈ مگر...." اس کا چہرہ سرد موسم میں بھی پسینے"
اور آنسوؤں سے بھیگ چکا تھا۔ بال اطراف سے چہرے پر چپکنے لگے تھے۔

مگر آپ کی ہانہ خود کو بے بس محسوس کر رہی ہے ڈیڈ!" روزی نے اسے سنبھالنے کی"
پوری کوشش کی اور آخر کار ہانہ اس سے لپٹ کر کسی معصوم بچے کی طرح بلک بلک کر رونے
لگی۔

روزی میرے ڈیڈ کہاں ہیں؟" روزی نے زندگی میں پہلی بار اسے اس طرح روتے"
، ہوئے دیکھا تھا۔ وہ لڑکی جو بڑی سے بڑی تکلیف پر کبھی نہ روئی، جو اپنی ماں کی موت پر نہ روئی
جو اپنے باپ کی موت پر نہ روئی وہ آج شرمندگی کے باعث پھوٹ پھوٹ کر رو رہی تھی۔ وہ
زمان ساما سے محبت ہو جانے پر رو رہی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM
FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"روزی پلیز.... پلیز میرے ڈیڈ کو بلاؤ.... انہیں کہو کہ اپنی ہانہ کو معاف کر دیں... ان کی ہانہ ایسا نہیں چاہتی تھی مگر.... مگر وہ بے بس ہو چکی ہے۔"

"پرل ساما! خدا کے لیے خود کو سنبھالیں۔ ابراہم ساما یہاں نہیں ہیں اور نہ ہی کبھی لوٹ کر آئیں گے۔"

"مگر انہیں آجانا چاہیے روزی۔ ان کی ہانہ کو ان کی بہت ضرورت ہے۔ ان کی ہانہ کو محبت توڑنے لگی ہے۔ انہیں کہو کہ وہ آجائیں۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ.... ان کی ہانہ محبت کے ہاتھوں ٹوٹ جائے۔"

"پرل ساما! میری طرف دیکھیں۔ کون ہیں آپ؟" روزی نے اسے بازوؤں سے تھام کر اپنے مقابل کیا۔

"کس کی بیٹی ہیں آپ؟ پرل ساما آپ ابراہم ساما کی بیٹی ہیں۔ آپ پرل ابراہم ہیں۔ آپ وہ ہیں جو کوئی اور لڑکی نہیں ہو سکتی۔ آپ صرف آپ ہیں۔ آپ واحد ہیں۔ آپ کا کوئی ثانی نہیں۔ جو آپ کر سکتی ہیں وہ کوئی اور نہیں کر سکتا۔ آپ پرل ہیں اور پرل.... محبت کو بھی ہرا سکتی ہے۔"

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ہانہ کی سسکیاں ایک دم رک گئیں۔آنکھیں ایک دم خشک ہو گئیں۔دماغ سائیں سائیں کرنے لگا۔دل کی دھڑکن اس لمحے رک کر اچانک زور زور سے چلنے لگی۔آنکھوں میں موجود ٹھاٹھیں مارتا آنسوؤں کا سمندر ایک دم ساکن ہو گیا۔

آپ یہ کر سکتی ہیں پرل ساما! مجھے یقین ہے۔ابراہم ساما کو بھی یقین تھا کہ آپ....آپ" زمان ساما کو ہرا سکتی ہیں۔ صرف آپ ہی ہیں جس کے ہاتھوں زمان ساما کی موت لکھی ہے۔آپ تاریخ بدلیں گی۔آپ محبت کو ہرائیں گی۔آپ زمان ساما کو خود قتل کریں گی۔"انتقام کی جو آگ ابراہم ساما کی موت پر بھڑک اٹھی تھی،روزی کے الفاظ اس میں روح پھونک رہے تھے۔

آپ نے ابراہم ساما سے وعدہ کیا تھا کہ آپ زمان ساما کو ہرائیں گی۔محبت ہو جانے سے" آپ کمزور نہیں ہوئیں پرل ساما! خدارا خود کو قابل ترس مت بنائیں بلکہ ابراہم ساما کی بیٹی بن کر دکھائیں۔"

اس نے اپنے گال ہاتھ کی پشت سے رگڑے اور پھر پر عزم ہو کر بولی۔

میں وعدہ کرتی ہوں کہ میں اپنی محبت کو خود ہراؤں گی۔میں زمان ساما کو اپنے ہاتھوں" سے ماروں گی۔یہ میرا نہ صرف ڈیڈ سے بلکہ خود اپنے آپ سے وعدہ ہے۔"آواز پھر بھی آخر میں کپکپا گئی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM
FB/INSTA:NOVELSCLUBB

پرل نے اس دن معصوم سی ہانہ کو اور اپنی محبت کو اپنے ہی اندر مار کر دفن کر ڈالا۔

••••••

"آج میں اور تمہارا کھڑوس بھائی ایک ساتھ جہان یاکاتا آرہے ہیں۔"

اشعر کا میسج دیکھ کر نورِ نظر کے لبوں کو مسکراہٹ چھو گئی۔اس نے فوراًان کے لیے کھانے کا انتظام کروانا شروع کر دیا۔چند ہی گھنٹوں بعد وہ دونوں جہان یاکاتا میں تشریف لا چکے تھے۔ ان کے پاس آنے والے مہمان کے لیے بہت سارا سامان تھا۔کھلونے، کپڑے...وہ باقاعدہ اس کے لیے پوری شاپنگ کر کے آئے تھے۔

نورِ نظر نے وہ سامان دیکھا تو مسکرا دی۔وہ ساری شاپنگ بے بی گرل کے لیے کی گئی تھی۔

"تمہیں کیسے معلوم کہ بے بی گرل ہو گی؟"اس نے سوال کیا۔

"تمہارے شوہر نے فرمایا تھا۔"ایش نے سنجیدگی سے کہا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ہاں کیونکہ میں جانتا ہوں کہ بے بی گرل ہی ہو گی۔ ہماری اپنا۔" اشعر نے منہ بسورتے ہوئے کہا۔

ہاں تم تو کوئی ولی ہو ناں جسے الہام ہوتے ہیں۔" ایش نے آنکھیں گھماتے ہوئے زبردست طنز مارا۔

واٹ ایور!" اشعر نے گویا ناک سے مکھی اڑائی۔"

کافی دیر باتیں کرنے کے بعد نورِ نظر ملازمہ کے پاس کچن میں چلی گئی۔

دونوں کی نظر ایک ساتھ صوفے پر رکھے نورِ نظر کے موبائل پر پڑی۔ ان دونوں نے پہلے موبائل کو دیکھا پھر ایک دوسرے کو۔

تھوڑی دیر بعد وہ دونوں سٹڈی میں موجود تھے۔ دروازہ بند تھا جبکہ اشعر کے ہاتھ میں نورِ نظر کا موبائل تھا۔

یہ دیکھو۔ یہ بھی دیکھو۔ اب بتاؤ تمہاری بہن کے ہم سب کو مروانے کے ارادے ہیں" کہ نہیں؟" اشعر اسے باری باری انسٹا گرام کی تمام پوسٹس دکھا رہا تھا جن میں وہ اور نورِ نظر بالکل واضح تھے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اگر یہ ایسا کرتی رہی تو اس کے باپ یا پھر زمان ساما میں سے ہم تک کوئی نا کوئی ضرور" "آ پہنچے گا۔

تم مجھے اس کے اکاؤنٹ کی تمام ڈیٹیلز دو۔ میں کچھ کرتا ہوں۔" ایش نے اپنا موبائل" نکالتے ہوئے کہا۔

تھوڑی دیر بعد اشعر عادت سے مجبور اکاؤنٹ سے ہوتا ہوا اس کی کانٹیکٹ لسٹ تک جا پہنچا۔

تم کانٹیکٹ لسٹ میں کیا کر رہے ہو؟" ایش اس کی اس حرکت پر حیران ہوا۔"

دیکھ رہا ہوں کہ میری پیاری نورِ نظر نے میرا نمبر کس نام سے سیو کر رکھا ہے۔" وہ ہنستے" ہوئے بولا۔

"کتنے نام جانتی ہے وہ تمہارے؟"

میرا مطلب جس طرح آج کل کی لڑکیاں اپنے جانو مانو کا نمبر سیو کرتی ہیں۔ سوئیٹ" "....ہارٹ، سول میٹ، لائف لائن، ہارٹ بیٹ، مائی لو وغیرہ وغیرہ

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ایش نے بے اختیار ایک ابرو اٹھا کر اسے دیکھا اور پھر تاسف سے سر ہلاتا اپنے موبائل میں مصروف ہو گیا۔

ایش ساما!" اشعر پریشان سا بولا۔"

کیا ہوا؟ کہیں ڈریکولا تو نہیں لکھا ہوا؟" ایش کی بات پر وہ ضبط کرتا رہ گیا۔"

"نہیں۔ دراصل اس میں میرا نمبر ہی سیو نہیں ہے۔"

"یہ کیسے ممکن ہے؟ پھر وہ کام کے دوران تمہارا سر کیسے کھاتی ہے؟"

معلوم نہیں۔" اشعر نے لاعلمی کا اظہار کیا۔ چند ہی لمحوں بعد اس کی انگلی ایک نام پر جا" کر رک گئی۔ چہرے پر تذبذب جاگا۔

یہ کون ہے؟" اشعر کو پریشان دیکھ کر ایش نے وہ نام دیکھا تو چونک گیا۔"

تمہارے علاوہ کون ہو سکتا ہے؟" اگلے ہی لمحے وہ ہنستے ہوئے بولا۔"

اشعر نے پریشانی کے عالم میں پہلے ایش کو دیکھا اور پھر موبائل اسکرین کو جہاں پر "ذلیل اول" لکھا ہوا تھا۔ اس نے اس پر کلک کر کے ڈیٹیلز دیکھیں تو وہ واقعی اسی کا نمبر تھا۔ اسے خود پر

ہنسی بھی آرہی تھی اور ترس بھی۔ایش اب تک سنبھل چکا تھا مگر اگلے ہی لمحے اسے جھٹکا لگا جب اس کی نظر ”ذلیل دوم“ پر پڑی۔

اشعر نے جلدی سے اس کی ڈیٹیلز دیکھیں۔وہ ایش کا نمبر تھا۔ان دونوں نے پہلے ایک دوسرے کو دیکھا اور پھر اگلے ہی لمحے گردن پیچھے کی جانب ڈال کر زوردار قہقہہ لگایا۔

”انہیں خود پر واقعی ہنسی آرہی تھی جن کے نمبر نورِ نظر نے ”ذلیل اول“ اور ”ذلیل دوم کے نام سے سیو کر رکھے تھے۔اچانک دروازہ کھلا اور نورِ نظر اندر داخل ہوئی۔اس نے باری باری دونوں کو دیکھا جو خاموشی سے اسے دیکھ رہے تھے۔ایش کے ہاتھ میں چند کاغذات تھے جن کی مدد سے وہ شاید اشعر کو کچھ سمجھا رہا تھا۔

تم دونوں خاموش ہو تو پھر باہر کس کے ہنسنے کی آوازیں آرہی تھیں؟“اس نے سب ” سے پہلا سوال یہی کیا۔

ہمیں کیا معلوم؟“ان دونوں نے کندھے اچکاتے ہوئے ایک ساتھ کہا۔ ”

وہ چند لمحے مشکوک انداز میں انہیں آنکھیں چھوٹی کر کے دیکھتی رہی اور پھر بولی۔

”اچھا میرا موبائل گم گیا ہے۔کیا تم دونوں میں سے کسی نے دیکھا ہے؟“

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ان دونوں نے ایک دوسرے کو دیکھا اور پھر نورِ نظر کی جانب دیکھ کر نفی میں سر ہلایا۔

نورِ نظر خاموشی سے باہر چلی گئی تو اگلے ہی لمحے ان دونوں کا پھر سے قہقہہ گونج اٹھا۔

"اومائی گاڈ! ذلیل... ذلیل دوم۔" اشعر ہنستے ہوئے بہ مشکل بول پایا۔

"اور تم ذلیل اول۔" ایش نے گویا یاددہانی کروائی۔

اچانک ہی دروازہ دوبارہ کھلا۔اس سے پہلے کہ وہ سنبھلتے نورِ نظر انہیں ہنستا ہوا دیکھ چکی تھی۔ان دونوں کی ہنسی کو فوراً بریک لگے اور وہ سنجیدہ ہو کر سیدھے ہوئے۔وہ کیسے بھول گئے کہ وہ بھی کلارا ڈیوڈ تھی....اس کی رگوں میں بھی یامی نوکائی کے ممبر ڈیوڈ ساما کا خون تھا۔

"یقیناً میرا موبائل بھی تم لوگوں کے پاس ہی ہوگا۔" وہ سینے پر بازو لپیٹے سنجیدگی سے بولی۔

"نہیں تو۔" اشعر نے فوراً جواب دیا لیکن اس کے چودہ طبق تب روشن ہوئے جب ایش نے خاموشی سے اس کا موبائل اس کی جانب بڑھایا۔

"جانتے ہو یہ کتنی غیر اخلاقی حرکت ہے۔" اس نے ایش کے ہاتھ سے اپنا موبائل لے لیا۔

www.novelsclubb.com

دراصل جس دن اخلاقیات کا سبق پڑھنا تھا اس دن ہم دونوں نے سکول سے چھٹی کرلی تھی۔" اشعر نے چہرے پر معصومیت سجائے کہا تو وہ تاسف سے سر ہلاتی رہ گئی۔

کچھ دن بعد نورِ نظر اس وقت اپنے کچن میں کھڑی ملازمہ کو ہدایات دینے میں مصروف تھی۔ اچانک ہی کسی نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا تو وہ چونک کر برق رفتاری سے مڑی۔

نظر مقابل کھڑی سبز آنکھوں والی لڑکی پر پڑی تو اس کے اعصاب ڈھیلے پڑ گئے اور اس نے سکھ کا سانس لیا۔

"پرل تم نے تو مجھے ڈرا ہی دیا۔"

"اس میں ڈرنے والی کیا بات ہے؟"

ملازمہ کھانا بنانے میں مصروف ہو گئی تو پرل اور نورِ نظر باہر لان میں آ بیٹھیں۔ موسم سرما کا اختتام تھا۔ باہر یخ بستہ ہوا چل رہی تھی جبکہ برفباری کا سلسلہ کافی دنوں سے ختم ہو چکا تھا۔

"اب اس طرح اچانک سامنے آ جاؤ گی تو ڈر تو لگے گا ناں۔"

پرل نورِ نظر کی بات پر ہنس دی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

پریشان لگ رہی ہو۔سب خیریت ؟"نورِ نظر نے اس کے چہرے کی بدلی رنگت دیکھ کر" استفسار کیا۔

"پرل نے چونک کر اسے دیکھا مگر اگلے ہی لمحے وہ سنبھلی اور اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

"سب ٹھیک ہے۔

پرل !"نورِ نظر نے آنکھیں چھوٹی کر کے اسے مشکوک انداز میں دیکھا تو پرل نظریں چرا" گئی۔

نورِ نظر نے اس کے ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیے اور بولی۔"دوست ہوں تمہاری اور

"دوستوں سے کچھ نہیں چھپایا کرتے۔دوست ہی تو ہمارے ہر زخم کا مرہم ہوتے ہیں۔

پرل چند ساعتیں اسے دیکھتی رہی۔اسے لگا کہ واقعی کوئی ہے جو ابراہم کے علاوہ بھی اس کا ہے۔اس کی فکر کرنے والا۔اس کو سمجھنے والا۔

میں ہمیشہ محبت کرنے سے کتراتی تھی نورِ نظر۔"وہ کافی دیر بعد کچھ سوچتے ہوئے بولی۔"

میں نے زندگی میں محض ایک شخص سے محبت کی۔اپنے ڈیڈ سے....اس کے بعد میں نے" محبت کو اپنے قریب آنے سے روکنے کی ہر ممکن کوشش کی۔ہر حربہ آزمایا۔دل کو پتھر بنایا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

لیکن...." وہ خاموش ہو گئی گویا اس کے لیے اپنی بات مکمل کرنے کے لیے الفاظ کا چناؤ مشکل ہو گیا ہو۔

"انسان محبت سے جتنا دور بھاگتا ہے محبت اس کے اتنا ہی قریب آتی ہے پرل۔"

نورِ نظر کی بات پر اس کی نظریں جھک گئیں۔

مگر میں نے اس سے ہمیشہ نفرت کی ہے۔میں آج بھی اس سے محبت نہیں کرنا چاہتی۔" مگر کچھ دنوں سے لگ رہا ہے کہ مجھ میں اور میرے دل میں کچھ بدل سا گیا ہے۔وہ سامنے ہوتا ہے تو ہر طرف محبت کے رنگ بکھر جاتے ہیں۔دنیا حسین لگنے لگتی ہے۔میں بھول جاتی ہوں "کہ.....مجھے اس سے نفرت ہے۔

"تم اس سے محبت کرنا بھی نہیں چاہتی اور تمہیں محبت ہے بھی۔یہ کیا ماجرا ہے؟"

یہی تو مجھے سمجھ نہیں آرہا کہ آخر ماجرا کیا ہے۔مجھے اس سے نفرت ہے نورِ نظر....آج" بھی مجھے اس سے نفرت ہی ہے لیکن میری نظر جب اس کے چہرے پر پڑتی ہے تو لگتا ہے یہ شخص نفرت کے لائق نہیں ہو سکتا۔اس چہرے سے،ان نیلگوں آنکھوں سے نفرت کرنا سراسر زیادتی ہے۔ایسا چہرہ جو بنایا ہی اس لیے گیا ہے کہ محبت بھری نظریں اس کا طواف کر

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

سکیں اس چہرے سے نفرت کیسے ممکن ہے؟ کم از کم میرے لیے تو یہ واقعی ناممکن ہوتا جارہا ہے۔"

"تمہیں اسے بتادینا چاہیے کہ تم اس سے محبت کرتی ہو۔"

نورِ نظر کی بات پر اسے جھٹکا سا لگا۔

واٹ!" وہ سنبھلی اور پھر بولی۔"میں اور اس سے محبت کا اقرار کروں....ہہہ....ناممکن۔" وہ طنزاً مسکرائی جبکہ آنکھوں میں افسوس اور کرب جاگا۔

"وہ ہے کون؟"

ساپورو میں رہتا ہے۔ریو نام ہے اس کا۔"پرل نے قدرے آہستہ آواز میں بتایا۔"

"نفرت کی وجہ؟"

پرل نے اس سوال پر گہری سانس لی۔

"بہت پرانی دشمنی ہے۔"

تم جیسی لڑکی بھی کسی سے دشمنی کرسکتی ہے؟"نورِ نظر نے اس معصوم سے چہرے کو" غور سے دیکھتے ہوئے کہا تو پرل چونکی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM
FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"کیوں؟میری کیوں کسی سے دشمنی نہیں ہو سکتی؟"

پرل کے سوال پر نورِ نظر مسکرا دی۔

"اگر ریو کا چہرہ نفرت کے قابل نہیں ہے تو یہ حسین چہرہ بھی فقط محبت کے قابل ہے۔"

نورِ نظر نے پیار سے پرل کے گال پر تھپکی دی۔

"ان سبز آنکھوں کو محبت کے خواب دیکھنے کا پورا حق ہے۔ان آنکھوں میں دشمنی کے جذبات پالے رکھنا سراسر زیادتی ہے۔ان سے ان کا حق مت چھینو۔"

"نورِ نظر!" پرل نے سرد آہ بھری۔"کاش میں تمہیں تمام معاملات بتا سکتی۔" اس کا لہجہ رنجیدہ ہوا۔

"تم کچھ مت بتاؤ تو بھی تمہاری آنکھیں سب بیان کر رہی ہیں۔تم ریو سے واقعی محبت کر بیٹھی ہو۔"

نورِ نظر کی بات پر وہ مزید رنجیدہ ہو گئی۔

"ایسا نہیں ہو سکتا۔میں ایسا نہیں ہونے دے سکتی۔میں محبت کو شروعات میں ہی ختم کر ڈالوں گی۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

نورِ نظر مسکرا دی۔

"یہ محبت کی شروعات نہیں ہے پرل۔ تمہاری آنکھوں میں محبت کے خواب اپنا مستقل مقام بنا چکے ہیں۔ تمہارے دل کی زمین پر محبت اپنے قدم جما چکی ہے۔" نورِ نظر کا لہجہ قدرے نرم تھا۔

"تم میرے دل کا حال جانے بغیر ایسا کیسے کہہ سکتی ہو؟" پرل حیرت سے اسے دیکھے گئی۔

"تم جانتی ہو دوست کس ہستی کو کہتے ہیں؟"

پرل نے اسے نا سمجھی سے دیکھا۔

"دوست اس ہستی کو کہتے ہیں جو آپ کی سرد آنکھوں کے اندر تک جھانک لے۔ جو آپ کے سخت لہجے کا جواب نرم لہجے سے دے۔ جو آپ کی مسکراہٹ میں چھپے درد کو پہچان لے۔ جس کے لیے آپ کا پتھر دل بھی کسی شفاف آئینے کی مانند ہو جسے دیکھ کر وہ آپ کے اندر کا سارا حال جان لے۔" وہ رکی اور پھر پرل کے ہاتھوں پر اپنے ہاتھوں کی گرفت مضبوط کی۔ "اور تم مجھ سے پوچھ رہی ہو کہ میں کیسے جانتی ہوں۔"

پرل لاجواب سی ہو گئی۔ وہ کچھ بھی نہ بول پائی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"اس سے محبت میرے لیے بہت خطرناک ہے نورِ نظر۔ میں تمہیں کیسے سمجھاؤں؟"

"تمہیں اپنے دل کو سمجھانا ہو گا پرل۔ لڑکیوں کو یہ دل بہت ذلیل کرواتا ہے۔"

پرل خاموش ہو گئی۔ وہ تو پہلے سے ہی اپنے اندر محبت کو دفنا چکی تھی۔

میں پرل ہوں نورِ نظر! میں محبت کو ہراؤں گی۔ میں نے کہا تھا کہ مجھے کچھ نہیں توڑ سکتا" تو مطلب کچھ نہیں۔ محبت بھی نہیں۔ میں باقی لڑکیوں کی طرح محبت کو اپنے سر پر سوار کر کے اپنے مقصد سے لاتعلق نہیں ہوں گی۔" وہ اٹھی اور نورِ نظر کو گلے سے لگایا جو خاموشی سے اسے سن رہی تھی۔ "تم دیکھنا نورِ نظر! میں پرل ابراہم بن کر دکھاؤں گی اور فتح حاصل کروں گی۔ میری فتح کی خوشخبری میں سب سے پہلے تمہیں سناؤں گی۔ آئی پرامس!" وہ اس سے الگ ہوئی اور مسکرا کر الوداع کہتی وہاں سے چلی گئی جبکہ نورِ نظر بت بنی کھڑی اسے وہاں سے جاتا دیکھتی رہی۔ دماغ سن ہو گیا۔ سماعت اور بصارت جواب دے گئی۔ رنگت زرد پڑ گئی۔ کانوں میں "صرف یہی الفاظ گونجنے لگے۔ "میں پرل ابراہم بن کر دکھاؤں گی۔

آنکھیں حیرت سے پھیل چکی تھیں۔

پرل ابراہم....اب....ابراہم...." وہ کپکپاتی آواز میں بڑبڑائی۔"

منظر بدلا۔ جہان یاکاتاکالان ڈیوڈ یاکاتا کے لاؤنج میں بدل گیا۔ نورِ نظر وہی تھی مگر اکیلی نہیں۔اس کے سامنے ڈیوڈ بیٹھا تھا۔ چہرے پر غصہ تھااور اعصاب تنے ہوئے تھے۔ نورِ نظر ڈری سہمی ہوئی تھی۔ڈیوڈ کے قریب اس کا خاص آدمی کھڑا ہوا تھا۔

"ڈیڈ! میں ان سے کچھ بھی نہیں سیکھنا چاہتی۔ مجھے ان سے ڈر لگتا ہے۔"اس کے لہجے میں بے بسی تھی۔

"ٹھیک ہے۔ تمہاری ٹریننگ کے لیے میں کسی اور کو مختص کر دیتا ہوں۔"

نہیں ڈیڈ۔ میرے کہنے کا وہ مطلب نہیں تھا۔ میں کسی سے بھی ٹریننگ نہیں لینا چاہتی۔"

"بلکہ میں... میں تو ٹریننگ ہی نہیں لینا چاہتی۔

کلارا تمہارا دماغ خراب ہو چکا ہے۔" وہ غرایا۔"ڈیوڈ ساما کی بیٹی ہو کر تم اتنی بزدل کیسے "ہو سکتی ہو؟

"ڈیڈ میں بزدل نہیں ہوں۔ بس مجھے.... مجھے ہتھیاروں سے ڈر لگتا ہے۔ میں آپ کی دنیا کا حصہ نہیں بننا چاہتی۔اس دنیا کے ہر شخص کا انجام اپنے دشمن کے ہاتھوں قتل ہے۔ڈیڈ "مجھے... مجھے موت سے ڈر لگتا ہے۔ میں مرنا نہیں چاہتی۔ میں جینا چاہتی ہوں۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

تمہارا کسی اور کے ہاتھوں ہو نہ ہو مگر میرے ہاتھوں ضرور قتل ہو گا۔" وہ سرخ آنکھوں سے ایک بار پھر چلایا تو کلارا مزید سہم گئی۔

"یامی نوکائی کے باقی ممبرز کی اولاد کو دیکھو۔ملک ساما کا بیٹا زمان اس سے چار قدم آگے ہے۔وہ باپ سے کہیں زیادہ بہادر، نڈر اور ہوشیار ہے۔ابراہم ساما کی بیٹی کو دیکھو۔جب سے وہ باپ کے ساتھ قدم سے قدم ملا کر چلنے لگی ہے ہر طرف ان کی دھاک بیٹھ چکی ہے۔سب جانتے ہیں کہ ایک نا ایک دن ابراہم اور اس کی بیٹی پرل مل کر اسٹون آف یامی نوکائی ڈھونڈ نکالیں گے۔اس کی بیٹی تمہاری طرح بالکل بھی نہیں ہے۔اس کی آنکھوں میں فتح کا عزم ہے۔دشمن اس کا نام سن کر ہی کانپنے لگتے ہیں اور تم.... تم کیا ہو کلارا؟"

وہ ایک دم غصے سے اٹھا اور سامنے رکھی میز کو زور سے لات رسید کی تو وہ دور جا گری اور اس پر رکھا سارا سامان زمین بوس ہو گیا۔کلارا سہم کر خود میں سمٹ سی گئی۔

"کاش !کاش تم پرل ابراہم کی طرح ہوتیں یا پھر... تم میری بیٹی ہی نہ ہوتیں۔" وہ اتنا کہتا وہاں سے چلا گیا جبکہ کلارا کے دل کو اس کے الفاظ کسی نیزے کی مانند چیرتے ہوئے محسوس ہوئے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

منظر بدلا۔وہ جہان یاکاتا کے لان میں کھڑی تھی۔شام کے وقت ہر سو پھیلی روشنی کے باوجود اسے ہر طرف اندھیرا دکھائی دیا۔اس نے سن دماغ کے ساتھ دوبارہ وہ نام دہرایا۔

"پرل ابراہم۔"

اس نے سوچا تھا کہ پرل ابراہم کی بیٹی نہیں ہو سکتی۔دنیا میں بہت سی پرل نامی لڑکیاں موجود ہیں لیکن پرل ابراہم....یہ کیسے ممکن تھا کہ پرل ابراہم ابراہم ساما کی بیٹی نہ ہو؟آنکھوں میں آنسو تیرنے لگے۔اس نے مشکل سے خود کو سنبھالا اور من من بھر کے قدموں سے چلتی ہوئی اپنے کمرے تک پہنچی۔

اشعر جہان یاکاتا پہنچا تو اسے عجیب سی ویرانی محسوس ہوئی۔وہ خاموشی سے چلتا ہوا اپنے کمرے میں پہنچا تو وہاں کوئی موجود نہ تھا۔اس نے پورے گھر میں اسے تلاش کیا مگر وہ کہیں موجود نہ تھی۔وہ پریشان سا چلتا ہوا باہر گیٹ کی جانب آیا۔گارڈ سے پوچھا تو اس نے بتایا کہ وہ ڈرائیور کے ساتھ تھوڑی دیر پہلے ہی باہر گئی ہے۔اشعر نے اسے کال کی تو اس کا نمبر بند جا رہا تھا۔اس نے ڈرائیور کا نمبر ملایا تو جواب ندارد۔اس کے چہرے پر پسینے کی بوندیں واضح ہونے لگیں۔پریشانی بڑھنے لگی۔جاپان کے باقی شہروں کی نسبت ٹوکیو میں شاذ و نادر ہی برفباری ہوا

WWW.NOVELSCLUBB.COM
FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کرتی ہے۔اس وقت اتفاق سے ہلکی ہلکی بر فباری ہونے لگی۔اس کے باوجود اس کا وجود پسینے سے بھیگنے لگا۔

"کس طرف گئی تھی وہ؟"

گارڈ نے دائیں جانب اشارہ کیا تو وہ فوراً اپنی گاڑی میں بیٹھ کر اس جانب چل دیا۔وہ آہستہ آہستہ گاڑی چلاتا ارد گرد دیکھ رہا تھا کہ شاید کہیں وہ نظر آجائے۔

دھڑکتے دل کے ساتھ اس نے ایش کو میسج کیا۔ایش نے سب کو کال کرنے سے منع کر رکھا تھا۔اس لیے ہر بار میسج کے ذریعے ہی اس سے رابطہ کرنا پڑتا تھا۔

"نورِ نظر گھر پر نہیں ہے۔"

وہ نیہون باشی (ٹوکیو میں موجود ایک علاقہ) میں داخل ہوا تو ایش کا میسج جگمگایا۔

"!مجھے بتانے کی بجائے اسے ڈھونڈنے پر فوکس کرو۔یو فول"

اس نے اس کا جواب دیکھا تو اسے مزید پریشانی ہوئی۔اس نے بے بسی سے موبائل ڈیش بورڈ پر پھینکا۔تب ہی اس کا ایک اور میسج موصول ہوا۔ایش اور اشعر کی مدد نہ کرتا....ناممکن۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اس نے جلدی سے میسج دیکھا تو وہاں لکھی جگہ کا نام دیکھ کر اس کے اعصاب ڈھیلے پڑ گئے۔ وہ صحیح راستے پر تھا۔

وہ اس وقت نیہون باشی برج کے پاس سڑک پر بنے شیر کے مجسمے کے قریب کھڑی تھی۔ وہ مجسمہ لوہے کا بنا تھا۔ بظاہر تو نظریں اسی پر ٹکی تھیں مگر دماغ کئی سوچوں میں الجھا ہوا تھا۔ اس نے براؤن کلر کی ڈریس کے ساتھ اسکن کلر کا اوور کوٹ پہن رکھا تھا۔ کندھوں اور سر پر ہلکی ہلکی برف پڑی تھی۔ وہ ویران آنکھوں سے اس مجسمے کو دیکھتی رہی جب دل و دماغ اس سوال میں الجھے ہوئے تھے کہ کیا اشعر اسے دھوکا دے رہا ہے؟ کیا وہ بھی ایک مابسٹر ہے؟ کیا اس کا بھی یامی نو کائی سے تعلق ہے؟ وہ جس چیز سے ہمیشہ ڈرتی آئی تھی وہی اس کے نصیب میں کیوں لکھی تھی؟ ڈارکنیس ورلڈ....

www.novelsclubb.com

وہ خاموشی سے نیہون باشی برج کی جانب بڑھ گئی۔ اس برج کے نیچے موجود دریا بھی آج بہت خاموش تھا۔ ارد گرد ہر جانب خاموشی سی تھی یا شاید.... خاموشی اس کے اندر تھی۔ اس کے خیالات اسے رونے پر مجبور کر رہے تھے۔ دل بھر سا گیا تھا۔ زندگی میں صرف ایک شخص اسے سچا اور اپنا لگا تھا جس پر اس نے آنکھ بند کر کے اعتبار کیا۔ کیا وہ بھی اسے دھوکا دے رہا تھا؟ اشعر.... اشعر جہان بھی دھوکا دے سکتا ہے؟ اس کی آنکھیں برس پڑیں۔ آنسو گالوں پر

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

بہنے لگے۔وہ دھیرے دھیرے قدم اٹھاتی نیہون باشی برتج پر چلنے لگی۔شام ڈھلنے لگی تھی۔ہر جانب برقی قمقمے جگمگانے لگے۔تب ہی اس کی نظر سامنے برتج کی دوسری جانب سے آتے اشعر پر پڑی۔وہ ہانپتاہوا آگے بڑھ رہا تھا۔اگلے ہی لمحے اشعر کی نظر اس پر پڑی۔اس نے محسوس کیا کہ اسے دیکھنے پر اشعر کے چہرے پر خوشی چمک اٹھی۔وہ سانس لینے کے لیے رکا اور پھر گھٹنوں پر ہاتھ رکھ کر ذرا سا جھک کر سانس لینے لگا۔اس کا تنفس بگڑا ہوا تھا۔وہ یقیناً پریشانی کے عالم میں اس کی تلاش کو نکلا تھا۔تنفس بحال ہوا تو وہ مسکراتا ہوا اس کی طرف بڑھنے لگا۔نورِ نظر کی رفتار قدرے سست پڑ چکی تھی۔برفباری کے دوران وہ دونوں مخالف سمت سے ایک دوسرے کی جانب بڑھ رہے تھے۔منظر بہت حسین تھا مگر عجب ویرانی سی تھی۔وہ ایک دوسرے کے مقابل آ پہنچے تو اشعر بولا۔

www.novelsclubb.com

"!میری جان نکلنے کو تھی نورِ نظر"

وہ چند لمحے خاموشی سے اسے دیکھتی رہی۔آنکھیں خشک ہو چکی تھیں۔

"کیوں؟"

"تم اکیلی اس طرح بنا بتائے باہر آ گئیں۔میں ڈر گیا تھا۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

''کس بات کا ڈر.... کہیں میں بھاگ نہ جاؤں؟''

واٹ!''اشعر نے پہلے تو نا سمجھی سے اسے دیکھا اور پھر نفی میں سر ہلایا۔اسے بدلاؤ محسوس ہونے لگا۔نورِ نظر کا لہجہ،اس کی آنکھیں،اس کے تاثرات...سب کچھ بدلا بدلا سا تھا۔

مجھے اس بات کا ڈر نہیں تھا نورِ نظر!میں جانتا ہوں تم مجھے کبھی چھوڑ کر نہیں جا سکتیں۔''

''

اور تم اسی بات کا فائدہ اٹھا رہے ہو۔''نورِ نظر کی آنکھوں میں نمی تیرنے لگی۔''

''فائدہ؟تم...تم کیا سمجھ رہی ہو نورِ نظر؟''

وہی جو مجھے بہت پہلے سمجھ جانا چاہیے تھا۔وہی جو تم مجھے کبھی سمجھانا ہی نہیں چاہتے تھے۔''اس کی آواز بڑھنے لگی اور آنکھوں سے موتی گرنے لگے۔پاس سے گزرتے ایک جوڑے نے انہیں مڑ کر دیکھا مگر فکر کسے تھی؟

مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہی کہ تم کس بارے میں بات کر رہی ہو۔''اشعر کی پریشانی میں'' مزید اضافہ ہوا۔وہ بے یقینی سے نورِ نظر کو دیکھ رہا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"اشعر جہان تم مجھے دھوکا کیسے دے سکتے ہو؟ تم.... تم اپنی نورِ نظر کو دھوکا کیسے دے سکتے ہو؟" اس نے شہادت کی انگلی سے اپنی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"میں نے تمہیں کوئی دھوکا نہیں دیا نورِ نظر!" اشعر نے دو قدم آگے بڑھ کر اسے کندھوں سے تھاما۔ "اشعر جہان مر تو سکتا ہے مگر اپنی نورِ نظر کو کبھی دھوکا نہیں دے سکتا۔"

"ہہہ۔" وہ طنزاً مسکرائی جبکہ آنکھوں میں موجود آنسوؤں کا دریا ٹھاٹھیں مارنے لگا۔

"میرا یقین کرو۔ میں صرف یہ نہیں چاہتا تھا کہ تم اس حالت میں باہر آؤ اور وہ بھی فون آف کر کے۔"

"تو پھر مجھے بتاؤ اشعر جہان کہ اس دن جب ڈیوڈ یا کا تا پر حملہ ہوا تھا تب ڈینی نے مجھے ڈیڈ کے لاکر میں موجود فائلز اٹھا کر اسے دینے کو کیوں کہا تھا؟"

وقت تھم سا گیا۔ اشعر سانس روکے اسے دیکھے گیا۔ اس کے گرد خطرے کی گھنٹیاں سی بجنے لگیں۔ وہ چند لمحے اسے دیکھتا رہا اور پھر بولا۔

"...ہمارے درمیان طے ہوا تھا کہ ہم اس بارے میں کبھی بات نہیں"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"وہ اس لیے کیونکہ تم دونوں کا تعلق ڈار کنیس ورلڈ سے ہے۔ تم لوگ ڈیڈ کے دشمن ہو۔" وہ اس کی بات کاٹ کر اپنی بات جاری کرتے ہوئے بولی۔

"جانتے ہو اشعر!" اس کی آواز نم ہو گئی۔ ".مجھے دکھ اس بات کا نہیں ہے کہ تم ڈیڈ کے دشمن ہو۔ وہ کرائم کنگ ہیں۔ ان کے لاکھوں دشمن ہیں۔ مجھے دکھ اس بات کا ہے کہ تم نے مجھ سے سب کچھ چھپایا۔ تم نے مجھ سے یہ چھپایا کہ تم ایک مابسٹر ہو۔ تمہارا تعلق بھی ڈار کنیس ورلڈ سے ہے۔" وہ اس پر غصہ نہیں تھی بس اسے دکھ تھا۔ بہت زیادہ دکھ۔ اگلے ہی لمحے وہ اس کے سینے سے لگ کر زار و قطار رونے لگی۔ اشعر بے جان ہوتے وجود کے ساتھ اسے سن رہا تھا۔ اسے اپنے وجود سے جان نکلتی ہوئی محسوس ہوئی۔ وہ مکمل طور پر ایک بت بن چکا تھا۔

"تم جانتے ہو کہ میں تمہیں چھوڑ کر نہیں جا سکتی۔ میں.... میں تمہارے بغیر بالکل بھی نہیں رہ سکتی۔ تم نے یہ سب کیوں کیا اشعر؟ تم نے اپنی نورِ نظر کے ساتھ ایسا کیوں کیا؟"

"میں مجبور تھا۔" وہ بہ مشکل اتنا ہی بول پایا۔

نورِ نظر نے سر اٹھا کر اسے دیکھا۔ رونے کی وجہ سے اس کا چہرہ سرخ پڑ چکا تھا۔ نیلی آنکھوں کے کناروں پر بھی سرخی تھی۔ اسے اس حال میں دیکھ کر بھی اشعر کو اس پر بے تحاشا پیار آیا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کیا مجبوری تھی تمہاری؟‘‘ وہ بہت ہی معصومیت اور بے بسی سے بولی۔ ’’

’’!میں تمہیں نہیں کھونا چاہتا تھا نورِ نظر ’’

اور یہ وہ بات تھی جسے سن کر وہ اس کے سینے سے لگ کر مزید رونے لگی۔ دل کی بھڑاس نکلنے لگی۔ اس کا اس طرح بچوں کی طرح بلک بلک کر رونا اشعر کو تکلیف دے رہا تھا۔

اور میں تمہیں نہیں کھونا چاہتی اشعر! ڈارکنیس ورلڈ والوں کو خوشیاں راس نہیں ’’ آتیں۔ ان کے دشمنوں سے ان کی خوشیاں برداشت نہیں ہوتیں۔ اشعر اگر... اگر تمہیں کچھ ’’ہو گیا تو میرا کیا ہو گا؟ ہماری اینا کا کیا ہو گا جو ابھی تک اس دنیا میں بھی نہیں آئی؟

اشعر نے نم آنکھوں سے اس کا سر سہلایا اور پھر بولا۔

’’مجھے کچھ نہیں ہو گا تم بے فکر رہو۔ میرے دشمن میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ ’’

نورِ نظر نے نفی میں سر ہلایا تو اشعر نے اپنی بات میں اضافہ کیا۔

’’میں نے کہا ناں کہ تمہارے اشعر کو کچھ نہیں ہو گا۔ ’’

اگر... اگر انہوں نے ہماری اینا کو کچھ....‘‘ وہ بولنے ہی لگی تھی کہ اشعر نے اسے ٹوکا۔ ’’

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ہماری اینا کو بھی کچھ نہیں ہو گا۔ میرے دشمن میری فیملی کے بارے میں کچھ نہیں جانتے۔"

"اور اگر میں مر گئی تو.... جس طرح مام مر گئی تھیں۔"

شٹ اپ نورِ نظر!" اشعر کے دل کو اس کی بات پر دھکا سا لگا۔ دل ایک لمحے کے لیے دھڑکنا بھول گیا۔ اسے لگا کہ وہ اگلا سانس نہیں لے سکے گا۔

اشعر نقصان کسی نہ کسی کو تو اٹھانا پڑتا ہے ناں۔" وہ ابھی بھی رو رہی تھی۔"

اشعر نے اسے کندھوں سے پکڑ کر سیدھا کیا اور اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر پیار سے بولا۔

تم دونوں کو کچھ نہیں ہو گا۔ کبھی بھی نہیں۔ تم میری زندگی ہو نورِ نظر! تمہارے بغیر جینے کا تصور بھی میرے لیے جان لیوا ہے۔"

اشعر تم.... تم یہ سب چھوڑ کیوں نہیں دیتے؟" اس کے گال سرخ تھے۔ سر پر برف پڑی تھی۔ شام ڈھل چکی تھی۔ رات کا آغاز ہو چکا تھا۔ نیهون باشی بر تیج روشنی سے جگمگانے لگا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

''یہ سب چھوڑ دینا زیادہ خطرناک ہے۔''

نہیں تم... تم پلیز یہ سب چھوڑ دو۔اشعر پلیز۔''وہ کسی معصوم بچے کی طرح اس کی منتیں کرنے لگی۔

''نورِ نظر یہ ممکن نہیں ہے۔''

میرے لیے۔اپنی اینا کے لیے۔میں نہیں چاہتی کہ ہماری اینا بھی اس دنیا میں آنے کے بعد موت کے مسلسل خوف کے ساتھ اس طرح جیے جس طرح میں ہمیشہ سے جیتی آئی تھی۔''

اشعر خاموش رہا۔

اشعر پلیز۔تم اینا کو کیا بتاؤ گے؟اسے کیا کہو گے کہ تم کیا ہو؟سوچو اشعر جب اسے معلوم ہو گا کہ اس کا باپ ایک مابسٹر ہے تو اس پر کیا گزرے گی۔اشعر میں اس تکلیف سے گزر چکی ہوں۔میں اس تکلیف کو سمجھ سکتی ہوں۔خدارا تم بھی.... تم بھی اسے سمجھنے کی کوشش کرو۔اور ہمارے لیے مافیا چھوڑ دو۔''

''نورِ نظر میں تمہیں کیسے سمجھاؤں کہ ایسا ممکن نہیں ہے۔''

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اشعر پلیز! میں نہیں چاہتی کہ ہم میں سے کسی کو بھی کسی کی موت کی خبر ملے۔" وہ بے بسی کی انتہا پر تھی۔

اوکے۔" وہ عجلت میں بولا تو نورِ نظر نے چونک کر اسے دیکھا۔ اگلے ہی لمحے وہ بے یقینی سے اس کا بازو پکڑے بولی۔

"کیا... کیا تم میرے لیے واقعی سب چھوڑ دو گے؟"

نورِ نظر کے لیے تو اشعر کی جان بھی حاضر۔" وہ پیار سے اس کی ٹھوڑی پکڑ کر بولا۔"

وہ بے تحاشا بے یقینی سے اسے چند لمحے دیکھتی رہی۔

تھینک یو۔ تھینک یو سو مچ اشعر۔" وہ آنسو بہاتی، مسکراتی اس کے گلے لگ گئی جبکہ اشعر" گہری سانس لیتا رہ گیا۔

•••••

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اگلے دن ٹوکیو کی سڑکیں اس وقت گیلی تھیں۔ ہلکی ہلکی برفباری ایک بار پھر شروع ہو چکی تھی۔ وہ پر سوچ نگاہوں سے ریستوران کے بیرونی حصے میں بیٹھا آسمان سے زمین پر گرتے برف کے گالوں کو دیکھ رہا تھا۔ چہرے پر پریشانی تھی۔ ملال تھا۔ افسوس تھا۔ کندھوں اور سر پر ہلکی سی برف پڑی تھی۔ اس کے خیالات کا تسلسل تب ٹوٹا جب کوئی اس کے پاس آیا۔ اس نے نظر اٹھا کر سامنے کھڑے شخص کو دیکھا اور پھر اٹھ کھڑا ہوا۔ دونوں نے ہاتھ ملا کر ایک دوسرے کو گلے لگایا۔ الگ ہونے کے بعد ایش اس کے سامنے ہی موجود کرسی پر بیٹھ گیا۔ وہ بھی آج کافی خاموش تھا۔

نورِ نظر کیسی ہے؟"اس کا پہلا سوال اس کی بہن کے متعلق تھا۔"

...ٹھیک۔"مختصر جواب"

"اور تم؟"

اشعر کی نظریں جھک کر درمیان میں رکھی میز پر موجود گلدان پر ٹک گئیں۔ اس میں پیلے گلاب سجے تھے جن پر برف کی تہہ جمنے لگی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

معلوم نہیں۔" وہ قدرے آہستہ آواز میں بولا۔"

تم مافیا چھوڑنا چاہتے ہو؟" پر سکون انداز میں پوچھا گیا۔"

اشعر نے نظر اٹھا کر اسے دیکھا۔اس کی نگاہوں میں اقرار بھی تھا اور پشیمانی بھی۔ایش چند لمحے خاموش رہا اور پھر بولا۔

"ٹھیک ہے۔میری طرف سے اجازت ہے۔"

میرے ضمیر کا کیا جو آخری دم تک مجھے کوستا رہے گا۔تم جانتے ہو میں مافیا کا حصہ کبھی" بھی تمہارے لیے نہیں تھا۔میں اپنے لیے تھا۔اپنے ڈیڈ کے لیے تھا۔میں اپنے ڈیڈ کو کیا منہ "دکھاؤں گا۔کیا کہوں گا ان سے کہ میں ان کی موت کا بدلہ بھی نہ لے سکا۔

ایش خاموشی سے اسے دیکھتا رہا۔لمحے سرکتے گئے۔ان میں کافی دیر خاموشی رہی۔

"جو مر چکا ہے تم اس کے لیے اسے تکلیف دو گے جو زندہ ہے؟"

اشعر کچھ نہ بول پایا۔وہ جانتا تھا کہ اس کا اشارہ نورِ نظر کی جانب ہے۔وہ اس کی واقعی بھائی کی طرح کیئر کرتا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM
FB/INSTA:NOVELSCLUBB

مگر ایش! میں اتنے سالوں سے جس مقصد کے لیے اتنی کوششیں کر رہا ہوں اس کو"
ایک دم سے کیسے چھوڑ کر آگے بڑھ جاؤں۔" وہ کافی زیادہ پریشان تھا۔

"تم کیا چاہتے ہو؟"

"....میں خود بھی نہیں جانتا کہ میں کیا چاہتا ہوں۔ لیکن ایک بات تو طے ہے کہ میں"
"نظریں ایک بار پھر جھک کر ان پیلے گلابوں پر ٹک گئیں۔ "میں نورِ نظر کو نہیں کھو سکتا۔

"ٹھیک ہے۔" ایش آگے کو ہوا اور اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر اپنا فیصلہ سنایا۔"
تم مافیا چھوڑ رہے ہو۔ ابھی اسی وقت۔ اب سے تم نہ ہی ماسٹر ہو اور نہ ہی تمہارا ایامی نو کائی سے کوئی تعلق ہے۔ اس کے علاوہ اب تم میرے ایڈوائزر بھی نہیں رہے کیونکہ میں تمہیں جاب سے فائر کرتا ہوں۔" آخری بات کہتے ہوئے اس کے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی۔

"تم مجھے بے روزگار بھی کر رہے ہو؟"

ایش نے جواباً کندھے اچکائے۔ "تم کوئی اور جاب ڈھونڈ لو۔ لیکن ایک بات یاد رکھنا۔
"تمہیں ایش جیسا باس کبھی نہیں ملے گا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اشعر ہنس دیا۔" جانتا ہوں۔" آنکھوں میں نمی چمکی۔ان کے خیال سے یہ ان کی آخری ملاقات تھی۔

"میں نورِ نظر کے ساتھ کیوٹو شفٹ ہو رہا ہوں۔"

"نائس!"

تم نے میرا ہمیشہ ساتھ دیا ایش۔ہر قدم پر میرے ساتھ کھڑے رہے۔میں نے ایسا" باس کبھی نہیں دیکھا یا شاید....مجھے باس کی صورت میں ایک دوست مل گیا۔اور ہر شخص کے پاس ایش جیسا ایک دوست ضرور ہونا چاہیے کیونکہ منافقوں کے درمیان ایک مخلص دوست ہونا بہت ضروری ہے۔تھینک یو ایش۔"اشعر نے مسکرا کر کہا گویا آنکھوں میں موجود آنسوؤں کو روکنے کی سعی کی ہو۔

www.novelsclubb.com

ناٹ ایکسپٹڈ۔"ایش کے جواب پر اس نے ایک نظر خاموشی سے اسے دیکھا اور پھر" دونوں کا قہقہہ گونج اٹھا۔

جب وہ جانے لگے تو ایش نے اسے گلے سے لگایا۔

"خوش رہو۔"

نورِ نظر سے ملنے نہیں آؤ گے؟" الگ ہوتے ہوئے اشعر نے پوچھا۔"

نہیں۔میں ہمیشہ اس سے ڈینی بن کر ملا۔اب چونکہ وہ جان چکی ہے کہ اس کا بھائی ڈینی"
"ایک مابسٹر ہے تو میں اس سے مابسٹر بن کر نہیں ملنا چاہتا۔

"اینا سے ملنے بھی نہیں آؤ گے؟"

ایش خاموش ہو گیا۔الفاظ کا چناؤ مشکل ہو گیا یا شاید....اسے جواب معلوم ہی نہیں تھا۔

زندگی رہی تو کبھی ڈینی بن کر ملنے آؤں گا۔" چند لمحوں کے توقف سے مسکرا کر کہتا وہ"
وہاں سے چلا گیا۔

•••••

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وہ گاڑی چلاتا ہوا جہان یا کاتا کی جانب جا رہا تھا۔ دل پر سکون تھا لیکن دل کے کسی نہ کسی کونے میں ملال اب بھی سانسیں لے رہا تھا۔ خاموشی سے گاڑی چلاتا اشعر تب چونکا جب اس کے سامنے ہی ایک تیز رفتار گاڑی آئی اور اس نے فوراً بریک لگائے۔ وہ سنبھل کر سیدھا ہوا اور سامنے گاڑی کی جانب دیکھا۔ گاڑی چلانے والی ایک لڑکی تھی اور وہ لڑکی کوئی اور نہیں بلکہ نوشابہ تھی۔ نوشابہ سعیر....

وہ چند لمحے اسے دیکھتا رہا۔ تھوڑی دیر بعد اس نے نوشابہ کو گاڑی سے نکلتا دیکھا۔ سڑک چونکہ زیادہ چوڑی نہ تھی اس لیے اس کا راستہ بند ہو چکا تھا۔ وہ اس کی گاڑی کے بالکل مقابل آ کھڑی ہوئی۔ اشعر نے گہری سانس لی اور پھر دروازہ کھولتا باہر نکل آیا۔

چند لمحوں بعد وہ دونوں ایک دوسرے کے بالکل آمنے سامنے کھڑے تھے۔ درمیان میں فاصلہ بہت کم تھا۔ نوشابہ کے لبوں پر مسکراہٹ تھی جبکہ اشعر کو دیکھ کر اس کے دل کی دھڑکن تیز ہو گئی۔ آنکھوں میں سکون اترا۔ محبت کے اثرات تھے.....

راستہ روکنے کی وجہ؟" وہ سرد مہری سے بولا۔"

نوشابہ کا دل دھک سے رہ گیا مگر خیر.....اسے یہی امید تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

تمہارا راستہ روکنے کا مجھے پورا حق ہے... اشعر جہان!" وہ اس کے نام پر زور دیتے ہوئے بولی۔

وہ چونکا نہیں۔اسے امید تھی کہ اب تک وہ اس کے بارے میں سب جان چکی ہو گی۔آخر اس کا ساتھ دینے والا زمان ملک جو تھا۔

"میں نے یہ حق کبھی کسی کو نہیں دیا۔"

سوائے اپنی بیوی کے جس کے پاس تم ابھی جا رہے ہو۔ہے ناں؟" معصومیت سے پوچھا گیا جبکہ مسکراہٹ میں شیطانیت تھی۔

تم..." اشعر غصے سے دو قدم آگے ہو کر اسے انگلی دکھاتے ہوئے کچھ سخت بولنے ہی لگا تھا کہ نوشابہ اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر مسکرا دی۔

" (Relax, my love!) ریلیکس، مائی لو!"

اشعر نے ایک نظر اپنے کندھے پر موجود اس کے ہاتھ کو دیکھا اور پھر اس کے چہرے کو۔ اگلے ہی لمحے اس نے فوراً اس کا ہاتھ جھٹکا۔

جسٹ شٹ اپ! ہم سے دور رہنے میں ہی تمہاری بہتری ہے۔" وہ غرایا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

''محبت کے اسیر بہتری کہاں چاہتے ہیں۔''

پہلی بار اشعر بری طرح چونکا۔

''کیا بکواس ہے یہ؟''

''بکواس نہیں اقرار ہے۔نوشابہ سعیر کی اشعر جہان سے محبت کا اقرار۔''

اپنی حد میں رہو تم۔جانتی بھی ہو کہ میں شادی شدہ ہوں پھر بھی یہ بکواس کرتے ہوئے'' تمہیں ذرا شرم نہ آئی۔''اشعر کا دماغ گھومنے لگا۔غصے کی آخری حد کیا ہوتی ہے اس وقت کوئی اشعر جہان سے پوچھتا۔

تم مرد ہو اور مرد صرف ایک عورت کا کہاں ہوتا ہے؟''اس کے چہرے پر جلا دینے'' والی مسکراہٹ در آئی۔

''مگر اشعر جہان صرف اپنی بیوی کا ہے۔صرف....اپنی....بیوی....کا۔سمجھی تم۔''

نوشابہ زخمی سا مسکرا دی۔

''محبت کرتے ہو اس سے؟''

''تمہیں اس سے کوئی سروکار نہیں ہونا چاہیے۔''

www.novelsclubb.com

"وہ وقت کب آئے گا جب میرے پیارے جہان چاچو کے بیٹے کو مجھ سے محبت ہو گی؟"

تا قیامت نہیں۔" وہ اتنا کہہ کر مڑا۔ دل پر لگا باپ کی موت کا زخم تازہ سا ہو گیا۔"

رکو اشعر!" اس نے اسے بازو سے پکڑا اور خود اس کے سامنے آگئی۔"

میں واقعی محبت کرتی ہوں تم سے۔ میرا یقین کرو۔" لہجے میں منت تھی۔"

میں نے کہا اپنی بکواس بند کرو۔ مراد ہاؤس کے لوگوں کی محبت سے میں اچھی طرح"

"....واقف ہوں۔ خود غرض لوگ

وہ چند لمحے نم آنکھوں سے اسے دیکھتی رہی۔

اگر مجھے تم سے محبت نہ ہوتی تو میں کبھی بھی آج تمہارے سامنے نہ آتی۔ زمان ساما"

تمہارے خلاف سازشیں کر رہا ہے۔ وہ تمہیں نقصان پہنچانا چاہتا ہے۔ میں تو صرف تمہیں بچانا

"چاہتی ہوں۔

میں اپنی حفاظت خود کر سکتا ہوں۔ آئندہ مجھے اپنی یہ شکل مت دکھانا۔" اس کے"

چہرے کی جانب اشارہ کرتا وہ اپنی گاڑی کی جانب چل دیا۔ وہ چند لمحے بے یقینی سے اسے دیکھتی

رہی اور پھر گہری سانس لے کر اپنی گاڑی میں جا بیٹھی۔چند لمحوں بعد اشعر کی گاڑی آگے بڑھنے لگی اور نوشابہ کی پیچھے۔

نظریں ایک دوسرے پر ہی ٹکی تھیں۔اشعر کی نگاہوں میں نفرت تھی،غصہ تھا۔نوشابہ کی آنکھوں میں محبت تھی،اسے حاصل کرنے کا جنون تھا۔

جب سڑک دو راستوں میں تقسیم ہوئی تو دونوں الگ الگ راستوں پر روانہ ہو گئے۔

وہ گھر داخل ہوا تو پسینے سے بھیگا ہوا تھا۔بال بکھرے ہوئے تھے اور ماتھے پر پسینے کے باعث چپکے ہوئے تھے۔وہ چند لمحے آنکھیں مونڈے گہرے سانس لیتا رہا۔جب تنفس بحال ہوا تو وہ اندر کی جانب بڑھ گیا۔نورِ نظر اس وقت اپنی الماری میں سر دیے شاید کچھ ڈھونڈنے میں مصروف تھی۔

عقب سے آتی آواز پر وہ سیدھی ہوئی تو نظر سامنے کھڑے اشعر سے ٹکرائی۔

اس نے الماری بند کی جبکہ اشعر کی حالت دیکھ کر اس کے چہرے پر پریشانی در آئی۔

اس سے پہلے کہ وہ کچھ کہتی اشعر دو قدم آگے بڑھا اور نم آنکھوں سے مسکرا کر اسے گلے سے لگا لیا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

نورِ نظر خاموش رہی۔ فکر بڑھنے لگی۔

میں نے سب کچھ چھوڑ دیا نورِ نظر۔"اشعر نے بولنا شروع کیا۔"میں نے اپنی نورِ نظر"
"اور اینا کے لیے سب چھوڑ دیا۔

یہ سن کر نورِ نظر کے چہرے پر سکون طاری ہو گیا۔ایک دم ساری تھکاوٹ اتر گئی۔

وعدہ کرو۔وعدہ کرو کہ مجھے کبھی چھوڑ کر نہیں جاؤ گی۔اشعر جہان کو کبھی بھی تنہا اذیت"
میں نہیں چھوڑو گی۔"اس کی آواز نم تھی۔

"میں تمہیں کبھی چھوڑ کر نہیں جاؤں گی اشعر۔یہ تمہاری نورِ نظر کا تم سے وعدہ ہے۔"

•••••

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM
FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کچھ عرصہ بعد شام کے وقت کیوٹو کا منظر اس وقت بے حد حسین تھا۔آج معمول سے زیادہ برفباری ہوئی تھی۔ہلکی ہلکی برفباری ابھی بھی جاری تھی۔نئے جہان یاکاتا میں موجود لان پر برف کی چادر بچھی ہوئی تھی۔ایک میز کے ارد گرد رکھی دو کرسیوں پر وہ دونوں براجمان تھے۔اشعر نے سفید ہائی نیک کے ساتھ سفید کوٹ پہن رکھا تھا جبکہ نورِ نظر نے لال رنگ کی ڈریس کے ساتھ سفید کوٹ پہن رکھا تھا۔بال کھلے تھے جن پر برف موتیوں کی صورت پڑی تھی۔اشعر کی کسی بات پر نورِ نظر کھل کر ہنس دی۔منظر کافی حسین تھا ....

تھوڑی دیر بعد اشعر کھڑا ہوا اور نورِ نظر کو بھی اندر چلنے کو کہا۔

اٹھو نورِ نظر۔موسم کافی زیادہ سرد ہو رہا ہے۔تمہیں ٹھنڈ لگ جائے گی۔"وہ کافی فکر مند تھا۔

نورِ نظر نے اس کا ہاتھ تھاما جبکہ کھڑی نہ ہوئی۔

"ابھی بیٹھ جاؤ ناں۔دیکھو کتنا مزہ آرہا ہے۔پلیز۔"

اشعر نے افسوس سے اسے دیکھا۔

"کافی دیر سے باہر ہیں۔تمہیں واقعی ٹھنڈ لگ جائے گی۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

میں نے ڈیزی کو بولا ہے وہ ابھی گرم گرم کافی لا رہی ہے ہمارے لیے۔ تھوڑی دیر اور رک جاؤناں میرے ساتھ باہر۔ پلیز۔'' وہ اس کے بالکل قریب کھڑی ہو کر اس کی منتیں کرنے لگی۔ دونوں ہاتھوں سے اس کا کوٹ پکڑ لیا۔ جب معصوم نگاہوں سے اسے دیکھ کر کہا تو اشعر پگھل گیا۔ نورِ نظر کی نیلی آنکھوں کے گرد گھنی، لمبی اور مڑی ہوئی پلکیں تھیں۔ ایسی آنکھیں اشعر نے کسی اور کی نہیں دیکھی تھیں۔ جب وہ پلکیں اٹھا کر اس سے معصومانہ انداز میں بات کرتی تو اشعر کو اس پر بے تحاشا پیار آتا تھا۔ آج بھی وہی ہوا....

اشعر نے اس کا گال تھپکا اور پھر ہار مانتے ہوئے اثبات میں سر ہلایا۔

تب ہی ڈیزی ان دونوں کے لیے کافی لے آئی۔

''اینا کہاں ہے؟''

دونوں نے کافی کا مگ اٹھایا تو اشعر نے سوال کیا۔

''اینا سو چکی ہے۔''

ڈیزی نے جواب دیا۔ نورِ نظر اور ڈیزی مل کر اینا کا خیال رکھتے تھے۔ نورِ نظر باہر آ بیٹھی تو اشعر سمجھا ڈیزی اینا کے پاس ہو گی۔ اب ڈیزی بھی باہر آ گئی تو وہ اینا کے لیے فکر مند ہوا۔

www.novelsclubb.com

ڈیزی جواب دے کر چلی گئی جبکہ ان کی گفتگو کا پھر سے آغاز ہو گیا۔ڈار کنیس ورلڈ چھوڑنے کے بعد سب کچھ بدل سا گیا تھا۔اب اسے کسی قسم کا کوئی خوف نہیں تھا۔جو تھوڑا بہت ملال دل میں موجود تھا وہ اینا کی پیدائش کے بعد ختم ہو گیا۔زندگی اب واقعی زندگی لگنے لگی تھی۔

وہ دونوں ایک دوسرے کے لیے ہی بنے تھے۔دونوں کا ماضی خوشیوں سے عاری تھا۔ دونوں نے مل کر ایک دوسرے کی زندگی میں خوشیوں کے رنگ بھر دیے تھے۔مزید رنگ ان کی زندگی میں اینا کی پیدائش سے آئے تھے۔

پرل کیسی ہے؟“اشعر کے اچانک سوال کرنے پر وہ چونکی۔اشعر کا ڈار کنیس ورلڈ کے ” ہر فرد سے رابطہ ختم ہو چکا تھا۔چاہے وہ پرل تھی یا پھر ایش۔نورِ نظر کا اب تک پرل سے رابطہ تھا۔وہ نہیں چاہتی تھی کہ اشعر کو یہ بات معلوم ہو۔

“تمہیں معلوم ہے کہ میں اس سے رابطے میں ہوں؟”

“میں ڈار کنیس ورلڈ کو خیر باد کہہ کر کیوٹو آیا ہوں اپنی عقل بیچ کر نہیں۔”

اس کی بات پر وہ ہنس دی اور پھر مصنوعی حیرت کا اظہار کرتے ہوئے بولی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"اچھا! تو پھر تمہاری عقل کہاں گئی؟"

اشعر چند ساعتیں اسے دیکھتا رہا اور پھر کھل کر ہنس دیا۔

نورِ نظر کو وہ منظر بے حد پسند آیا۔اس نے اس منظر کو قید کر لینا ہی مناسب سمجھا۔اس نے سامنے رکھا اشعر کا موبائل اٹھایا اور پھر اس کی تصویر بنالی۔نورِ نظر کا انسٹا گرام اکاؤنٹ بین ہو چکا تھا۔کیوں اور کیسے؟کیا یہ مجھے بتانے کی ضرورت ہے؟

اشعر نے اپنی تصویر دیکھی تو اسے وہ واقعی بہت پسند آئی۔

اسے انسٹا گرام پر اپلوڈ کر دو۔"نورِ نظر نے مشورہ دیا۔"

اشعر اسے تاسف سے دیکھتا رہ گیا۔اس کے سر پر آج بھی انسٹا گرام کا بھوت سوار تھا۔

اپنے ڈھیر سارے فالوورز کھو دینے کا صدمہ ایسا تھا کہ اس نے دوبارہ اکاؤنٹ ہی نہیں بنایا۔

اوکے۔"اپنی تصویر اپلوڈ کرنے میں برائی ہی کیا تھی؟اشعر نے یہ سوچ کر جواب دیا"

اور وہ تصویر اپلوڈ کر ڈالی۔

اگلے دن اشعر کو بزنس ٹور کے لیے نگویا (جاپان کا شہر) جانا تھا۔وہ جاب اسے اللہ اللہ کر کے ملی تھی اور بہت اچھی جا رہی تھی۔وہ اپنا کام پوری زمہ داری سے کر رہا تھا۔ناشتہ کرنے کے

WWW.NOVELSCLUBB.COM
FB/INSTA:NOVELSCLUBB

بعد اس نے اینا کو پیار کیا اور پھر نورِ نظر کو الوداع بول کر جانے ہی لگا تھا کہ اچانک کسی احساس کے تحت رکا۔

"جلدی آنے کی کوشش کروں گا۔"

"خیریت؟"

بس ویسے ہی۔ میرا تو جانے کا دل بھی نہیں کر رہا۔ جانا مجبوری ہے کیونکہ میں اس نئ"
"جاب سے ہاتھ نہیں دھونا چاہتا۔

نورِ نظر ہنس دی۔

"تم اپنا اور اینا کا خیال رکھنا۔"

"تم بھی اپنا خیال رکھنا۔"

نورِ نظر اسے گیٹ تک سی آف کرنے آئی۔ جب وہ جانے لگا تو وہ اس کے گلے لگ گئ۔

اپنا ڈھیر سارا خیال رکھنا اور مجھے کال کرتے رہنا۔" وہ پیار سے بولی تو اشعر مسکرا دیا۔"

"لگتا ہے آج تمہارا بھی دل نہیں چاہ رہا کہ تمہارا ہینڈسم ہبی تمہیں چھوڑ کر جائے۔"

ہاں۔" اس نے معصومیت سے اثبات میں سر ہلایا تو وہ چونکا اور پھر ہنس دیا۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

میں جلدی واپس آجاؤں گا۔"اس نے گویا یقین دلایا۔"

.....اگلے ہی لمحے نورِ نظر نے اس کے سامنے دو بینڈز لہرائے۔گارڈین بینڈز

اشعر نے سمجھتے ہوئے ہاتھ آگے بڑھایا تو نورِ نظر نے ایک گارڈین بینڈ اس کی کلائی پر باندھ دیا۔اس کے بعد اشعر نے دوسرا گارڈین بینڈ نورِ نظر کی کلائی پر باندھ دیا۔اور پھر وہ چلا گیا....

نورِ نظر بڑی مشکل سے اینا کو سلانے کے بعد تھک کر بیڈ پر بیٹھی تھی۔تب ہی اسے احساس ہوا کہ کوئی اس کی کھڑکی پھلانگ کر اندر داخل ہوا ہے۔وہ چونک کر مڑی اور پھر اس سے پہلے کہ اس کی زوردار چیخ فضا میں گونجتی نقاب پوش نے اس کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا۔

"کام ڈاؤن نورِ نظر۔اٹس می پرل۔"

اس کی آواز سن کر اس نے سکھ کا سانس لیا جبکہ تنفس بگڑ چکا تھا۔وہ گہرے گہرے سانس لیتی سیدھی ہوئی اور سامنے کھڑی سبز آنکھوں والی اپنی پسندیدہ لڑکی کو دیکھا۔

پرل میری جان نکل گئی تھی۔"وہ ہانپتی ہوئی بولی۔"

میں عزرائیل تھوڑی ہوں؟"پرل پر سکون انداز میں بولتی بیڈ پر آبیٹھی۔نقاب اتار دیا۔"

"اس وقت اس سے کم بھی نہیں لگ رہی۔اس طرح کھڑکی پھلانگ کر کون آتا ہے؟"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

پرل ابراہم۔" وہ اپنے بالوں کو پونی میں باندھتے ہوئے مصروف انداز میں بولی تو نورِ نظر" نے آگے بڑھ کر اس کے کندھے پر چِت لگائی۔

"تمہاری یہ عادت کسی دن جان لے گی میری۔"

پرل ہنس دی۔

"اینا کدھر ہے؟ میں اس سے ملنے آئی ہوں۔"

ہاں ہم تھوڑی نا تمہارے کچھ لگتے ہیں جو تم ہم سے ملنے آؤ گی۔" نورِ نظر منہ بسور کر" بولی تو پرل کھل کر ہنس دی۔

اگلے لمحے وہ اس کے پاس آئی اور اس کے گلے لگتے ہوئے بولی۔

"ہاں میں تو صرف اپنی بھانجی کو جانتی ہوں۔ تم کون ہو؟"

وہ الگ ہوئی تو نورِ نظر نے اس کے کندھے پر ایک اور چت لگائی۔

"ذلیل!"

اور کس کس کو بول چکی ہو؟" پرل نے مسکراہٹ دباتے ہوئے پوچھا۔"

"زیادہ لوگوں کو نہیں بس اشعر اور ڈینی کو۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

پرل اس کے جواب پر دوبارہ ہنس دی۔شاید ریو کے علاوہ صرف نورِ نظر ہی تھی جس کے ساتھ وہ کھل کر ہنسا کرتی تھی۔

تھوڑی دیر بعد اپنا پرل کی گود میں تھی۔وہ جاگ چکی تھی اور پرل اس کے ساتھ کھیلنے میں مصروف تھی۔نورِ نظر بے چاری پاس کھڑی خاموشی سے یہ سب دیکھ رہی تھی۔اس کی آنکھوں میں افسوس اس بات کا تھا کہ اگر ایسا ہونا تھا تو اس نے اسے سلانے میں اتنی محنت کیوں کی تھی۔

"اس کی آنکھیں بالکل تم پر گئی ہیں نورِ نظر۔"

پرل کی بات پر نورِ نظر چونکی۔

"میری آنکھیں اتنی خوبصورت ہیں؟"

پرل ہنس دی۔

"جی ہاں۔ایسے ہی اشعر تمہاری آنکھوں کا دیوانہ نہیں ہے۔"

نورِ نظر کا چہرہ سرخ پڑ گیا اور لبوں پر مسکراہٹ رینگ گئی۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

....

زمان اور نوشابہ اس وقت آمنے سامنے بیٹھے تھے۔زمان اسے اشعر کے متعلق تمام معلومات دے چکا تھا کہ اب وہ ٹوکیو سے کیوٹو میں شفٹ ہو چکا ہے۔کچھ نوشابہ نے زمان کو اس کے متعلق بتایا جو وہ نہ جانتا تھا۔

پھر کیا چاہتی ہو اب تم؟"زمان نے سوال کیا۔"

دیکھو زمان ساما! تمہاری دشمنی اشعر سے ہے جو کہ ایش ہی ہے۔میری دشمنی اس کی"

"بیوی سے ہے۔آگے تم سمجھ جاؤ کہ کرنا کیا ہے۔

زمان حیران ہوا۔

"اس کی بیوی سے کیسی دشمنی؟"

"! سمجھدار کے لیے اشارہ کافی ہوتا ہے زمان ساما"

زمان گہری سانس لیتا رہ گیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اوکے۔تو تمہارا پلان کیا ہے؟"زمان کے سوال پر نوشابہ کے لبوں پر شیطانی مسکراہٹ" پھیل گئی۔

اگلے پل وہ اسے اپنا سارا پلان بتانے لگی۔

.....

اشعر اس وقت اپنے کام میں مصروف بیٹھا تھا جب اسے ایک میسج موصول ہوا۔مصروفیت کے باعث اس نے اس جانب توجہ نہ دی۔کافی دیر بعد وہ فری ہوا اور نورِ نظر کو کال کرنے کی غرض سے موبائل اٹھایا تو نظر اس میسج پر پڑی۔اس نے وہ میسج اوپن کیا تو اس کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں۔وہ ایک جھٹکے سے اٹھا اور سارا سامان وہیں چھوڑتا اپنی کار کی جانب بھاگا۔اس کی رفتار قدرے تیز تھی۔گارڈز نے اسے روکنے کی کوشش کی مگر سن کون رہا تھا۔وہ گاڑی میں بیٹھا اور کیوٹو کی جانب روانہ ہو گیا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

نورِ نظر اس وقت اپنے گھر کے لان میں بیٹھی تھی۔تب ہی اچانک ایک گارڈ اس کی جانب آیا۔اس کے ہاتھ میں پیلے گلابوں کا بکے تھا۔اسے دیکھ کر نورِ نظر کے لبوں پر مسکراہٹ در آئی۔گارڈ نے اسے وہ تھمایا اور کہا کہ دینے والے نے اپنا نام نہیں بتایا۔

نورِ نظر نے سر کو خم دے کر اسے جانے کو کہا۔وہ جانتی تھی کہ وہ بکے اسے صرف اور صرف اشعر ہی بھیج سکتا ہے۔

اس نے اپنا ڈیزی کے ہاتھوں میں دی تو وہ اسے لے کر اندر چلی گئی۔وہ خود کھڑی ہوئی اور اشعر کا نمبر ملایا۔

فون کان سے لگائے اور بکے ہاتھوں میں لیے وہ نرم نرم گھاس پر ٹہلنے لگی۔اشعر کا فون آف جا رہا تھا۔وہ پہلے تو پریشان ہوئی پھر اس کی مصروفیت کا سوچ کر خاموش ہو گئی۔تب ہی وہی گارڈ دوبارہ اس کی جانب آتا دکھائی دیا۔

"آپ سے کوئی ملنا چاہتا ہے۔"

"کون؟"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ایک لڑکی ہے۔نہ ہی اپنا نام بتا رہی ہے اور نہ ہی اندر آرہی ہے۔بس آپ سے ملنے کی "رٹ لگا رکھی ہے۔"

اچھا چلو۔میں آتی ہوں۔"وہ پریشان سی ہو گئی۔"

کچھ دیر سوچنے کے بعد آخر کار وہ باہر کی جانب چل دی۔اور وہی اس کی زندگی کی سب سے بڑی غلطی تھی۔

جب وہ باہر پہنچی تو سامنے کھڑی لڑکی کو دیکھا۔اسے پہچاننے میں اسے دکت محسوس ہوئی۔اگلے ہی لمحے گولی چلنے کی زوردار آواز اس کے کانوں میں گونجی۔اس کے پیروں تلے سے زمین نکل گئی۔ نظر پیچھے کی جانب پڑی تو گارڈ کو زمین پر بے جان پڑا پایا۔وہ چونک کر صدمے کی حالت میں نوشابہ کی جانب مڑی جو اسے دیکھ کر محض مسکرا رہی تھی۔

چلو گی میرے ساتھ؟"نوشابہ نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔"

نورِ نظر کی تمام حسیں جواب دینے لگیں۔اس نے خود کو نفی میں سر ہلاتا محسوس کیا مگر تب تک بہت دیر ہو چکی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اشعر گاڑی بہت تیز چلا رہا تھا۔آنکھوں میں نورِ نظر کو کھو دینے کا خوف لہو کی صورت اختیار کر چکا تھا۔دل زور زور سے دھڑک رہا تھا۔سارا وجود پسینے سے شرابور تھا۔اس نے کپکپاتے ہاتھوں سے اپنی جیب کو چھوا۔وہ جلد بازی میں موبائل وہیں چھوڑ آیا تھا۔

"اوشٹ!"

اس لمحے اسے ایش بہت یاد آیا تھا۔مگر ایش سے رابطے کے لیے اس کے پاس موبائل نہیں تھا۔خوف کیا ہوتا ہے اشعر کو اس دن معلوم ہوا تھا۔چند ہی گھڑیاں گزری تھیں کہ اچانک اسے اپنے پیچھے گاڑیوں کا احساس ہوا۔اس نے مرر کی مدد سے پیچھے کی جانب دیکھا تو اسے سات سے آٹھ گاڑیاں اپنے پیچھے رواں دکھائی دیں۔اس کے عین پیچھے موجود گاڑی کے ڈرائیور نے کھڑکی سے ہاتھ نکال کر ایک مخصوص اشارہ کیا تو اشعر کے لبوں پر مسکراہٹ پھیل گئی جبکہ آنکھوں میں آنسو برسنے کو تھے۔

وہ ایش کے آدمی تھی۔

اشعر کی گاڑی سمیت تمام گاڑیاں نورِ نظر کو بچانے کے لیے کیوٹو کی جانب روانہ تھیں۔ رفتار بہت تیز تھی مگر فکر کسے تھی۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اس وقت نورِ نظر کے سامنے چار آدمی ہاتھ میں گنز لیے کھڑے تھے۔ کمرہ نیم روشن تھا۔

اس کا وجود خوف کے سبب پسینے سے بھیگا ہوا تھا۔ آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ موت کا خوف مسلسل ستا رہا تھا۔ تب ہی کمرے میں ایک شخص داخل ہوا۔ اسے دیکھ کر اسے مزید خوف آیا۔ ایسا لگا جیسے دل ابھی حلق پھاڑ کر نکل آئے گا۔

.....وہ آدمی کافی وجیہہ تھا۔ جاپانی نقوش، شاندار شخصیت اور نیلی آنکھیں

نیلی آنکھیں نیلی آنکھوں سے ملیں تو زمان مبہوت سا ہو گیا۔ اس نے آج تک بہت سے لوگوں کی نیلی آنکھیں دیکھی تھیں مگر اسے یقین تھا کہ نیلی آنکھیں صرف اس پر ہی جچتی ہیں۔ آج نورِ نظر کو دیکھ کر وہ یقین بکھر سا گیا۔

اس کے ہاتھ میں پسٹل تھی۔ سرد آنکھیں اس کے چہرے پر ٹکی تھیں۔

ساتھ کھڑے ایک شخص نے آگے بڑھ کر اس سے کچھ کہا تو اس نے ہاتھ ہوا میں اٹھا کر منع کر دیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

نوشابہ کو آ جانے دو۔ وہ اس کی موت اپنی آنکھوں سے دیکھنا چاہتی ہے۔" زمان نے"
انگریزی میں کہا تو نورِ نظر چونک گئی۔ دل زور زور سے دھڑکنے لگا۔ اسے موت آنے والی تھی۔

موت...ہاں موت!

وہ جس سے وہ ہمیشہ سے ڈرتی آئی تھی۔ ایک موت ہی تو تھی جس سے ڈر کر وہ اٹلی سے
لندن، لندن سے ٹوکیو اور پھر ٹوکیو سے کیوٹو آئی تھی۔ مگر موت وہاں بھی اس تک آ پہنچی تھی۔

اگلے ہی لمحے اندر ایک لڑکی داخل ہوئی۔ اس کی ہائی ہیلز کی ٹک ٹک نورِ نظر کو نفرت کی
حد تک بری لگی تھی۔ کیا ہوتا اگر وہ نہ آتی؟ کاش! کاش....وہ نہ آتی۔

وہ جیسے جیسے قریب آ رہی تھی نورِ نظر کو سانس لینے میں اتنی ہی دقت ہونے لگی۔

وہ اس کے مقابل آ کھڑی ہوئی تو زمان ایک طرف ہو کر سگریٹ سلگانے میں مصروف
ہو گیا۔

اشعر جہان کی بیوی بننے کی اوقات بھی ہے تمہاری؟" نوشابہ اپنے ازلی لہجے میں بولی۔"

"ہاں۔ یہ اوقات مجھے اس کی محبت نے دی ہے۔"

نورِ نظر نے اپنی تمام تر ہمت جمع کر کے جواب دیا۔ نوشابہ ہنس دی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"مرد کی محبت دو دن کی ہوتی ہے۔دیکھنا وہ کچھ عرصہ بعد مجھ سے محبت کرنے لگے گا۔"

جہاں نوشابہ کی اس بات پر نورِ نظر کو جھٹکا لگا تھا وہیں زمان نے بھی گردن موڑ کر اسے دیکھا۔

اشعر جہان کی محبت صرف اور صرف اس کی نورِ نظر ہے۔اس کے علاوہ کوئی بھی نہیں۔"نورِ نظر کو نہ جانے کیوں اس کی بات پر غصہ آیا تھا۔

تمہارے مرنے کے بعد بھی نہیں ؟"معنی خیز مسکراہٹ لیے نوشابہ نے پوچھا تو"

نورِ نظر کی رہی سہی ہمت ختم ہو گئی۔حوصلہ جواب دے گیا۔رگوں میں تکلیف سی بسنے لگی۔

مم...مجھے جانے دو۔"اس کی آواز کپکپائی۔"اشعر تمہیں زندہ نہیں چھوڑے گا۔مجھے "

"جانے دو۔

نوشابہ مسکرادی اور پھر دو قدم آگے بڑھ کر اس کا چہرہ چھوا۔

"اسی چہرے سے ہی عشق ہے ناں اشعر کو؟"

نورِ نظر فوراً دو قدم پیچھے ہوئی۔

"تم فکر مت کرو۔تمہارے چہرے کو کچھ نہیں ہو گا۔بس تمہاری جان نکلے گی۔"

www.novelsclubb.com

نورِ نظر کی آنکھیں اس طرح برسیں جیسے سالوں بعد بارش آئی ہو۔

مجھے جانے دو۔ میں نے تمہارا کیا بگاڑا ہے؟ پلیز مجھے جانے دو۔اشعر کو تم کبھی حاصل ”

“نہیں کر سکو گی۔ کبھی بھی نہیں۔ میرے مرنے کے بعد بھی نہیں۔ مجھے جانے دو۔

ایسا کس نے کہا؟ تم مرو گی تب ہی تو وہ میرا ہو گا۔اس لیے پلیز میری ہیلپ کر دو۔”

ہمم۔“وہ مسکراتے ہوئے آگے بڑھی تو نورِ نظر مزید دو قدم پیچھے ہوئی۔

اشعر کی گاڑی سمیت وہ تمام گاڑیاں اس وقت کیوٹو میں داخل ہوئی تھیں۔ دل تھا کہ ابھی سینے سے باہر نکلنے کو تھا۔ کاش !کاش اسے دیر نہ ہو۔ کاش وہ وقت پر پہنچ جائے۔

مسلسل فکر میں کئی بار وہ ایکسیڈنٹ سے بچا تھا۔ بار بار اس کی نظر گارڈین بینڈ پر پڑتی۔

نوشابہ آگے بڑھی تو اس کے دو آدمیوں نے پیچھے سے آکر نورِ نظر کو پکڑ لیا۔اگلے ہی لمحے نوشابہ نے چاقو اس کی گردن پر رکھا۔

نورِ نظر دم سادھے کھڑی تھی۔ دل بار بار اشعر کا نام لے رہا تھا۔ آنکھوں سے گرم پانی مسلسل بہہ رہا تھا۔ وہ مرنا نہیں چاہتی تھی۔ وہ اشعر کے لیے، اینا کے لیے... مرنا نہیں چاہتی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

نوشابہ نے چاقو پر دباؤ ڈالا تو وہ اس کی گردن پر گہرا کٹ لگا گیا۔خون فوراً بہنے لگا۔اس کی چیخ فضا میں گونجی تھی۔ مگر سن کون رہا تھا۔نوشابہ کی مسکراہٹ مزید گہری ہوئی۔جب اسے لگا کہ مزید دباؤ اس کی جان لے سکتا تھا تو وہ پیچھے ہوئی۔نورِ نظر لڑکھڑائی۔آدمی وہاں سے ہٹ گئے تو وہ نیچے گر گئی۔اس کی گردن خون سے بھر چکی تھی۔

زمان ساما!''نوشابہ نے اسے پکارا تو وہ اپنی سگریٹ قدموں تلے مسلتا ان کی جانب بڑھ آیا۔''

نورِ نظر زمین پر اوندھے منہ پڑی اس کی آواز سن چکی تھی۔اسے لگا کہ اس کی رگوں سے خون نچڑنے لگا ہے۔سانس لینے میں دشواری ہونے لگی۔دل کی دھڑکن قدرے رک رک کر چلنے لگی تھی۔اس کی آنکھوں کے سامنے ماضی کی فلم چلنے لگی۔

زمان اس کے پاس آیا۔آدمیوں نے ایک بار پھر اسے پکڑ کر سیدھا کیا۔زمان نے اس کا چہرہ غور سے دیکھا۔اسے اس چہرے پر تکلیف کے علاوہ کچھ اور دیکھنے کو نہ ملا۔

اشعر ہانپتا ہوا جہان یاکاتا پہنچا تو وہاں نورِ نظر نہیں تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ڈیزی ایک کمرے میں اینا کو لیے چھپی بیٹھی تھی۔ وہ نورِ نظر کو آوازیں لگانے لگا۔ اس کے پیچھے داخل ہونے والے لوگ پورے گھر میں اسے تلاش کرنے لگے۔ ڈیزی نے اشعر کی آواز سنی تو دوڑتی ہوئی اس کے پاس آئی اور بتایا کہ نورِ نظر کو کچھ لوگ لے کر جا چکے ہیں۔

اس لمحے اشعر کو لگا کہ وہ سانس نہیں لے سکے گا۔ ہمت جواب دینے لگی تھی۔

صیاد!" اس نے ایک شخص کو پکارا۔ وہ شخص دوڑتا ہوا آیا۔"

اس نے ایک سوال کیا تو وہ شخص سوچ میں پڑ گیا۔ چند ہی لمحوں بعد وہ فوراً بول پڑا۔

جواب سن کر اشعر نے صیاد کو ڈیزی اور اینا کے ساتھ رکنے کو کہا اور خود دوبارہ گاڑی کی طرف بڑھ گیا۔

زمان نے نورِ نظر کی گردن پر اپنے ہاتھ رکھے تو اس کے ہاتھ خون آلود ہو گئے جبکہ نورِ نظر کی تکلیف کے باعث ایک دل خراش چیخ نکلی تھی۔ نوشابہ کو اپنے اندر سکون اترتا محسوس ہوا۔ وہ اس کے عین سامنے کھڑی اس کو مرتا ہوا دیکھ رہی تھی۔

(وہ دونوں یونیورسٹی میں بیٹھے تھے۔ اشعر کی بات پر وہ کھلکھلا کر ہنس دی تھی۔)

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

زمان نے اس کی گردن پر اپنے ہاتھوں کی گرفت مضبوط کی۔اس کی سانسیں اکھڑنے لگیں۔

وہ دونوں لندن بر تج پر کھڑے تھے۔اشعر اس کے سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھا اظہار) محبت کر رہا تھا۔)نورِ نظر نے اپنے ہاتھوں سے اس کے ہاتھ پکڑ کر خود کو بچانے کی سعی کی مگر بے سود۔اس کے دماغ میں اس وقت صرف اور صرف اشعر کا خیال تھا۔شاید وہ آجائے... شاید اسے موت سے رہائی مل جائے۔ بعض لمحات نا قابل بیان ہوتے ہیں۔وہ اتنے پیچیدہ ہوتے ہیں کہ انہیں بیان کرنے کے لیے الفاظ ہی نہیں ملتے۔وہ لمحات بھی نا قابل بیان ہیں۔

بس.....وہ آ رہا تھا اور جان.... جان جا رہی تھی۔

وہ دونوں ٹوکیو میں موجود جہان یا کاتا میں ایک ساتھ کھڑے تھے۔وہ عروسی لباس پہنے) ہوئی تھی۔ہاتھوں میں پیلے گلابوں کا بکے تھا۔ڈینی کی کسی بات پر وہ تینوں ہنس رہے تھے۔

اشعر اس وقت فل اسپیڈ میں گاڑی چلا رہا تھا۔دل میں تکلیف سی اٹھی۔ایسی تکلیف جو آج سے پہلے کبھی نہ ہوئی تھی۔اسے اپنی کلائی میں موجود گارڈین بینڈ ڈھیلا ہوتا محسوس ہوا۔اس کا دل یکدم مٹھی میں آ گیا۔

زمان نے اپنے ہاتھ اس کی گردن سے ہٹائے تو وہ زمین پر ڈھے گئی۔

(وہ دونوں روف ٹاپ گارڈن میں موجود گلاس وال کے ذریعے پورے شہر کا نظارہ کر رہے تھے۔ دونوں نے گلاسز لگا رکھے تھے جبکہ سر پر ہیٹ تھے۔)

وہ دو قدم پیچھے ہوا تو نوشابہ نے مسکرا کر پسٹل اس کی جانب کی اور پھر فضا میں گولیاں چلنے کی آواز گونجی۔

ایک نہیں، دو نہیں، چار گولیاں اس کے جسم میں پیوست کی گئی تھیں۔

(وہ دونوں نیہون باشی برج پر موجود تھے۔ وہ اس کے سینے سے سر ٹکائے بچوں کی طرح رو رہی تھی اور وہ اس کا سر سہلاتے ہوئے اس چپ کروا رہا تھا۔)

بس کرو نوشابہ بہت ہو گیا۔" نوشابہ جب چاقو لیے اس کے پاس پنجوں کے بل بیٹھی تو" "زمان نے کہا۔" وہ مر چکی ہے۔

نوشابہ کی مسکراہٹ گہری ہوئی۔

جانتی ہوں۔ مگر نشان تو چھوڑوں جس سے اشعر کو معلوم ہو کہ اس کی بیوی کا قتل کس" "نے کیا ہے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وہ دونوں جہان یاکاتا کے لان میں بیٹھے کافی پی رہے تھے۔ہلکی ہلکی بر فباری ہورہی تھی۔)

(زندگی حسین تھی...بہت حسین۔

وہ دائیں جانب سڑک پر مڑنے لگا تھا۔شاید سامنے سے آتے شخص کا بھی یہی ارادہ تھا۔ اشعر کی آنکھیں تب دھندلائیں جب اس کی گاڑی سامنے سے آتی تیز رفتار گاڑی سے ٹکرا گئی۔ وہ اس قدر بری طرح ٹکرائے کہ پیچھے سے آتی گاڑی بھی اشعر کی گاڑی میں آلگی تھی۔اس کی نظر واقعی دھندلا گئی۔وہ اپنے حواس کھونے لگا۔اور جانتے ہو اس وقت اور کیا ہوا تھا؟اس کی کلائی میں موجود گارڈین بینڈ ٹوٹ گیا۔ہاں وہ ٹوٹ گیا اور اس کی کلائی سے جدا ہو کر اس کے قدموں میں ڈھے گیا۔

(czn)نوشابہ نے چاقو کی مدد سے نورِ نظر کی بازو کا مانس چیر کر سی،زیڈ اور این لکھا۔

اشعر کے حواس تب بحال ہوئے جب اسے ہسپتال لایا گیا تھا۔وہ سب کچھ نظر انداز کرتے ہوئے باہر کی جانب بھاگا۔ڈاکٹرز اور مزید عملے نے اسے روکنے کی کوشش کی مگر وہ چلانے لگا۔

نورِ نظر۔میری نورِ نظر۔مجھے جانے دو۔پلیز مجھے جانے دو۔"جسم پر لگے زخم بہت" تکلیف دے رہے تھے مگر اس سے زیادہ تکلیف اس کے سینے میں تھی۔ساتھ ہی موجود کمرے

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

میں بیڈ پر پڑے شخص نے وہ سب دھندلاتی نظروں سے دیکھا تھا۔وہ نیم بے ہوشی کی حالت میں تھا۔اشعر کی نسبت وہ بہت زیادہ زخمی ہوا تھا۔اس کا سارا وجود خون سے تر تھا۔اس نے اس شخص کے چہرے پر کسی کو کھودینے کا خوف واضح طور پر دیکھا تھا۔کیا مجھے بتانے کی ضرورت ہے کہ وہ شخص کون تھا؟

ہاں وہ حدید تھا۔اسی کی گاڑی سے اشعر کی گاڑی ٹکرائی تھی۔

اشعر کا جنون اور تڑپ دیکھ کر وہاں موجود کوئی بھی شخص کچھ نہ کر پایا۔

اس نے ایش کے لوگوں کو وہاں کھڑے دیکھا تو چودہ طبق روشن ہو گئے۔

مر نہیں گیا میں جو تم لوگ یہاں منہ لٹکائے کھڑے ہو۔میری نورِ نظر کو بچاؤ۔اسے "
"کچھ نہیں ہونا چاہیے۔

وہ ان کے ساتھ زخمی وجود کے ساتھ اپنی نورِ نظر کی طرف روانہ ہوا۔

"یہ دروازہ کھلا رہنے دو۔"

www.novelsclubb.com

جب وہ سب وہاں سے جانے لگے تو نوشابہ نے دائیں دروازے کی جانب اشارہ کرکے کہا۔اس کمرے کے دو دروازے تھے۔اس دروازے کے عین سامنے نورِ نظر کی لاش پڑی تھی۔

میں چاہتی ہوں کہ جیسے ہی وہ دروازے سے اندر داخل ہو تو سب سے پہلے اس کی نظر" اس بے جان وجود پر پڑے۔کاش میں اس وقت اس کے چہرے پر موجود تکلیف کو دیکھ سکتی مگر افسوس!"وہ بے رحمی سے کہتی گئی جبکہ زمان ایک ابرو اٹھا کر اس کی سفاک لڑکی کو دیکھے گیا۔

گاڑی رکی تو اشعر فوراً باہر نکل کر آگے بڑھ گیا۔اس کی حالت اور اس کی جلد بازی دیکھ کر کسی کو بھی اس پر بے تحاشا ترس آسکتا تھا۔

وہ سامنے موجود عمارت کے اندر داخل ہوا۔سیڑھیاں پھلانگتے ہوئے اس کے وجود میں ٹیس سی اٹھی مگر اسے پرواہ کہاں تھی۔اس کے پیچھے ایش کے لوگ بھی تھے۔

وہ دوسری منزل پر ہی پہنچا تھا کہ اسے محسوس ہوا وہاں موجود ہر کمرہ بند تھا سوائے ایک کے۔وہ عجلت میں اس کی جانب بڑھنے ہی لگا تھا کہ وہ رکا....اس کی نظر اس کی کلائی پر پڑی۔دل اتنا زور سے دھڑکا کہ اسے لگا وہ دوبارہ نہیں دھڑک سکے گا۔کلائی خالی تھی۔گارڈین بینڈ ٹوٹ کر گر چکا تھا۔کہاں؟اسے علم نہیں تھا۔آنکھوں میں موجود آنسو اسے تیزاب کی طرح

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

جلانے لگے۔وہ برق رفتاری سے اس کمرے کی جانب بڑھا۔جیسے ہی وہ دروازے کے سامنے آیا اس کی نظر نورِ نظر پر پڑی۔وہ پیلے رنگ کا قدموں تک آتا فراک پہنے ہوئے تھی۔دائیں طرف کان کے پیچھے پیلے رنگ کا گلاب ٹکا رکھا تھا۔وہ خاموش سی کھڑی تھی مگر جب نظر اشعر پر پڑی تو اس کے لبوں پر مسکراہٹ پھیل گئی۔وہ دھیرے دھیرے قدم اٹھاتی اس کی طرف بڑھنے لگی۔وہ دم سادھے اسے دیکھنے لگا۔وہ ٹھیک تھی۔بالکل ٹھیک تھی۔اشعر کو گویا سانس مل گئی تھی۔دل دھڑکنے لگا۔وہ اس کی طرف بڑھا جو اس کی جانب آرہی تھی۔جیسے ہی اس نے دروازہ پار کیا منظر دھندلا گیا۔اگلے ہی لمحے اس کی نظر نورِ نظر پر پڑی۔مگر وہ نہیں جو ایک لمحہ قبل اس کے سامنے کھڑی تھی بلکہ اس نورِ نظر پر جو زمین پر بے حس و حرکت پڑی تھی۔

وہ رک گیا۔وقت رک گیا۔سانس رک گئی۔دھڑکن رک گئی گویا ساری دنیا رک گئی۔

اس کی حالت.....اس کی حالت دیکھ کر اشعر جہان کو خود سے نفرت ہونے لگی۔اپنی آنکھوں سے نفرت ہونے لگی۔اس کا دل چاہا کہ کاش وہ منظر دیکھنے سے پہلے ہی اسے موت آجاتی۔آنکھیں ایک دم برسنے لگیں اور ایسے برسیں کہ چند ہی لمحوں میں اس کا سارا چہرہ بھیگ گیا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اس نے اس کی طرف قدم بڑھائے۔ہمت جواب دے چکی تھی۔اس کے پاس پہنچتے ہی وہ گھٹنوں کے بل ڈھے گیا۔ تھوڑی کپکپانے لگی۔ وجود کپکپانے لگا۔اس نے کانپتے ہاتھوں سے اس کا سر اپنی گود میں رکھا۔اس کا چہرہ بالکل صاف شفاف تھا۔وہاں ایک خراش بھی نہیں تھی۔ اسے ایسا لگا جیسے وہ گہری نیند سو رہی ہے۔اور اس کے پکارنے پر اٹھ بیٹھے گی۔ مگر نظر جب اس کی گردن پر پڑی تو....

اس کی گردن سرخ تھی۔ بالکل سرخ۔ خون کی وجہ سے اس پر بال چپکے ہوئے تھے۔اس کے علاوہ سارا وجود خون میں لتھڑا ہوا تھا۔اس کی بازو سے خون ابھی بھی جاری تھا۔

اس نے دھیرے سے اس کا گال تھپتھایا۔

نورِ نظر!"اس نے اسے پکارنا شروع کیا۔دل میں آخری امید سی تھی کہ شاید.... شاید" وہ زندہ ہو۔

"اٹھو نور نظر! تم.... تم نے وعدہ.... کیا تھا کہ تم... تم مجھے چھوڑ کر کبھی نہیں جاؤ گی۔" اس کی آواز کپکپا رہی تھی۔ وہ بہ مشکل بول پا رہا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اٹھ جاؤ نور نظر۔ تم.... تم مجھے چھوڑ کر نہیں جا سکتیں.... مم... میں تمہارے بغیر کیسے زندہ رہوں گا؟"

وہ اس سے اس طرح مخاطب تھا جیسے وہ اسے سن رہی ہو۔

"دیکھو تم مم... مجھے... مجھے کیسے چھوڑ کر جا سکتی ہو۔ تم اپنے اشعر کو کک... کیسے چھوڑ کر جا سکتی ہو۔"

اس کی آنکھوں سے آنسو گر کر نور نظر کے چہرے پر ٹپک رہے تھے۔ ساتھ کھڑے ایک آدمی نے جھک کر نور نظر کی نبض چیک کی اور پھر نفی میں سر ہلایا۔ آخر اس قدر تکلیف جھیلنے کے بعد وہ زندہ بھی کیسے رہ سکتی تھی۔

اشعر نے اس کے بے جان وجود کو سینے سے لگایا۔

وہ مر چکی تھی۔

ہاں! وہ مر چکی تھی۔

اشعر جہان کی نورِ نظر اسے تنہا اذیت میں چھوڑ کر مر چکی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

نور نظر!" وہ زور زور سے چلا رہا تھا۔ مرد ہوتے ہوئے بھی وہ اس تکلیف کو برداشت نہیں کر پا رہا تھا۔ نور نظر مر چکی تھی۔ وہ اسے بچا نہیں سکا تھا۔ وہ اس کی حفاظت نہیں کر پایا تھا۔

اس کے چیخنے کی آواز پوری عمارت میں گونج رہی تھی۔ وہ بچوں کی طرح اسے سینے سے لگائے بلک بلک کر رو رہا تھا۔ نور نظر کی قیمتی سانسیں تھم چکی تھیں۔ وہ جو اس کی زندگی کی پہلی خوشی تھی وہ اسے کھو چکا تھا۔ زندگی میں پہلی بار اشعر جہان اس طرح تکلیف سے ہار کر رو رہا تھا۔ وہ نہ صرف رویا تھا بلکہ درد کی شدت سے چِلا رہا تھا۔ چیخ رہا تھا۔ اس وقت وہ کسی نہ کسی طرح اپنی نور نظر کو موت سے بچانا چاہتا تھا۔ اس کے کانوں میں نور نظر کی آواز گونجنے لگی تو درد کی شدت میں مزید اضافہ ہوا۔

"میں مرنا نہیں چاہتی اشعر۔ مجھے موت سے ڈر لگتا ہے۔ میں جینا چاہتی ہوں۔"

اور آج وہ موت کا سامنا کر کے اپنی زندگی ہار چکی تھی۔

وہ مر چکی تھی.....

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

.....

زمان لیپ ٹاپ پر کام مکمل کر کے بیڈ پر اوندھے منہ لیٹ گیا۔ تھکاوٹ بہت زیادہ تھی تو اس لیے اسے بہت جلد ہی نیند آ گئی۔ تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ اس کا فون بجنے لگا۔ دوسری بیل پر اس کی آنکھ کھلی تو اس نے نیند میں ہی موبائل کان سے لگایا۔

"ہیلو زمان ساما!"

آواز سن کر اس کی نیند اچانک ہی اڑ گئی۔

"ارسم! کیسے ہو؟ طبیعت کیسی ہے اب تمہاری؟"

جس دن ارسم کا ایکسیڈنٹ ہوا تھا اسی دن ہی زمان اس سے ملنے ہسپتال پہنچ گیا۔ ارسم کو اس سے مل کر بہت خوشی ہوئی۔ مصروفیت کے باوجود زمان ارسم کو روزانہ کال کر کے اس کی خیریت دریافت کیا کرتا تھا۔

آج ارسم نے خود کال کی تھی۔ زمان کو نہ جانے کیوں بہت خوشی ہوئی۔

"اب قدرے بہتر ہے۔"

www.novelsclubb.com

وہی جواب سننے کو ملا جس کی اسے امید تھی۔

کیسی گئی آج ہانہ سے ملاقات؟"ارسم کا اگلا سوال غیر متوقع تھا۔"

"اچھی رہی۔"

"...ہانہ کے متعلق انفارمیشن ملی ہے۔اور زمان سامامجھے بہت افسوس ہوا یہ جان کر کہ"

کہ ؟"زمان پریشان ہوا۔"

"کہ اگر تم اسی طرح اس میں انٹرسٹڈ رہے تو ضرور ہار جاؤ گے۔"

زمان ملک اپنے نام کے ساتھ ہار کا لفظ استعمال کرنا بھی اپنی توہین سمجھتا ہے اور تم کہہ"

"!رہے ہو کہ میں ہار جاؤں گا۔واٹ نان سینس

www.novelsclubb.com

"یہ راستہ اپنے لیے تم نے خود منتخب کیا ہے جس کی منزل ہار ہے۔"

تم کہنا کیا چاہتے ہو؟"زمان قدرے پریشان ہوا۔"

"ہانہ کون ہے جانتے ہو؟"

"کیا مطلب؟ ساپورو میں رہنے والی ایک عام سی لڑکی ہے وہ۔"

زمان کے جواب پر ارسم مسکرا دیا اور قدرے توقف سے بولا۔ "ہانہ ہی پرل ہے۔ ابراہم ساما کی بیٹی پرل۔ جسے تم نے آج تک نہیں دیکھا اور اسی بات کا فائدہ اٹھاتے ہوئے اس نے کردار بدل کر تمہیں اپنی محبت کے جال میں پھنسانا چاہا کیونکہ زمان ساما! صرف محبت ہی ہے جو پتھر سے پتھر دل اور بہادر سے بہادر انسان کو گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کر دیتی ہے۔"

زمان کا دماغ سائیں سائیں کرنے لگا۔ وہ ایک جھٹکے سے سیدھا ہو کر اٹھ بیٹھا۔

"کیا بکواس ہے یہ۔ ہانہ پرل نہیں ہو سکتی۔"

"یہ بکواس نہیں حقیقت ہے۔ یقین نہ آئے تو منگل کے علاوہ کسی دن جا کر دیکھ لو۔ وہ تمہیں وہاں نظر نہیں آئے گی۔"

ارسم وہ واحد شخص تھا جس پر زمان آنکھ بند کر کے اعتبار کرتا تھا مگر اس کی اس بات پر وہ مطمئن نہ ہوا۔ نتیجہ یہ نکلا کہ وہ جمعرات والے دن ہانہ سے ملنے چلا گیا۔ ارسم کی بات کے مطابق اسے وہ وہاں نہ ملی۔

وہ ساپورو کی ایک سڑک کی دائیں جانب خاموشی سے چل رہا تھا۔ زندگی میں پہلی بار اسے دھوکا ملا تھا۔ ہانہ سے اسے محبت نہیں ہوئی تھی مگر اس کی سچائی جاننے کے بعد اس کے دل کے

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

شیشے پر دراڑ سی آگئی۔ کہیں نہ کہیں اس کا دھوکا زمان کی شخصیت پر اثر چھوڑ گیا تھا۔ دو دن وہ بریک پر رہا۔ کام سے دل اٹھ گیا تھا۔ سارا دن بس دل و دماغ اسی سوال میں الجھے رہتے۔

"کیا واقعی ہانہ پرل ہے؟"

وہ اس وقت ساپورو کے ایک مہنگے ہوٹل میں موجود تھی۔ اس چھوٹے سے اپارٹمنٹ میں وہ صرف منگل کو ہی جایا کرتی تھی۔ تب ہی ایش کی کال پر اس کی آنکھ کھلی۔

"ہیلو!"

کہاں ہو تم؟" ایش کی سرد آواز گونجی تھی۔"

ساپورو میں۔" جواب پر سکون انداز میں دیا گیا۔"

زمان سے بدلے کی غرض سے گئی تھی ناں تم؟" ایش کے اس سوال پر وہ فوراً اٹھ" بیٹھی۔

"جب جانتے ہو تو پوچھ کیوں رہے ہو؟"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کیونکہ تم اپنا مقصد بھول چکی ہو۔ کہا بھی تھا کہ یہ پلان نہایت فضول ہے مگر تم میری سنتی ہی کہاں ہو۔ تم ہمیشہ خود کو ہی درست سمجھتی ہو جبکہ ہر بار تم درست نہیں ہوتی پرل ساما۔" وہ نہایت غصے میں اس پر چلا رہا تھا جبکہ وہ صرف آنکھیں گھماتی رہ گئی۔

"میرا پلان پرفیکٹ ہے۔ مگر تم تو ہمیشہ مجھے ڈی گریڈ کرنے کی....." وہ اتنا ہی بولی تھی کہ ایش اس کی بات کاٹ کر بولا۔

"تمہارا سو کالڈ پلان کسی کام کا نہیں ہے پرل ساما! اسی لیے کل جب اپنے اس سٹوپڈ ریو کے ساتھ ناکا جیما پارک جاؤ تو ساتھ میں اپنی حفاظت کے لیے کچھ لوگ بھی لیتی جانا۔" اور یہاں پرل کا سانس رک گیا۔

"مگر کیوں؟"

"کیونکہ زمان ساما کو تمہاری سچائی معلوم ہو چکی ہے اور مجھے سو فیصد یقین ہے کہ وہ تمہیں نقصان ضرور پہنچائے گا۔ لیکن اگر تم اپنے لوگ ساتھ لے کر جاؤ گی تو وہ پبلک پلیس پر کوئی تماشا نہیں کرے گا۔"

"اوکے۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اس کے بعد تم مجھ سے ٹوکیو میں ملو گی۔“حکم دے کر اس نے کھٹاک سے فون بند کیا”
جبکہ پرل شکل بگاڑتی رہ گئی۔

اگلے دن بروز منگل کوریو اور رہانہ کی ہونے والی ملاقات سے آپ سب واقف ہیں۔اس کے بعد پرل فوراً ٹوکیو چلی گئی جبکہ زمان پاکستان۔زمان کی مینٹل ہیلتھ کافی ڈسٹرب ہوئی تھی جس کی وجہ سے وہ نوشابہ کے کہنے پر پاکستان آگیا۔

.....

جاپان کے شہر ٹوکیو میں ابھی صبح کا وقت تھا۔تب ہی ایک بڑے ریستوران کے سامنے ایک سیاہ گاڑی آر کی۔ڈرائیور نے جلدی سے باہر نکل کر دروازہ کھولا تو وہ باہر نکلی اور سن گلاسز لگاتی اندر کی جانب بڑھ گئی۔

www.novelsclubb.com

وہ اندر داخل ہوئی تو نظر سب سے پہلے مطلوبہ شخص پر ہی پڑی۔ وہ چند لمحے وہیں کھڑی اسے دیکھتی رہی۔ ساری دنیا کو پرل سے بات کرنے کے لیے ہمت چاہیے ہوتی تھی جبکہ وہ واحد شخص تھا جس سے بات کرنے کے لیے پرل کو حوصلہ چاہیے ہوتا تھا۔ نڈر تو وہ تھی ہی اور بنا پلک جھپکے اس سے آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات بھی کر سکتی تھی مگر اس کے لیے اس کی عزت کرنا لازم قرار دیا گیا تھا جو وہ ہر گز نہیں کر سکتی تھی۔ اور آج جو کچھ وہ کر کے آئی تھی اس سے وہ شخص ایک باس کی حیثیت سے اسے منع کر چکا تھا۔ وہ سفید شرٹ کے ساتھ سیاہ پینٹ کوٹ پہنے ہوئے تھا اور ہمیشہ کی طرح سنجیدہ تھا۔

اس نے ہیلز کی آواز پر موبائل سے نظریں ہٹا کر سامنے سے آتی پرل کو دیکھا۔ امید کے عین مطابق اسے دیکھ کر وہ مزید سنجیدہ ہوا۔ سفید بلاؤز کے ساتھ ہلکی نیلی پینٹ اور ہم رنگ کوٹ پہنے اور پاؤں میں ہلکی نیلی اسٹیلیٹو ہیلز پہنے وہ بھی ہمیشہ کی طرح بے مثل لگ رہی تھی مگر پرواہ کسے تھی۔ ایک نظر اس پر ڈال کر وہ دوبارہ موبائل کی جانب دیکھنے لگا۔ وہ خاموشی سے اس کے سامنے آ بیٹھی۔

وہ اسے دیکھتی رہی مگر مقابل اپنے موبائل میں گم تھا۔ اس کی برداشت جب جواب دے گئی تو اس نے کچھ کہنے کے لیے لب کھولے ہی تھے کہ وہ بول دیا۔

مجھے لگا تھا کہ تمہاری موت کی خبر سننے کو ملے گی۔"اس نے موبائل میز پر رکھ دیا اور مکمل طور پر اس کی جانب متوجہ ہوا۔

"اب تمہیں ہمیشہ غلط ہی لگتا ہے تو میں کیا کر سکتی ہوں؟"اس نے لاپرواہی سے شانے اچکائے۔

"میں کبھی غلط نہیں ہوتا پرل ساما۔اگر میں تمہیں وقت پر زمان ساما کے بارے میں خبر نہ دیتا تو تمہاری موت یقینی تھی۔"ایک ابرو اٹھا کر نہایت سنجیدگی سے جواب دیا گیا۔

"تم یہ کہہ رہے ہو کہ آج میں صرف تمہاری وجہ سے زندہ ہوں؟"

"یقیناً....اب تمہیں میرا شکرادا کرنا چاہیے کیونکہ اگر میرے کہنے پر تم اپنے لوگ نہ لے کر جاتیں تو اس وقت میں تمہارے سامنے نہیں بلکہ تمہاری قبر پر بیٹھا فاتحہ پڑھ رہا ہوتا۔

"تم اور میری قبر پر فاتحہ پڑھو...ہہہ...کم از کم تم سے تو یہ امید بلکل نہیں ہے۔"اس نے سر جھٹکا اور پھر میز پر رکھی فائل اٹھا کر دیکھنے لگی۔

"پرل ساما!"وہ اسے غور سے دیکھتے ہوئے بولا۔"تم نے میری بات نہیں مانی۔"

وہ چونکی مگر خود کو سنبھالے رہی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"کون سی بات؟"

"تم اچھے سے جانتی ہو میں کیا کہہ رہا ہوں۔"

ایسا کچھ بھی نہیں ہے ایش ساما۔ تم غلط سوچ رہے ہو۔ میں صرف زمان ساما سے بدلہ لینا چاہتی تھی۔"

"تم بدلہ لینا چاہتی تھی مگر اس سے محبت کر بیٹھی۔"

فار گاڈ سیک ایش ساما۔ مجھے زمان ساما سے محبت نہیں ہے۔ بلکل بھی نہیں۔" وہ تلملا اٹھی جبکہ وہ سرد آہ بھر تا رہ گیا۔

تمہارا چہرہ سب بتا رہا ہے۔ خیر اب تمہیں بریک لے لینا چاہیے۔ کم سے کم ایک ہفتے کا۔"

اور زیادہ سے زیادہ پوری زندگی۔ ہے ناں؟" وہ بریک کے نام پر بری طرح جلی تھی۔" اس کی نظر میں بریک کمزور لوگ لیتے تھے جو کام سے جلدی تھک جاتے تھے۔

تمہاری مرضی جتنا مرضی لو۔" اس نے کندھے اچکائے۔"

"مجھے کسی بریک کی ضرورت نہیں ہے۔ میں تمہارے ساتھ مل کر کام کروں گی۔"

www.novelsclubb.com
WWW.NOVELSCLUBB.COM
FB/INSTA:NOVELSCLUBB

شٹ اپ پرل ساما! تم یہ کیوں بھول جاتی ہو کہ میں تمہارا باس ہوں۔ میں جو کہوں گا" تمہیں وہی کرنا ہو گا۔ ایک تو تم زمان ساما سے محبت کر...." وہ غصے سے دھاڑا مگر پھر اچانک رک گیا۔ وہ اس کی دُکھتی رگ پر ہاتھ نہیں رکھنا چاہتا تھا۔

ادھر پرل کے چودہ طبق روشن ہو چکے تھے۔

"میں تم سے کہہ چکی ہوں کہ مجھے.... زمان ساما سے محبت.... بلکل بھی نہیں ہے۔" غصے میں ٹھہر ٹھہر کر اس نے وضاحت کی۔ وہ بھی نہیں چاہتی تھی کہ ایش ساما کا اس کے ہاتھوں قتل ہو۔

اور میں بھی تم سے کہہ چکا ہوں کہ.... تمہارا چہرہ.... سب بتا رہا ہے۔" اسی انداز میں" جواب دیا گیا۔

"کیا بتا رہا ہے میرا چہرہ۔ ہاں؟"

ادھر دیکھو۔" ایش نے ساتھ ہی موجود دیوار پر نصب آئینے کی جانب اشارہ کیا۔"

پرل نے اس طرف دیکھا تو سب سمجھ گئی مگر مجال ہے جو رتی برابر بھی شرمندگی ہوئی ہو۔ اس کا چہرہ سرخ ہو چکا تھا۔

جہاں تک مجھے معلوم ہے تمہارا چہرہ تب ہی سرخ ہوتا ہے جب تم جھوٹ بولتی ہو۔اور اب تمہارا چہرہ سرخ ٹماٹر بن چکا ہے۔پرل ساما! تم کم از کم ایش کے سامنے جھوٹ نہیں بول سکتیں۔"پرل کا چہرہ مزید سرخ ہوا مگر وہ خاموش رہی۔"تم پورا ایک ہفتہ ایش گوتن میں رہو گی۔"ایش گوتن میں وہ رہائش پذیر ہوا کرتے تھے جنہیں پروٹیکشن کی ضرورت ہوتی تھی۔ وہاں ایش کے گارڈز ان کی حفاظت کیا کرتے تھے۔کوئی پرندہ بھی وہاں نظر نہیں آتا تھا۔اس کے علاوہ جب کوئی نیا شخص ایش مافیا جوائن کرتا تو اسے ایش گوتن میں ہی ٹریننگ دی جاتی تھی۔

"نو پرابلم۔"وہ اٹھی اور پھر اپنا کوٹ جو وہ کرسی کی بازو پر رکھے ہوئے تھی،اٹھاتی وہاں سے جانے ہی لگی تھی کہ ایش نے اسے پکارا۔

"پرل ساما!"

وہ رکی۔وہ آواز اس کرخت لہجے والے ایش کی نہیں تھی بلکہ ایک ہارے ہوئے شخص کی تھی۔وہ حیران ہو کر مڑی تو دیکھا وہ سر جھکائے بیٹھا تھا۔

"نورِ نظر مر چکی ہے۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وہ جو اس سے کچھ کہنے ہی والی تھی اس کی بات سن کر بت بن گئی۔اسے لگا اس نے کچھ غلط سنا ہے۔اسے اپنی سماعت پر گویا یقین ہی نہ آیا۔

وہ بت بنی اسے دیکھتی رہ گئی جس کی نظریں اب اس کے چہرے پر ٹکی تھیں۔اس نے دماغ میں اس کی بات بار بار دہرائی۔شاید یقین آجائے۔

نورِ نظر مر چکی ہے۔نورِ نظر مر.... نورِ نظر۔"اس کا دماغ ماؤف ہونے لگا۔زندگی میں" پہلی بار اس نے دوست بنائی تھی اور اور وہ اس طرح کھو جائے گی اس نے کبھی نہیں سوچا تھا۔

"کک... کیا کہا تم نے؟"

نورِ نظر مر چکی ہے۔"وہ اس کی حالت کا اندازہ لگا چکا تھا اس لیے دوبارہ اپنی بات" دہرائی۔

لیکن ایسا کیسے.... ممکن...؟"وہ بے یقین سی تھی۔"

ایش کھڑا ہوا اور پھر گہری سانس لے کر بولا۔

کچھ بھی ناممکن نہیں ہوتا پرل ساما۔زندگی میں آگے بڑھنا ہے تو ایک بات اپنے دماغ" "...میں بٹھالو۔اس دنیا میں کچھ بھی ناممکن نہیں ہے۔ہونے کو کچھ بھی ہو سکتا ہے۔کچھ بھی

www.novelsclubb.com

ہاں مگر...اشعر کیسا ہے؟"اسے اشعر کی فکر ہونے لگی۔"

کیسا ہو سکتا ہے؟"ایش کے چہرے پر زخمی تاثر در آیا۔"

کس نے کیا ہے یہ؟"اب درد غصے میں بدلنے لگا۔"

"زمان ساما اور نوشابہ سعیر۔"

اسے جھٹکا سا لگا مگر اگلے ہی لمحے خود کو سنبھالا۔اب اسے واقعی بریک کی ضرورت تھی۔

اسے یقین سا ہو گیا کہ ایش ہر کام تکنیک سے کیا کرتا تھا۔یقیناً اس سے زیادہ ہوشیار اس دنیا میں کوئی نہیں تھا۔

کچھ دیر بعد وہ مطلوبہ جگہ پہنچی۔جب وہ گاڑی سے باہر نکلی تو نظر سامنے موجود محل پر پڑی۔وہ جاپانی طرز کا محل تھا جو نہایت مہارت اور خوبصورتی سے بنایا گیا تھا۔وہ داخلی دروازے کے قریب پہنچی تو وہاں دروازے کے اوپر اسے لکھا دکھائی دیا۔"ایش گوتن"

وہ سرد آہ بھرتی اندر کی جانب بڑھ گئی۔وہ محل اس طرح بنایا گیا تھا کہ درمیان میں بہت بڑا لان تھا اور دائیں بائیں جانب دو عمارتیں کھڑی تھیں۔یعنی اسے دو حصوں میں تقسیم کیا گیا

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

تھا۔ وہ لان میں کھڑی دونوں حصوں کو غور سے دیکھ رہی تھی۔ تب ہی اسے سامنے سے ایک شخص آتا دکھائی دیا جس کے پیچھے تین گارڈز تھے۔

"پرل ساما! ویلکم ٹو دا ایش گوتن۔"

پرل نے ناگواری سے سر کو خم دیا اور ہاتھ میں اٹھایا پرس اسے تھما دیا۔ وہ ہکا بکا اسے دیکھے گیا۔ جب گارڈز کے سامنے بے عزتی محسوس ہونے لگی تو فوراً وہ پرس پیچھے کھڑے ایک گارڈ کو تھمایا۔

تم ہو کون؟" پرل نے گلاسز آنکھوں سے ہٹا کر سر پر ٹکا دیں۔"

"میرا نام صیاد ہے پرل ساما! ایش ساما اور اشعر ساما کے خاص آدمیوں میں سے ایک۔"

گڈ۔" وہ اتنا کہتی دائیں جانب موجود عمارت کی طرف بڑھ گئی۔"

پرل ساما! ادھر نہیں۔" وہ فوراً اس کے قریب آیا۔ "آپ ادھر رہیں گی۔" اس نے" بائیں جانب اشارہ کیا۔

آخر ادھر ہے کیا؟" اسے یقیناً دائیں جانب موجود عمارت زیادہ پسند آئی تھی۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

یہ خاص طور پر ایش ساما اور اشعر ساما کے لیے ہے۔ان کے علاوہ ادھر کسی کو بھی جانے کی اجازت نہیں۔"اس نے تفصیل دی۔

"کیا اتنی بڑی عمارت میں صرف وہ دو ہی رہتے ہیں؟"

"نہیں وہ ادھر رہتے نہیں ہیں۔دراصل یہ عمارت خاص امور کے لیے بنائی گئی ہے۔"

(اور وہ خاص امور کیا تھے وہ اچھے سے جانتی تھی)اوکے۔"وہ اب کی بار بائیں جانب چل دی جبکہ پیچھے کھڑا اصیاد اس کے ایٹی ٹیوڈ پر شکلیں بناتا رہ گیا مگر وہ نہیں جانتا تھا کہ پرل کو اپنا غم چھپانے کے لئے جو کرنا پڑتا تھا وہ کرتی تھی۔

یہ کیوٹو میں موجود قبرستان کا منظر تھا۔قبرستان کے باہر موجود سڑک پر ایک گاڑی آکر رکی۔دروازہ کھلنے پر اندر سے اشعر باہر نکلا۔ڈرائیور نے آگے بڑھ کر اس کا دروازہ بند کیا اور پھر اسے سہارا دینے کے لیے اس کی جانب بڑھنے ہی لگا تھا کہ اشعر نے ہاتھ کے اشارے سے اسے منع کر دیا۔اس کے ماتھے پر اور ایک بازو پر پٹی بندھی تھی۔مزید وہ ٹھیک سے چل بھی نہیں پا رہا تھا۔نورِ نظر کی موت نے اسے بہت نڈھال کر دیا تھا۔اس کے علاوہ ایکسیڈنٹ میں ملنے والے زخم نہ جانے کیوں کافی گہرے تھے۔اتنے کہ آسانی سے جان ہی نہیں چھوڑ رہے تھے۔وہ

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

دھیرے دھیرے قدم اٹھا کر چلنے لگا۔اس کی چال سے لگتا تھا کہ اس کی ایک ٹانگ ابھی بھی بری طرح درد کرتی تھی۔

تھوڑی دیر بعد وہ ایک قبر کے سامنے کھڑا تھا۔ہاتھوں میں پیلے گلابوں کا بکے تھا جبکہ ڈرائیور بالکل ساتھ کھڑا تھا۔وہ جانتا تھا کہ اسے کبھی بھی اپنے باس کو سہارا دینا پڑ سکتا ہے۔ مگر اگلے ہی لمحے اشعر نے سر کے اشارے سے اسے وہاں سے چلے جانے کو کہا۔وہ خاموشی سے نہ چاہتے ہوئے بھی وہاں سے چلا گیا۔اشعر دھیرے سے اس قبر کے پاس بیٹھ گیا۔وہ کافی کمزور ہو چکا تھا۔آنکھوں کے گرد ہلکے تھے جبکہ رنگت زرد پڑ چکی تھی۔اس کی قبر کے پاس بیٹھ کر اس نے آنکھیں بند کر لیں۔آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور بے اختیار اس کے لبوں سے پھسلا۔

نورِ نظر!“چند لمحوں کے وقفے کے بعد وہ پھر بولا۔”تم نے وعدہ کیا تھا۔تم اپنا وعدہ کیسے توڑ سکتی ہو۔تم نے خود کہا تھا کہ تم مجھے کبھی چھوڑ کر نہیں جاؤ گی۔“ لہجے میں سوگواریت تھی،رنج تھا،تکلیف تھی، شکوہ تھا۔

ایک دم ٹھنڈی ہوا چل پڑی۔اتنی ٹھنڈی کہ اشعر کو سردی کا احساس ہونے لگا۔فضا میں شناسا سی مہک پھیل گئی۔اشعر کو واقعی نورِ نظر کی موجودگی کا احساس ہوا۔اسے اپنے کندھے پر

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اس کا لمس محسوس ہوا اور کانوں میں اس کی سرگوشی سنائی دی گویا وہ اس کے پاس بیٹھی، اس کے کندھے پر ہاتھ رکھے اس کے کان کے قریب ہو کر اسے پکار رہی ہو۔

"اشعر!"

اس نے یکدم آنکھیں کھولیں۔ دل زور سے دھڑک اٹھا۔ اس نے ارد گرد ہر جانب نگاہ دوڑائی مگر وہ کہیں بھی نہیں تھی مگر وہ جانتا تھا کہ وہ وہیں تھی۔ سارا قبرستان ویران تھا مگر کتنے ہی لوگ وہاں موجود تھے۔

"نورِ نظر!" وہ ایک بار پھر آنکھیں موندے درد کی شدت سے چِلا اٹھا۔ اس کی آواز پورے قبرستان میں گونجی تھی۔

جانے اس کے کتنے ہی لمحے وہیں قبرستان میں نورِ نظر کی قبر کے پاس بیت گئے۔ جب شام ڈھل چکی تو ڈرائیور اس کے پاس آیا اور اسے چلنے کو کہا۔ اشعر نے جانے سے منع کر دیا اور ڈرائیور کو چلے جانے کو کہا۔ ڈرائیور کو اس پر شدید قسم کا ترس آیا لیکن وہ اس کا حکم مانتے ہوئے باہر گاڑی کے پاس جا کر پھر سے اس کا انتظار کرنے لگا۔ سب کچھ بدلنے میں بہت کم وقت لگا تھا... بہت ہی کم...

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اس کی ساری رات قبرستان میں کٹی تھی۔ یخ بستہ ہوا کی وجہ سے ٹھٹھرتی رات میں بھی اسے سردی کا احساس نہ ہوا۔ ہوا بھی تو قابل برداشت۔

جب اندھیرا ختم ہونے لگا اور صبح کی روشنی ہر سو پھیلنے لگی تو وہ جہان یا کاتا کی طرف روانہ ہوا۔ وہاں پہنچ کر اسے نہ چاہتے ہوئے بھی ڈرائیور کا سہارا لینا پڑا۔ اسے اپنے زور پر چلنے میں کافی دشواری پیش آئی۔ ڈرائیور دھیرے دھیرے اسے اندر کی جانب لے گیا۔ اس کی نظر جہاں بھی پڑتی اسے نورِ نظر کی یاد آتی۔ لان سے گزرتے ہوئے اس کی نظر اس جھولے پر پڑی جو نورِ نظر کی فرمائش پر وہاں آیا تھا۔ وہاں بیٹھ کر وہ اشعر کے کندھے پر سر رکھ کر اس سے ڈھیر ساری باتیں کیا کرتی تھی۔ وہ سر جھٹک کر آگے بڑھنے ہی لگا تھا کہ عجیب سے احساس نے اسے آگھیرا۔ اس نے برق رفتاری سے گردن موڑ کر دوبارہ اس جھولے کی جانب دیکھا۔ وہ اس جھولے کے بالکل پاس کھڑی اشعر ہی کی جانب دیکھ رہی تھی۔ حلیہ وہی تھا۔ پیلے رنگ کی فراک....ایک ....جانب بالوں میں لگا پیلا پھول

وہ اب کی بار چونکا نہیں بلکہ ٹکٹکی باندھے اسے دیکھتا رہا۔ وہ اسے دیکھ کر مسکرائی اور پھر دھیرے سے اس جھولے پر جا کر بیٹھ گئی۔ اشعر کی برداشت ختم ہوئی تو وہ اس کی جانب چل دیا۔ وہ اپنے تمام زخم بھول گیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وہ اس کے بالکل قریب پہنچ گیا تو وہ اسی حالت میں بیٹھی رہی۔ چہرے پر مسکراہٹ برقرار تھی۔ درمیان میں فاصلہ بہت کم تھا۔ اتنا کہ وہ اس کی مہک محسوس کر سکتا تھا۔ وہ چند لمحے ایک دوسرے کو دیکھتے رہے۔ تب ہی نورِ نظر آنکھوں میں شرارت لیے اٹھی اور پھر ہنستی ہوئی اس سے دور بھاگی۔ اس کے ہنسنے کی آواز لان میں گونج رہی تھی۔ اشعر اس کے پیچھے بھاگا۔ وہ بھاگتی ہوئی اندر داخل ہوئی تو اشعر بھی اسی جانب بڑھ گیا۔ ڈرائیور اسے پیچھے سے آوازیں لگاتا رہا مگر سن کون رہا تھا۔ وہ لاؤنج سے ہوتی ہوئی سیڑھیوں کے پاس جا کر رک گئی جبکہ مسکراہٹ دبا رکھی تھی۔

وہ اس کے اس طرح تنگ کرنے پر خود کو بے بس محسوس کرنے لگا۔ جب وہ اس کے قریب پہنچا تو وہ سیڑھیاں چڑھتی اوپر چل دی۔ اشعر دھیرے دھیرے سیڑھیاں چڑھنے لگا۔ وجود میں ٹیس سی اٹھی مگر وہ اسے نظر انداز کیے نورِ نظر کی جانب متوجہ تھا۔ وہ جب سیڑھیاں چڑھ کر اوپر پہنچا تو وہ اسے سامنے ہی نظر آئی۔ اس نے تھکی ہوئی سانس خارج کی تو وہ کھل کر ہنس دی۔

اشعر خاموشی سے اسے دیکھتا رہا۔ اگلے ہی لمحے وہ ایک کمرے میں داخل ہوئی۔ اشعر اس کے تعاقب میں اسے پکارتا ہوا کمرے کے اندر داخل ہوا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ڈیزی اس وقت اینا کو سلا کر ابھی فارغ ہوئی تھی۔ وہ جیسے ہی اندر داخل ہوا اس کی نظر اینا پر پڑی۔ اسے نظرانداز کرتے ہوئے اس نے پورے کمرے میں نگاہ دوڑائی مگر وہ کہیں نہیں تھی۔ ڈیزی اسے اس حالت میں بھاگتا دیکھ حیران بھی ہوئی اور پریشان بھی۔

آپ ٹھیک تو ہیں ناں؟"اس نے سوال کیا۔"

اشعر ہوش میں آیا اور پھر اثبات میں سر ہلایا۔ نظر نہ چاہتے ہوئے بھی بار بار کمرے کی ہر جانب اٹھتی تھی۔

"اینا سو گئی؟"

جی۔ بہت مشکل سے سوئی ہے۔"ڈیزی واقعی تھکی تھکی لگ رہی تھی۔"

اشعر اینا کے پرسکون چہرے پر نظریں ٹکائے کھڑا رہا۔ اچانک ہی اسے دوبارہ نورِ نظر کا احساس ہوا۔ وہ اینا کے پاس بیٹھ کر اس کا ماتھا چوم رہی تھی۔ مسکراہٹ اب غائب تھی جبکہ آنکھوں میں کرب تھا۔ وہ چند لمحے اینا کو محبت بھری نگاہوں سے دیکھتی رہی اور پھر نم آنکھوں سے اشعر کو دیکھا۔ چند لمحوں بعد وہ دھیرے دھیرے چلتی ہوئی اشعر کے پاس آئی۔ آنکھوں میں اب کی بار کوئی شرارت نہ تھی۔ اس نے بنا کچھ کہے خاموشی سے اس کے سینے پر اپنا سر رکھ

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

دیا۔اشعر کے دل کو کچھ ہوا۔وہ دم سادھے بت بنا یہ سب دیکھ رہا تھا۔وہ بالکل ساکت کھڑا تھا کہ کہیں اس کی کسی حرکت پر وہ پھر سے غائب نہ ہو جائے۔

"میں ہمیشہ تمہارے ساتھ رہوں گی اشعر۔"

وہ آواز نورِ نظر کی ہی تھی لیکن اسے کسی گہری کھائی سے آتی محسوس ہوئی۔اگلے ہی لمحے اس نے محسوس کیا وہ وہاں نہیں تھی۔وہ کہیں بھی نہیں تھی۔

اس دن وہ اپنے کمرے میں جا کر خوب رویا۔اتنا کہ وہ اپنی پوری زندگی میں کبھی نہیں رویا تھا۔اور وہ آخری بار تھا۔اس کے بعد اس کی آنکھیں خشک اور ویران ہو گئیں۔پھر کسی نے اسے روتا ہوا نہیں دیکھا۔اس کے دل ودماغ پر اب انتقام کا بھوت سوار ہو چکا تھا۔زمان کے متعلق وہ نہیں جانتا تھا کہ وہ بھی اس قتل میں ملوث تھا۔اس لیے صرف اور صرف نوشابہ سے انتقام لینا اس کا جنون بن چکا تھا۔

شام کو ڈیزی اینا کو لیے لان میں بیٹھی تھی۔تب ہی اسے سامنے سے آتا اشعر دکھائی دیا۔وہ پہلے پہل اسے دیکھ کر چونک گئی۔وہ صبح والے اشعر سے کافی مختلف تھا۔سفید شرٹ کے ساتھ سرمئی پینٹ کوٹ پہن رکھا تھا۔بال جیل سے اچھی طرح سیٹ کیے گئے تھے۔بھوری

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

آنکھیں بالکل خشک تھیں۔ایسے جیسے صدیوں سے ویران پڑی ہوں۔ شخصیت شاندار جبکہ چہرے پر بے حد سنجیدگی تھی۔

آپ اس وقت کہاں جارہے ہیں؟''اس نے سوال کیا۔''

اشعر نے ایک سنجیدہ نگاہ اس پر ڈالی۔

''اپنے کام پر۔''

وہ اتنا کہتا وہاں سے چلا گیا۔وہ ابھی بھی آہستہ آہستہ چل رہا تھا۔ سر سے پٹی اتار دی گئی تھی۔اس کے زخم ابھی نہیں بھرے تھے مگر وہ اداکاری کرنے کی بھرپور کوشش کر رہا تھا۔

اگلی شام کو وہ واپس آیا تو کافی جلدی میں تھا۔وہ اپنے کمرے میں داخل ہوا اور اپنا ضروری سامان پیک کرنے لگا۔

www.novelsclubb.com

جب وہ باہر آیا تو ڈیزی کو آوازیں لگانا شروع کر دیں۔ڈیزی اینا کو لیے اس کے پاس آئی۔

تھوڑی دیر بعد صیاد یہاں پہنچے گا۔ تم اپنا سامان پیک کرلو پھر وہ تمہیں اور اینا کو ٹوکیو لے جائے گا۔''

''مگر کہاں؟''

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ایش گو تن۔اس وقت صرف وہی ایک جگہ ہے جہاں اینا محفوظ رہے گی۔"

لیکن اشعر ساما وہاں کا ماحول۔"اشعر دو قدم آگے بڑھا اور اس کی آنکھوں میں آنکھیں" ڈال کر بولا۔

میں اپنی بیٹی کو اس ماحول کا عادی بناؤں گا۔نورِ نظر کو اس ماحول سے بچانے کی کوشش کا" "نتیجہ تم دیکھ چکی ہو۔"اس کا لہجہ سخت تھا۔وہ کم از کم اس وقت ڈیزی کو اشعر نہیں لگا۔ ڈارکنیس ورلڈ میں پیدا ہونے والے اس سے کبھی دور نہیں جا سکتے۔ کبھی بھی نہیں۔یہی ان کی "بدقسمتی ہوتی ہے۔

وہ تب چپ ہوا جب نظر اینا کے چہرے پر پڑی۔اشعر کے چہرے کے تاثرات فوراً بدلے۔ سختی کی جگہ نرمی نے لے لی۔ڈیزی نے تاثرات پڑھتے ہوئے اینا اس کی جانب بڑھا دی۔اشعر نے اسے اپنے بازوؤں میں لیا اور چند لمحے ٹکٹکی باندھے اس کے چہرے کو غور سے محبت سے دیکھتا رہا۔وہ اسے دیکھ کر مسکرانے لگی۔اس کی نیلی آنکھیں بالکل اپنی ماں پر گئی تھیں۔ گہری اور چمکدار جن کے گرد لمبی، گھنی اور مڑی ہوئی پلکیں تھیں۔جب اشعر نے چند لمحوں کے لیے اس کی آنکھوں میں دیکھا تو اسے ایسا لگا جیسے نورِ نظر اسے دیکھ رہی ہے۔وہ اسی کی آنکھیں ہی تو تھیں۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

دل کو کچھ ہوا۔جب پتھر دل نرم ہونے لگا تو اس نے اس کا ماتھا چوما۔اینا کی مسکراہٹ مزید گہری ہو گئی۔اسے آخری بار دیکھ کر اس نے اینا ڈیزی کو واپس تھما دی۔

آپ کہاں جا رہے ہیں؟"ڈیزی نے سوال کیا۔"

پاکستان۔"مختصر سا جواب دیتا وہ وہاں سے چلا گیا۔"

www.novelsclubb.com

.....

موجودہ وقت یعنی وفا کی منگنی کے بعد کا وقت پہلے سے کافی مختلف تھا۔مراد ہاؤس میں اس وقت مکمل خاموشی تھی۔لاؤنج میں بیٹھا شاہ میر اپنے موبائل میں مصروف تھا۔تب ہی زریں اس کے پاس آ بیٹھی۔وہ چند لمحے اسے دیکھتی رہی اور پھر بولی۔

"شاہ میر تمہیں نہیں لگتا کہ سب بدل گیا ہے؟"

شاہ میر نے سر اٹھا کر اپنی ماں کو دیکھا۔

"مطلب؟ کیا بدل گیا ہے؟"

"مراد ہاؤس۔"

شاہ میر نے نا سمجھی سے اپنی ماں کو دیکھا تو وہ مزید بولی۔

"کچھ عرصہ پہلے جو ہر وقت رونق لگی رہتی تھی وہ ختم ہو چکی ہے۔ وفا اپنی منگنی کے بعد خاموش سی ہو گئی ہے۔"

"جب آپ کو وجہ معلوم ہے تو پھر کیوں زیادہ سوچ رہی ہیں؟"

زریں خاموش ہو گئی۔ چند لمحوں بعد اس نے پھر بولنا شروع کیا۔

"اب واقعی لگتا ہے کہ وفا ہی اس گھر کی رونق ہے۔ وہ کیا خاموش ہوئی ہے مراد ہاؤس خالی خالی سا لگتا ہے۔ سب اپنے کاموں میں مصروف ہیں۔ کھانے کی ٹیبل پر بھی کوئی نہیں ہوتا۔"

اس کے لہجے میں رنج تھا۔

"تو قصور آپ کے شوہر محترم کا ہے مما۔" شاہ میر کا لہجہ طنزیہ تھا۔

"کیوں اپنے باپ کے پیچھے پڑ گئے ہو؟" زریں نے افسوس سے کہا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

میں اپنے باپ کے پیچھے نہیں بلکہ میرا باپ مراد ہاؤس کی خوشیوں کے پیچھے پڑ گیا ہے۔"

"آپ لوگ سمجھتے کیوں نہیں ہیں؟

سمجھ تم نہیں رہے اور وہ بھی اپنے باپ کو۔ شاہ میر اپنے باپ کے خلاف کون جاتا ہے" بھلا؟" زریں حیرت اور بے بسی سے بولی۔

"شاہ میر مراد۔"

"اپنے نام کے ساتھ اپنے باپ کا نام استعمال کرتے ہوئے تمہیں شرم آتی ہے کیا؟"

"میرا جواب آپ کو پسند نہیں آئے گا مما۔"

"آخر تمہیں اپنے باپ سے مسئلہ کیا ہے؟ کیا کیا ہے اس نے؟"

چند لمحے خاموشی رہی۔ پھر شاہ میر نے ایک ابرو اٹھا کر اپنی ماں کو دیکھا۔

کیا مجھے آپ کو بتانے کی ضرورت ہے؟" شاہ میر کے سوال پر زریں نے نظریں چرا لیں۔

"وہ سب جھوٹ ہے۔ صرف الزام.... تمہیں لگتا ہے کہ تمہارا باپ ایسا کر سکتا ہے؟"

جی ہاں!" وہ اٹھ کر اپنی ماں کے ساتھ آ بیٹھا۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

مما آپ سب جانتی ہیں۔اس گھر میں صرف آپ ہی ہیں جو سب جانتی ہیں یا پھر سلیم" چاچو۔اب ان کی تو کوئی سننے سے رہا۔ لیکن کم از کم آپ تو کچھ خیال کریں۔کب تک بابا کو ڈیفنڈ کرتی رہیں گی۔آپ جانتی ہیں کہ وفا سے عفان کی شادی کا فیصلہ بالکل غلط ہے۔وفا کے ساتھ "ظلم ہے یہ۔آپ کیوں نہیں کچھ کرتیں؟

"میں کیا کر سکتی ہوں شاہ میر؟"

"آپ بابا کو سمجھائیں۔"

میں سعیر کے خلاف نہیں جا سکتی۔وہ فیصلہ کر چکا ہے۔یہ جانتے ہوئے کہ وہ اپنا فیصلہ" "کبھی نہیں بدلے گا میں اس کے خلاف جا کر خود کو خطرے میں نہیں ڈال سکتی۔

"لیکن مما وفا بہت معصوم ہے۔وہ ایک مابسٹر کے ساتھ کیسے سروائیو کر سکتی ہے؟"

"وہ کر لے گی شاہ میر۔تمہاری ماں کر سکتی ہے تو وہ کیوں نہیں؟"

وفا زریں نہیں ہے۔کوئی اور لڑکی ہوتی تو میں مان لیتا مگر وفا.... مما وفا یہ سب نہیں" جھیل پائے گی۔محبتوں میں پلی بڑھی لڑکی دھوکے کی دنیا میں کیسے جی پائے گی؟ وہ آپ کی

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

طرح اداکاری نہیں کر سکتی۔اسے ہتھیاروں سے ڈر لگتا ہے۔ ظلم سے وحشت ہوتی ہے۔میں جانتا ہوں اسے۔وہ سروائیو نہیں کر پائے گی۔"

"تم اس کی فکر چھوڑ دو۔ورنہ اپنے باپ کا تم پر جو تھوڑا بہت اعتبار بچا ہے اسے کھو دو گے۔"

شاہ میر سرد آہ بھر تا رہ گیا۔

"افسوس کہ مراد ہاؤس کا ہر فرد اس سے محبت کرنے کے باوجود اس کے لیے کچھ نہیں کر پا رہا۔"

"شاہ میر۔تمہارا باپ اسے مار دے گا۔اگر ہم میں سے کسی نے کوئی بھی قدم اٹھایا تو وہ جان سے جائے گی۔"زریں کے لہجے میں سوگواریت سی تھی۔

"اسی لیے تو خاموش ہوں مما۔"شاہ میر نے افسوس سے سر جھٹکا۔

"مجھے اس کی فکر ہے شاہ میر۔وہ میرے اور آفرین کے ہاتھوں میں پلی ہے۔وہ مجھے نوشابہ سے زیادہ عزیز ہے۔لیکن میں اس کے لیے کچھ نہیں کر سکتی۔ہمارا کوئی بھی غلط قدم اس

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کی جان لے سکتا ہے۔ سعیر کو اسے مارنے کا فقط بہانہ چاہیے۔ جس دن اسے کوئی بہانہ ملا وہ اسے مار دے گا۔"

شاہ میر سر جھکائے خاموشی سے سنتا رہا۔ان دونوں میں کافی دیر خاموشی رہی۔

"وفا کتنی معصوم ہے ناں مما۔جو اس کا دشمن ہے اسی سے سب سے زیادہ پیار کرتی ہے۔ اسی کو سگے باپ کی جگہ دے کر سگی بیٹی کی طرح اس کی عزت کرتی ہے۔"

زریں کی آنکھوں میں نمی تیرنے لگی۔

"شاہ میر ایک بات تو طے ہے کہ وفا کا انجام موت ہے۔وہ کبھی بھی اسے موت دے دے گا۔"

"اگر وفا کو کبھی کچھ ہوا نا مما تو میں قسم کھاتا ہوں کہ اس گھر سے تمام رشتے ناطے توڑ دوں گا اور مڑ کر کبھی اس گھر کی طرف نہیں دیکھوں گا۔"

"اور اگر وفا کو کچھ نہ ہوا تو سعیر جان سے جائے گا۔" وہ کسی غیر مرئی نقطے پر نظریں جمائے بولی جبکہ شاہ میر چونکا۔

www.novelsclubb.com

"وہ بابا کو کسی صورت نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ کسی صورت بھی نہیں۔ اگر میں ابھی جا کر اسے بتادوں کہ بابا اس کے دشمن ہیں تو وہ مجھ پر اعتبار نہیں کرے گی۔ وہ بابا پر اور حدید پر اندھا اعتبار کرتی ہے اور وہ دونوں ہی...." شاہ میر نے غصے سے مٹھیاں بھینچ لیں۔

"نہیں شاہ میر۔ اس کی رگوں میں جہان کا خون ہے۔ جہان یامی نوکائی کا سب سے نڈر اور بہادر ممبر تھا۔ ارباز کی غیر موجودگی میں وہی یامی نوکائی کو لیڈ کیا کرتا تھا۔ وفا اس کی بیٹی ہے۔ اس کے پاس صلاحیتیں ہیں مگر وہ انہیں پہچان نہیں پا رہی۔ اگر وہ ان کو پہچان لے تو وہ کچھ بھی کر سکتی ہے۔ وہ ڈارکنیس ورلڈ میں اپنا مقام بنا سکتی ہے۔"

"ایسا نہیں ہو سکتا مما۔ وفا نے آج تک ایک مچھر نہیں مارا اور آپ کہہ رہی ہیں کہ وہ ڈارکنیس ورلڈ میں اپنا مقام بنائے گی۔" شاہ میر کے لبوں پر افسوس بھری مسکراہٹ در آئی۔

•••••

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وفا سلیم مراد کے کمرے میں بیٹھی اسے دوائی دے رہی تھی۔ چہرے پر سنجیدگی سی تھی۔ مسکراہٹ غائب تھی۔ سلیم اسے غور سے دیکھتا رہا۔ جب وہ اسے دوائی دے کر باہر جانے لگی تو سلیم نے اسے روکا۔

"وفا!"

جی چاچو جان!" اس نے مڑ کر اس کی جانب دیکھا تو سلیم نے اسے اپنے پاس آنے کو کہا۔"

وہ اس کے پاس آ بیٹھی تو اس نے اس کا ہاتھ اپنے جھریوں زدہ ہاتھوں میں لیا۔

کیا ہوا ہے ہماری گڑیا کو؟" وہ اس کی آنکھوں میں غور سے دیکھتے ہوئے بولا۔ وفا نے" فوراً نظریں چرا لیں۔

"کچھ نہیں چاچو جان۔"

"پھر اتنی اداس کیوں ہو؟"

نہیں تو۔ میں اداس نہیں ہوں۔" اس نے مسکراتے ہوئے کہا تو سلیم ہنس دیا۔"

"مجھ سے جھوٹ بولو گی؟"

"نہیں چاچو جان میں جھوٹ نہیں بول رہی۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

''منگنی سے خوش ہو؟''

وفا کی مسکراہٹ پھیکی پڑ گئی۔''جی چاچو جان۔میں خوش ہوں۔آفٹر آل عفان میرا دوست بھی ہے اور کزن بھی۔ہم دونوں میں کافی انڈرسٹینڈنگ ہے۔''

''تم کہو تو میں سعیر سے بات کروں؟''

کیسی بات؟''اس نے نا سمجھی سے اسے دیکھا۔''

''تم جانتی ہو وفا کہ کیا بات۔''

وفا کی نظریں جھک گئیں۔

میں انہیں ہرٹ نہیں کرنا چاہتی۔وہ اس فیصلے سے خوش ہیں۔پوری فیملی اس فیصلے سے خوش ہے۔میں ان کی خوشی کا قتل نہیں کر سکتی۔''

تمہاری پوری زندگی کا سوال ہے۔اس معاملے میں بھی تم ان لوگوں کی خوشی کے بارے میں سوچ رہی ہو؟''اسے جیسے افسوس ہوا۔

کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ میری خوشی ادھوری ہے۔میری محبت کو مجھ سے محبت نہیں ہے۔''

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM
FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"کس کو؟"

آپ جانتے ہیں کس کو۔" وفا کی بات پر سلیم نے گہری سانس لی۔"

"تمہیں اسے بتادینا چاہیے تھا۔"

نہیں چاچو جان۔ عین ممکن تھا کہ میرے اظہارِ محبت سے ہماری دوستی بھی ختم ہو جاتی۔"

"محبت نہ سہی کم از کم دوستی تو برقرار رہے۔

سلیم ہنس دیا۔

"کافی سمجھدار ہو گئی ہے میری گڑیا۔"

وفا مسکرا دی اور انگلی کے پوروں سے آنکھوں کے کنارے صاف کیے۔

"اس سے رابطہ کیا؟"

وفا نے سر اٹھا کر نم آنکھوں سے اثبات میں سر ہلایا۔"میں نے کوشش کی تھی مگر وہ مجھ

"سے رابطہ نہیں کرنا چاہتا۔

شاید وہ موو آن کرنا چاہتا ہے۔" سلیم کے جواب پر وفا ہنس دی۔"

"وہ بہت پہلے ہی مجھ سے موو آن کر چکا ہے۔ وہ کسی اور سے محبت کر چکا ہے چاچو جان۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

''تمہارے لیے بھی موو آن کرنا بہتر ہے۔''

''کوشش کر رہی ہوں مگر یہ بالکل بھی آسان نہیں ہے۔''

نا ممکن بھی نہیں ہے۔''سلیم کی بات سن کر وفا نے سمجھتے ہوئے اثبات میں سر ہلایا۔''

.....

آج سے دو دن قبل حدید اس وقت اپنے آفس میں بیٹھا تھا۔سامنے لیپ ٹاپ رکھا تھا اور وہ پر سوچ نگاہوں سے اسکرین کو دیکھ رہا تھا۔اسکرین پر ایش کی تمام ڈیٹیلز موجود تھیں۔اس نے ایش کی انسٹا گرام آئی ڈی اوپن کی تو اشعر کی تصاویر دیکھنے کو ملیں۔

اس نے اپنا نام اشعر سے بدل کر ایش کیوں رکھ دیا؟ یہ جانتے ہوئے بھی کہ ہم اس''
طرح اس تک آسانی سے پہنچ جائیں گے۔''سامنے بیٹھے سعیر نے سوال کیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"یہی تو وہ چاہتا ہے۔" حدید کچھ سوچتے ہوئے بولا۔ "وہ انتقام لینا چاہتا ہے اور چاہتا ہے کہ اس کے دشمن خود اس تک پہنچیں۔ کھونے کے لیے اس کے پاس صرف اس کی بیوی تھی جو نوشابہ کی بے وقوفی کے باعث مر چکی ہے۔"

"تم نے ٹھیک کہا تھا حدید۔ نوشابہ اس سے محبت کرتی ہے۔ تم جانتے ہو کہ میرا ارادہ عفان اور نوشابہ کی شادی کروانے کا تھا مگر نوشابہ نے انکار کر دیا۔ اس کے بعد میری نظر میں وفا سے زیادہ اچھی لڑکی عفان کے لیے کوئی نہیں تھی۔"

حدید نے تھوک نگلا۔ گلے میں کچھ اٹک گیا۔ وہ چند ساعتیں خاموش رہا۔ وفا کے ذکر پر ماضی اس کے گرد چکر کاٹنے لگا۔ ایک دم ہر طرف گلاب کے پھولوں کی خوشبو پھیل گئی۔ اس نے سر جھٹکا اور پھر اپنے کام میں مصروف ہو گیا۔

"آج میں واپس پاکستان جا رہا ہوں۔" سعیر نے اسے اطلاع دی تو حدید نے سر کو خم دیا۔ اگلے ہی لمحے وہ دونوں اٹھ کھڑے ہوئے۔ سعیر نے آگے بڑھ کر مصافحہ کیا اور پھر وہاں سے چلا گیا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

•••••

اس وقت سعیر سٹڈی میں بیٹھا تھا۔نوشابہ اس کے پاس اس کی کرسی پر ہاتھ رکھے کھڑی تھی۔دونوں کی نظر سامنے بیٹھے عفان پر تھی۔وہ کافی پریشان اور متذبذب دکھائی دے رہا تھا۔

سعیر ساما میں ایسا نہیں کر سکتا۔میں نے آپ کے لیے اپنے باپ کے خلاف جا کر مافیا" "...جوائن کیا۔آپ کا ساتھ دیا مگر اب جو آپ کرنے کا کہہ رہے ہیں وہ

وہ تمہیں ہر حال میں کرنا ہے۔"سعیر نے کرخت لہجے میں کہا تو عفان نے اپنے خشک" لبوں پر زبان پھیری۔نوشابہ ہنوز مسکرا رہی تھی۔

"اگر ایسا نہ کیا جائے تو ہمیں کوئی نقصان نہیں ہو گا۔پلیز ایسا مت کریں۔"

عفان کیا میں بکواس کر رہا ہوں؟"سعیر غرایا۔"تمہیں صرف وہ کرنا ہے جو تمہیں کہا" "گیا ہے۔باقی سب ہم سنبھال لیں گے۔

عفان کا سر جھک گیا۔

"جی."

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

نوشابہ دھیرے دھیرے چلتی ہوئی اس کے پاس آئی۔

دیکھو اگر تم ایسا کرو گے تو تمہیں بہت فائدہ ہو گا۔ پاکستان میں موجود ڈیڈ کا بزنس تم"

"سنبھالو گے۔اس کے علاوہ تم جو چاہو گے بابا تمہیں وہ دیں گے۔

عفان نے اس کی بات پر گہری سانس لی۔

"یہ تم کیوں نہیں کر لیتی؟"

سب جانتے ہیں کہ میرے اور وفا کے تعلقات شروع سے ہی خراب ہیں۔ سب کا شک"

سیدھا مجھ پر جائے گا۔ لیکن اگر میری جگہ تم ہو گے تو شاید سب وہی سمجھیں جو ہم انہیں سمجھانا

"چاہتے ہیں۔

عفان نے اثبات میں سر ہلایا۔

ڈنر کے وقت ٹیبل پر صرف چند لوگ ہی موجود تھے۔ سعیر آج کافی عرصہ بعد وہاں آیا

تھا۔اس نے باری باری زریں اور آفرین کو دیکھا۔

"باقی سب کہاں ہیں؟"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

عفان اپنے کمرے میں، نوشابہ اپنے کمرے میں، وفا اپنے کمرے میں جبکہ شاہ میر اور فریال کراچی گئے ہوئے ہیں۔"

سعیر نے سمجھتے ہوئے اثبات میں سر ہلایا۔

"ان سب کو بلاؤ جو اپنے کمروں میں بیٹھے ہیں۔"

سعیر نے حکم دیا تو منصب بی ان سب کو بلانے چلی گئیں۔

تھوڑی دیر بعد وہ تینوں وہاں موجود تھے۔ وفا عفان کے ساتھ ہی بیٹھی تھی مگر چہرہ خاموش تھا۔ نوشابہ اس کے بالکل سامنے ہی شاہ میر کی جگہ پر بیٹھی تھی۔

تمہاری طبیعت کیسی ہے وفا؟" سعیر نے سب سے پہلے وفا سے سوال کیا۔"

ٹھیک ہے چاچو جان۔" اس نے سر اٹھا کر اسے دیکھا اور سنجیدگی سے جواب دیا۔"

"اتنی خاموش کیوں ہو؟"

"نہیں تو۔"

عفان منگنی کے بعد تم نے وفا کا خیال رکھنا چھوڑ دیا ہے۔" سعیر عفان کی جانب متوجہ ہوا۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"نہیں چاچو جان بس آفس کے کاموں میں مصروف رہتا ہوں۔ وفا سے بات کرنے کا ٹائم ہی نہیں ملتا۔"

"اب سے اسے ٹائم دینا شروع کر دو۔ کبھی لنچ پر، کبھی شاپنگ پر لے جایا کرو۔ پری کے بعد تو یہ بالکل اکیلی اور خاموش ہو چکی ہے۔"

"پری نہیں ہادی۔" سب نے سوچا مگر لبوں پر خاموشی رہی۔

"جی چاچو جان۔"

"گڈ۔ کل ہی اسے آؤٹنگ پر لے جانا۔"

عفان نے اثبات میں سر ہلایا جبکہ وفا خاموش ہی بیٹھی رہی۔ شاید ہادی کے بعد اسے خاموشی راس آنے لگی تھی۔ اس کی نظر بے اختیار نوشابہ پر پڑی۔ وہ اسے دیکھ کر مسکرا رہی تھی جبکہ وفا کو اس کی مسکراہٹ دیکھنے کے بعد عجیب سے احساس نے آگھیرا۔ اس نے سر جھٹکا۔ ڈنر کے دوران عفان کی نظر بار بار وفا پر پڑتی۔ گویا وہ کھانے سے زیادہ وفا کی جانب متوجہ تھا۔ اس کا یوں بار بار وقفے وقفے سے اسے دیکھنا وفا کو پریشان کرنے لگا۔ وہ اس کی طرف دیکھے بغیر اس کی

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

نظر کو محسوس کر رہی تھی۔ زندگی میں پہلی بار اس کا جی چاہا کہ وہ اپنی فیملی کو چھوڑ کر وہاں سے چلی جائے۔ اس کا کھانے سے جی اٹھ گیا۔ سعیر کی موجودگی کے باعث وہ محض چمچ ہلاتی رہی۔

"تم کھانا کیوں نہیں کھا رہیں.... کزن ڈیئرسٹ؟" نوشابہ نے معنی خیز مسکراہٹ چہرے پر سجائے اس سے سوال کیا تو سب کی نظر وفا کی پلیٹ پر پڑی جس میں کھانا ویسے کا ویسا رکھا تھا۔ وفا اچانک ہی گڑبڑا گئی۔ اسے کیا کہنا چاہیے وہ نہیں جانتی تھی۔

"طبیعت ٹھیک ہے تمہاری وفا؟" زریں نے فکرمندی سے پوچھا۔ وفا پریشان ہو گئی۔ اس کی کیفیت خود اس کی سمجھ سے باہر تھی۔

"لگ تو نہیں رہا۔" آفرین نے اس کی شکل کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا جس پر بے چینی سی تھی۔ عفان نے اپنی دو انگلیوں کی پشت سے وفا کا ماتھا چھوا۔ اس کا وجود برف کی مانند سرد پڑ چکا تھا۔

"میں ٹھیک ہوں بس مجھے تھوڑا آرام کرنا ہے۔" وفا فوراً اٹھ کھڑی ہوئی اور عجلت میں اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی جبکہ عفان اس کی بے رخی پر گہری سانس لیتا رہ گیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وہ کمرے میں آئی اور بیڈ پر لیٹ گئی۔ تھوڑی دیر کچھ سوچنے کے بعد اس نے اپنا موبائل اٹھایا۔شاہ میر جب بھی کہیں جاتا وفا کو اپنی تصاویر ضرور بھیجتا تھا۔یا پھر یوں کہا جائے کہ مراد ہاؤس کا کوئی بھی فرد باہر تفریح کے لیے جاتا تو اپنی تصاویر باقی سب کو بھیجنا اپنا فرض سمجھتا تھا۔ آج بھی وہی ہوا۔شاہ میر نے اپنی اور فریال کی چند تصاویر بھیجی تھیں جن میں شاہ میر اور فریال کی شرارتیں واضح تھیں۔ کسی تصویر میں شاہ میر فریال کا کان کھینچے ہوئے تھا تو کسی تصویر میں فریال شاہ میر کا۔ایک تصویر میں وہ چاکلیٹ کھا رہے تھے جس کے ساتھ میسج تھا۔ ''مِسنگ یو وفا۔''

وہ زخمی کا مسکرا دی۔

مِسنگ یو ٹو شاہ میر بھائی۔''اس نے میسج سینڈ کر کے موبائل ایک طرف رکھ دیا اور'' آنکھیں موند لیں۔ بعض اوقات انسان کی زندگی جانتے ہو کیسے بدلتی ہے؟ایک وقت میں اس کے پاس اتنے سارے دوست ہوتے ہیں کہ لوگ اس پر رشک کرتے ہیں۔اس کے پاس ہزاروں خوشیاں ہوتی ہیں، قہقہے لگانے کے ہزار بہانے ہوتے ہیں مگر پھر جانتے ہو کیا ہوتا ہے؟ وقت بدلتا ہے اور سب ختم ہو جاتا ہے۔دوست وہی ہوتے ہیں بس دوستیاں ختم ہو جاتی ہیں۔ احساس بدل جاتے ہیں۔ان کے ہونے کے باوجود انسان کے پاس کوئی نہیں ہوتا۔وہ تنہا ہو جاتا

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ہے۔اس کے پاس ایسا کوئی نہیں ہوتا جس کو وہ اپنا حال سنا سکے۔ جس کو اپنی تکلیف اور درد کا بتا کر وہ اپنا دل ہلکا کر سکے۔ جس کے کندھے پر سر رکھ کر وہ رو سکے۔وہ دنیا کی بھیڑ میں بھی تنہا ہو جاتا ہے۔اسے ان بے نام دوستوں کی موجودگی سے وحشت ہونے لگتی ہے۔اسے کسی کی اشد ضرورت ہوتی ہے مگر پھر بھی اسے کوئی نہیں چاہیے ہوتا۔

اسے اس وقت اپنی قسمت پر رشک نہیں بلکہ ترس آیا تھا۔وہ ہر درد، ہر تکلیف سب سے پہلے ہادی کو بتایا کرتی تھی۔آج وہ نہیں تھا۔اس کے علاوہ اس کا سب سے اچھا دوست عفان تھا جس سے وہ ہر بات شیئر کرتی تھی۔آج حالات ایسے تھے کہ اسے عفان سے الجھن ہونے لگی تھی۔شاہ میر خود اس کے لیے کچھ نہ کرنے پر پشیمان تھا۔وہ اسے کچھ بھی بتا کر مزید شرمندہ نہیں کرنا چاہتی تھی۔پری، تعوذ، شیریں....وہ کسی سے کچھ بھی نہیں کہہ سکتی تھی۔وقت نے گویا اس سے اس کی زبان چھین لی تھی۔وہ تکلیف میں نہ ہو کر بھی تکلیف میں تھی۔تکلیف کس بات کی تھی یہ اسے معلوم نہ تھا۔صرف ہادی کے بچھڑنے سے اس نے اپنا سب کچھ کھو دیا تھا۔

وہ اٹھ بیٹھی تو اس کے سر میں ٹیس سی اٹھی۔اسے اپنے گالوں پر گرم آنسو بہتے محسوس ہوئے۔سر چکرانے لگا۔اس نے اپنا موبائل اٹھایا اور پھر اس کے ہاتھ خود بخود کام کرنے لگے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اس نے حدید کی چیٹ اوپن کی۔ان کی آخری بات کو کئی دن گزر چکے تھے۔لاشعوری طور پر اس نے اسے کال ملائی۔چند لمحے گزرے... مگر کال ریسیو نہ کی گئی۔

اس کی سنہری آنکھیں ایک دم زور سے برس پڑیں اور پھر وہ روتی چلی گئی۔

کافی دیر بعد اس کے گلاس ڈور پر کسی نے دستک دی۔اس نے فوراً اپنے آنسو پونچھے اور چہرہ واش کرنے چلی گئی۔ تھوڑی ہی دیر بعد وہ واپس آئی اور گلاس ڈور کے سامنے سے پردے ہٹائے۔سامنے اسے عفان کھڑا نظر آیا۔وہ اسے دیکھ کر مسکرایا اور اسے باہر آنے کو کہا۔تب ہی وفا کی نظر پیچھے کرسی پر بیٹھی نوشابہ پر پڑی۔اس کا تو مانو موڈ مزید غارت ہو گیا۔وہ بددل ہو کر باہر آئی۔

ہیلو کزن ڈیئر سٹ !کیسی طبیعت ہے اب تمہاری؟"نوشابہ کا لہجہ....وفا مشکوک انداز" میں اسے دیکھے گئی۔

اتنی دیر میں صرف موڈ خراب ہوتا ہے۔طبیعت ٹھیک نہیں۔"وفا کو نہ جانے کیوں" بس غصہ آیا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

عفان اور نوشابہ نے نظروں کا تبادلہ کیا۔ پھر عفان نے کھنکھار کر دونوں کو اپنی جانب متوجہ کیا۔

میں سوچ رہا تھا کہ ہم تین کزنز ہی اس وقت گھر موجود ہیں تو کیوں نہ کہیں باہر چلیں۔" "تمہارا موڈ بھی ٹھیک ہو جائے گا اور طبیعت بھی۔

نہیں مجھے نہیں جانا۔" وفا نے فوراً انکار کیا۔"

کم آن !" نوشابہ بالکل سیدھی ہو کر بیٹھ گئی۔" میرے ساتھ باہر جانے کا موقع تمہیں" "پھر کبھی نہیں ملے گا۔

دیکھو وفا۔ نوشابہ کبھی کبھی ہی تو کہتی ہے۔ میرے خیال سے تمہیں اس کا دل رکھ لینا" چاہیے۔" عفان نے اپنا حصہ ڈالا۔

اس سے پہلے کہ وفا کچھ کہتی اچانک ہی عفان کا فون بجنے لگا۔ وہ ایکسکیوز کرتا وہاں سے اپنے کمرے میں چلا گیا۔

چل لو وفا۔ اس کے بدلے میں تمہیں.... وہ کھنکھاری.... وہ شرط معاف کر دوں" "گی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"وفا چونکی۔ "کون سی شرط؟

نوشابہ نے کرسی سے ٹیک لگائی جبکہ چہرے پر مشکوک سی مسکراہٹ تھی۔

تمہارے بال۔"اس نے اس کے لمبے بالوں کی جانب دیکھا۔"

وفا کو اچانک ہی اس سے لگائی گئی شرط یاد آ گئی۔ گلے میں جیسے کچھ اٹک گیا۔ وہ بول نہیں پائی۔

میں سمجھ سکتی ہوں۔ تمہارا دکھ بہت بڑا ہے۔ میں تمہیں مزید دکھ نہیں دینا چاہتی۔ آخر" کو تمہیں اپنے بال بہت زیادہ عزیز ہیں کسی عزیز کو کھو دینے کے بعد انہیں کھو دینا برداشت نہیں کر پاؤ گی تم۔"اس نے یقیناً اس کے زخموں پر نمک چھڑکا تھا۔ اتنے میں عفان واپس آیا اور اپنی جگہ پر بیٹھ گیا۔

"ہاں تو کیا فیصلہ کیا تم نے؟"

میرا ابھی جانے کا موڈ نہیں ہے۔ پھر کبھی۔"وفا ہمت جمع کر کے بہ مشکل بول پائی۔"

ٹھیک ہے پھر کل چلتے ہیں۔"نوشابہ یہ کہہ کر اٹھ کھڑی ہوئی۔ شاید اسے جانا تھا۔"

دونوں نے وفا کو سوالیہ نظروں سے دیکھا تو وفا نے مجبوراً اثبات میں سر ہلایا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

نوشابہ چلی گئی تو ان دونوں میں کافی دیر خاموشی رہی۔وہ آسمان کو تکتی رہی یہ جانتے ہوئے بھی کہ عفان اس پر نظریں ٹکائے ہوئے ہے اور اس سے کچھ کہنا چاہتا ہے۔طویل خاموشی کے بعد اچانک ہی عفان بول پڑا۔

کیا ہو گیا ہے تمہیں وفا؟میری وفا تو ایسی نہیں تھی۔"وہ صاف گوئی سے بولا۔"

وفا نے اس کی جانب دیکھے بغیر نفی میں سر ہلایا۔وہ اپنے آنسو چھپانے کی کوشش میں لگی تھی۔عفان جس سے اس نے آج تک کوئی بات نہیں چھپائی تھی اس سے اپنے آنسو اور اپنا درد چھپانا اس کے لیے بہت مشکل تھا۔

مجھے لگنے لگا ہے کہ تم مجھ میں ذرا بھی انٹرسٹڈ نہیں ہو۔منگنی سے پہلے ہمارے درمیان"

"جو دوستی تھی وہ بھی ختم ہو چکی ہے۔

وفا نے تھوک نگلا۔

"وفا جیسی ہر وقت ہنسنے مسکرانے والی لڑکی اتنی سنجیدہ اور خاموش کیسے ہو سکتی ہے؟"

وفا نے آسمان سے نظریں ہٹا کر اس کی طرف دیکھا۔

"خاموشی اور سنجیدگی کے لیے کسی وجہ کی ضرورت نہیں ہوتی۔"

www.novelsclubb.com

وجہ ہوتی ہے وفا۔ کیا تم اس منگنی سے خوش نہیں ہو؟'' وہ اسے غور سے دیکھتے ہوئے''

بولا۔

وفا نے خشک لبوں پر زبان پھیری اور پھر گہری سانس لی۔

ایسی بات نہیں ہے عفان۔ میں خوش ہوں۔ کچھ دن تک میں تمہیں پہلے جیسی نظر''

''آؤں گی۔

اب کی بار عفان کے گلے میں کچھ اٹکا تھا۔ گلے کی گلٹی ڈوب کر ابھری تھی۔ وہ زبردستی

مسکرایا۔

پکا؟'' وہ بہ مشکل بول پایا۔''

وفا نے مسکرا کر اثبات میں سر ہلایا۔ اسے موو آن کرنا تھا۔ اسے حقیقت کو قبول کرنا تھا۔

''گڈ گرل! پھر کل لنچ باہر کریں گے۔ تم ریڈی رہنا۔''

وہ مسکرا کر کہتا اٹھا۔ وفا جواباً مسکرائی تو وہ سر کو خم دیتا اپنے کمرے میں چلا گیا جبکہ وفا سرد آہ

بھرتی رہ گئی۔

اگلا دن سب کچھ بدلنے والا تھا۔وہ صبح اٹھی تو طبیعت مزید بوجھل تھی۔فریش ہونے کے بعد وہ ابھی ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑی بالوں میں برش چلارہی تھی تب ہی منصب بی اس کے کمرے میں داخل ہوئیں۔

"وفا پتر !تینوں زریں بی بی بلاری اے۔"

وفا دھیرے سے مسکرادی۔

"منصب بی آپ میرے ساتھ ایک ہی زبان کیوں نہیں بول سکتیں؟"

"کیا کروں وفا پتر۔اپنی زبان بھولتی تھوڑی نہ ہے۔آپ ہی زبان پہ آجاتی ہے۔"

اچھا کوئی بات نہیں۔آپ چلیں میں آرہی ہوں۔" وفا پھر سے برش چلانے لگی۔اس" نے آئینے میں منصب بی کا عکس دیکھا تو پھرا نہیں مڑ کر دیکھا۔وہ ابھی تک کھڑی اسے دیکھ رہی تھیں۔

"کیا ہوا؟ کوئی کام ہے کیا؟"

منصب بی نے فوراًاثبات میں سر ہلایا۔

کیا؟" وفا چند قدم آگے آکر اس کے بالکل مقابل آٹھہری۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"تو ہادی کو سب کچھ بتا کیوں نہیں دیتی پتر؟"

کیا؟" وفا نے نا سمجھی سے اسے دیکھا۔"

"یہی کہ تو اس منگنی سے خوش نہیں ہے۔ تو اس سے محبت کرتی ہے۔"

وفا چند لمحے انہیں یک ٹک دیکھے گئی۔ ماتھے پر بل پڑ گئے۔

"یہ کیا کہہ رہی ہیں آپ؟"

سچ!" ان کا لہجہ بے باک تھا۔"

وفا چند لمحے کچھ نہیں بول پائی۔ الفاظ ختم ہو چکے تھے۔

"تو نے اسے کیوں جانے دیا؟"

"اسے جانا تھا منصب بی۔ میں اسے روک کر ساری زندگی پشیمان نہیں رہنا چاہتی تھی۔"

وہ سنبھل کر بولی۔

مگر میں جانتی ہوں وفا۔ تو اسے روکتی تو وہ رک جاتا۔ وہ ایک قدم بھی آگے نہ بڑھاتا مگر"

"تو نے اسے روکا ہی نہیں۔ کیا تجھے اپنی محبت پر ذرا بھی یقین نہیں تھا؟

وفا کے دل کو کچھ ہوا۔ عجیب سا سوال تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اپنی محبت پر تو یقین تھا لیکن اس کی محبت پر نہیں تھا۔ منصب بی اسے مجھ سے محبت نہیں
تھی۔ اسے اس کی وفا سے محبت ہی نہیں تھی۔"

"وہ جھوٹ بولتا ہے۔ اسے تجھ سے محبت ہے اور بے حد ہے۔ حدید جیسے لوگ جنہیں
اپنی انا جان سے زیادہ عزیز ہو وہ ہارا نہیں کرتے مگر وہ ہر بار تیرے سامنے ہار گیا۔ وہ ہر کسی سے
سخت لہجے میں بات کرتا مگر تجھ سے بات کرتے ہوئے اس کا لہجہ ایسا نرم ہو جاتا جیسے وہ کسی
معصوم بچے سے بات کر رہا ہو۔ وہ کچھ بھی بھول سکتا تھا مگر اتنی مصروفیت کے باوجود تیرے
لئے چاکلیٹس لانا نہیں بھولتا تھا۔ وہ تجھے ہمیشہ خوش دیکھنا چاہتا تھا۔ ایسا کیسے ممکن ہے کہ اسے
تجھ سے محبت نہیں؟"

"ممکن ہے منصب بی۔" وفا نے سرد آہ بھری۔ "ممکن ہے تب ہی تو وہ جا چکا ہے۔ وہ
میرے سامنے کسی اور سے محبت ہونے کا اقرار کر چکا ہے۔ وہ میری محبت اپنے پیروں تلے روند
کر جا چکا ہے۔" آواز آخر میں کپکپا گئی۔ آنسو گلے میں کسی پھندے کی مانند پھنس گئے۔

"مگر آپ فکر نہ کریں۔ میں ہادی کو، اس کی یادوں کو پیچھے چھوڑ کر کافی آگے جا چکی ہوں۔
میں اپنی منگنی سے خوش ہوں۔ اور دیکھیے گا اب آپ کو وفا کبھی بھی خاموش اور اداس دکھائی

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

نہیں دے گی۔" وہ زبردستی مسکرائی اور منصب بی کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر کہا گویا انہیں یقین دلا رہی ہو۔

کم از کم آنسو تے چھپا لے۔ جھلی!" منصب بی نے اداسی سے مسکراتے ہوئے کہا تو وہ" ہنس دی جبکہ آنسو آنکھوں سے امڈنے لگے۔

چل تو آجا فیر۔" انہوں نے اسے آنسو چھپاتا دیکھ وہاں سے چلے جانا ہی مناسب سمجھا۔"

تھوڑی دیر بعد وہ سب ناشتہ کرنے کے بعد ایک ساتھ لاؤنج میں بیٹھے تھے۔ پری حسیب کے ہمراہ انہیں ملنے آئی تھی۔ وفا اسے دیکھ کر مسکرائی جبکہ اسے دیکھ کر ہونے والی وہ بے حد خوشی غائب ہو چکی تھی۔ وہ پرجوش سی لڑکی اب خاموش ہو چکی تھی۔ پری نے محسوس کیا مگر چپ رہی۔

تھوڑی دیر بعد انہیں تعوذ آتا دکھائی دیا۔ گھر میں ہنسی مذاق شروع ہو گیا اور محفل سی لگ گئی۔ مگر وفا... وفا خاموش رہی۔

زریں اس کے پاس آکر بیٹھی اور اس کے سر پر پیار کیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

خاموش مت رہو وفا۔"انہوں نے غیر محسوس انداز میں اس کے قریب ہو کر سرگوشی"

کی۔

وفا نے بے اختیار زریں کا ہاتھ تھام لیا اور بے بسی سے بولی۔

"میرے بس میں نہیں ہے چچی جان۔"

اور زریں سرد آہ بھرتی رہ گئی۔

لنچ ٹائم سے تھوڑی دیر پہلے وہ سب ابھی تک ساتھ بیٹھے باتیں کرنے میں مصروف تھے کہ اچانک ہی وفا کا موبائل بجنے لگا۔اس نے موبائل کان سے لگایا تو شاہ میر کی آواز گونجی۔

"کیسی ہو کزن؟"

"میں ٹھیک آپ کیسے ہیں؟فریال بھابھی کیسی ہیں؟"

"ہم دونوں ٹھیک ہیں بلکہ بہت مزے میں ہیں۔تم بتاؤ...یہ گھر میں شور کیسا ہے؟"

"وفا دھیرے سے مسکرادی۔"آج کافی عرصہ بعد سب ساتھ ہیں۔فقط آپ کی کمی ہے۔

"ارے واہ!ہمارے جانے کی خوشیاں منائی جارہی ہیں۔ہمم؟"

"نہیں شاہ میر بھائی ایسی بات نہیں ہے۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"شاہ میر ہنس دیا۔" جانتا ہوں۔ مذاق کر رہا تھا۔

وفا تب تک وہاں سے اٹھ کر ایک طرف جا کھڑی ہوئی تھی جہاں شور قدرے کم تھا۔

"تمہارے لیے کیا لیتا آؤں؟"

"کچھ نہیں۔"

"....پھر بھی۔ اگر کسی چیز کی ضرورت ہو تو"

کسی چیز کی ضرورت نہیں ہے۔ سب کچھ ہے میرے پاس۔ آپ بس آ جائیں۔" وفا کی" آواز نم ہو گئی۔

لگتا ہے کافی زیادہ یاد آ رہی ہے میری۔" شاہ میر نے ہنستے ہوئے کہا تو وہ نم آنکھوں سے" مسکرا دی اور چند لمحے خاموش رہنے کے بعد بولی۔" میرا دل بہت گھبرا رہا ہے شاہ میر بھائی۔ صبح "سے عجیب محسوس ہو رہا ہے۔

شاہ میر ایک دم سنجیدہ ہو کر سیدھا ہو بیٹھا۔

"مطلب؟ کیا کچھ ہوا ہے؟"

"معلوم نہیں۔ شاید.... شاید کچھ ہونے والا ہے۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

تم عفان یا کسی اور دوست سے بات کر لو۔شاید دل ہلکا ہو جائے۔"اس نے مشورہ دیا۔"

پتہ ہے شاہ میر بھائی۔ایک دم سے ایسا لگنے لگا ہے کہ میرے پاس اب کوئی دوست "نہیں ہے۔

"تمہارے پاس تمہارا ہادی نہیں ہے وفا۔شاید اسی لیے۔"

میں کیا کروں؟"وہ بے بس سی بولی۔"

"موو آن۔"

یہ بہت زیادہ مشکل ہے۔میں نے کوشش کی مگر وفا کی ہر بات میں ہادی ہوتا ہے۔کوئی" وفا سے بات کرے تو بھی ہادی کا ذکر ہوتا ہے۔اس کا ذکر،اس کی یادیں میرے ساتھ سائے کی "طرح ہیں۔میں ان سے پیچھا نہیں چھڑوا سکتی۔

تم عفان کو ٹائم دو۔اس کے ساتھ کہیں باہر جاؤ۔شاید اس کی موجودگی میں تم حدید کو" بھول جاؤ۔"وہ اس کے لیے کافی فکر مند تھا۔

یو نو واٹ! مجھے نہیں معلوم کیوں مگر مجھے عفان سے،اس کی موجودگی سے الجھن" "ہونے لگی ہے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM
FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وفا!" شاہ میر نے اسے ٹوکا۔ آواز میں بے یقینی سی تھی۔ "تم نے تمام عمر اس کے ساتھ گزارنی ہے۔"

"لیکن میں بے بس ہوں۔"

"یو شڈ ٹرائی کیونکہ اسی میں تمہاری بھلائی ہے۔ حدید اب کبھی لوٹ کر نہیں آئے گا۔"

وفا نے گہری سانس لی اور اثبات میں سر ہلایا۔

آپ پلیز واپس آجائیں۔ مجھے لگ رہا ہے جیسے میں اس گھر میں بالکل اکیلی ہوں۔ مجھے میرے بھائی کی ضرورت ہے۔" وہ رو دینے کو تھی۔

"اوکے اوکے۔ ہم کل ہی واپس آرہے ہیں۔ تم پریشان مت ہو۔ اپنا خیال رکھنا۔"

جی۔" وفا نے رابطہ ختم کیا اور پھر واپس ان سب کے پاس آبیٹھی۔

آج چونکہ عفان نے آفس سے چھٹی کی تھی اس لیے وہ لنچ ٹائم گھر میں ہی موجود تھا۔ اس نے وفا کو چلنے کا کہا تو سارے گھر والے وفا کو چھیڑنے لگے۔ وہ بہ مشکل مسکرائی اور پھر نوشابہ کے متعلق پوچھا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وہ تو صرف تمہیں منانے کے لیے کہہ رہی تھی کہ وہ ہمارے ساتھ جائے گی۔اس وقت وہ اپنے فرینڈز کے ساتھ گئی ہوئی ہے۔ابھی صرف ہم دو ہی جا رہے ہیں۔" وفا کو برا لگا۔ نوشابہ کا نہ جانا تو برا لگ ہی نہیں سکتا تھا بلکہ باعثِ خوشی تھا۔پھر کیا برا لگا وہ نہیں جانتی تھی۔

وفا ریڈی ہونے کے بعد کار میں آ بیٹھی جو عفان پہلے سے اسٹارٹ کر چکا تھا۔عفان کی نظر اس پر پڑی تو وہ چونکا۔

"تم تیار نہیں ہوئیں؟"

وفا نے ایک نظر خود پر ڈالی اور ناسمجھی سے اسے دیکھا۔

"میں تیار ہوں عفان۔"

تم اپنے ہونے والے شوہر کے ساتھ لنچ پر جا رہی ہو۔پہلے تو ذرا سا باہر جانے کے لیے اتنا "تیار ہوتی تھیں۔اب کیا ہو گیا؟اتنی سمپل؟"

وفا خاموش رہی اور چپکے سے آگے دیکھنے لگی۔شاید اس کے پاس جواب نہیں تھا۔

وہ سادہ سا سفید لباس پہنے ہوئے تھی جبکہ ساتھ میں سرمئی دوپٹہ تھا۔عفان کو کچھ یاد آیا تو اس کے چہرے پر تکلیف ابھری۔اس نے سر جھٹکا اور پھر گاڑی چلانا شروع کر دی۔تھوڑی

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

دیر بعد وہ وفا کے فیورٹ ریستوران میں موجود تھے۔اس کا فیورٹ کھانا میز پر سجا تھا۔وقفے وقفے سے عفان اس سے بات کرتا تو وہ مختصر سا جواب دیتی۔اس نے کھانا بھی تھوڑا سا کھایا۔

"وفا تم کچھ لے کیوں نہیں رہیں؟میں نے سب کچھ تمہاری پسند کا منگوایا ہے۔"

"نہیں بس پیٹ بھر گیا۔"

پھر ان دونوں میں خاموشی رہی....طویل خاموشی.... تھوڑی دیر بعد اچانک ہی وفا گہری سانس لے کر اس سے مخاطب ہوئی۔

آئی ایم ریئلی سوری عفان۔میرے رویے،میری خاموشی اور میری ان باتوں کے لیے" جو تمہیں بری لگیں۔میں ایسا نہیں کرنا چاہتی مگر میں مجبور ہوں۔میں بے بس ہوں۔مجھے خود "نہیں معلوم کہ مجھے خود کو کیسے پہلے جیسا بنانا ہے۔تم پلیز مجھے معاف کردو۔

عفان نے اس کے ٹھنڈے پڑتے ہاتھوں کو تھاما جن میں سے ایک ہاتھ میں اس کے نام کی انگوٹھی تھی اور حدید کا دیا گیا بریسلٹ تھا۔"میں تم سے ناراض نہیں ہوں۔دوست کو کھودینا "آسان نہیں ہوتا۔انسان زخمی ہو کر رہ جاتا ہے۔آئی کین انڈرسٹینڈ۔تم پلیز معافی مت مانگو۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

میں پر امس کرتی ہوں اب سے بالکل خاموش نہیں رہوں گی۔ تمہارے ساتھ اسی" طرح ہنسی مذاق کروں گی جس طرح پہلے کیا کرتی تھی۔اب تمہیں مراد ہاؤس میں پہلے والی وفا دیکھنے کو ملے گی۔"

وہ بولتی چلی گئی جبکہ عفان کا سانس رک گیا۔اس کا جسم ایک دم ٹھنڈا پڑ گیا۔وہ یک ٹک ....اسے دیکھے گیا۔ نظروں میں بے حد افسوس جاگا۔بے حد

وہ زبردستی مسکرایا اور اثبات میں سر ہلایا۔اس کے بعد وہ واقعی پہلے جیسے ہو گئے۔وہ ایک ساتھ بلکل پہلے کی طرح اپنی پسندیدہ جگہوں پر گئے۔ ہنسی مذاق کیا۔وفا کافی عرصہ بعد مسکرائی تھی جبکہ عفان....اس کا دم گھٹ رہا تھا۔اسے لگا جیسے وہ زمین میں دھنستا چلا جا رہا ہے۔وہ بہ مشکل مسکرا رہا تھا۔ملال تھا کہ جان لینے کو تھا۔

جب شام ڈھل چکی تو وہ دونوں اس وقت اپنی پسندیدہ سڑک پر ایک ساتھ چل رہے تھے۔وہ مسلسل بول رہی تھی اور عفان کبھی اس کی بات پر مسکرا دیتا تو کبھی حیرت کا اظہار کرتا۔ ٹھنڈی ہوا کافی پر سکون کر رہی تھی۔پاس سے گزرتے لڑکے نے انہیں روکا۔اس کے ہاتھ میں لال گلاب تھے۔عفان نے اثبات میں سر ہلا کر اس سے پھول خرید لیے۔وہ لڑکا چلا گیا تو اس نے وہ پھول وفا کی طرف بڑھائے۔وفا کو اس وقت حدید بہت شدت سے یاد آنے لگا۔دل میں

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

تکلیف سی ہونے لگی۔ وہ سر جھٹک کر مسکرائی اور وہ پھول لے لیے۔ چند لمحے ہی گزرے تھے کہ اس نے عفان کا بازو تھام کر اس کے کندھے پر سر رکھ دیا۔

عفان سکتے میں رہ گیا۔

وہ تھوڑی دور ہی گئے تھے کہ عفان کا فون بجنے لگا۔ اس نے اسکرین پر جگمگاتا نام دیکھا تو چہرے پر پسینے کی بوندیں واضح ہونے لگیں۔ وفا نے اس کے کندھے سے سر اٹھایا تو عفان اسے دیکھنے لگا۔ نگاہوں میں کچھ اتنا عجیب تھا کہ وفا کے دل میں عجیب سے احساس نے جنم لیا۔ شاید خوف یا شاید دکھ....

مم... میں تھوڑی دیر میں آتا ہوں جب تک تم گاڑی میں بیٹھو۔" اس نے تھوڑے سے " فاصلے پر موجود اپنی گاڑی کی طرف اشارہ کیا جبکہ آواز میں لرزش تھی۔ وفا نے سر کو خم دیا اور پیچھے کی جانب بڑھ گئی۔ اس کے جاتے ہی عفان نے سرد آہ بھری۔ سانس لینے میں دشواری ہونے لگی۔ موبائل کان سے لگائے وہ من من بھر کے قدموں کے ساتھ آگے بڑھنے لگا۔ لمحہ بہ لمحہ وہ دور ہو رہے تھے۔ چند لمحے گزرے.... وفا گاڑی میں بیٹھ چکی تھی۔ عفان سعیر کی سنتا اب بھی آگے بڑھ رہا تھا۔ ان کے بیچ فاصلہ بہت بڑھ چکا تھا۔ اتنا کہ عفان اگر مڑ کر دیکھتا وہ اسے

WWW.NOVELSCLUBB.COM
FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اپنی گاڑی بہت چھوٹی نظر آتی۔اگر وہ پیچھے کی جانب بھاگتا تو اسے کافی وقت لگ جاتا۔وہ بڑھتا گیا اور بڑھتا گیا۔

سعیر نے کچھ کہا تو اس کے گلے کی گلٹی ڈوب کر ابھری۔دل ایک دم ٹھہر سا گیا۔پھر جانتے ہو کیا ہوا؟

کچھ ٹکرانے کی زوردار آواز آئی۔اتنی بلند آواز کہ عفان کو اپنے کانوں کے پردے متاثر ....ہوتے محسوس ہوئے۔ایک دل خراش چیخ فضا میں بلند ہوئی۔درد بھری....تکلیف بھری مگر عفان چلتا رہا۔رفتار قدرے سست پڑ چکی تھی۔چلنا دوبھر ہو گیا تھا۔آنکھیں بھیگ گئیں مگر وہ رکا نہیں بلکہ چلتا رہا۔اس کی آنکھوں کے سامنے وفا کے ساتھ گزرا وقت کسی فلم کی مانند چلنے لگا۔مراد ہاؤس میں،اسکول میں،کالج میں،یونیورسٹی میں۔وہ جہاں بھی جاتے ساتھ جایا کرتے تھے۔ہر جگہ سے ان کی یادیں وابستہ تھیں حتیٰ کہ اس سڑک سے بھی۔سعیر کی آواز جیسے دل کو پتھر کرنے لگی۔آخر کار جب اس کی برداشت ختم ہوئی تو وہ مڑا۔اسے اپنی وہ گاڑی دیکھنے کو نہ ملی جسے وہ چھوڑ کر آیا تھا۔وہ بہت دور سے ہی دیکھ سکتا تھا کہ اس کی گاڑی مکمل طور پر آگ کی زد میں تھی۔ساتھ ایک ٹرک کھڑا تھا۔جس کا ڈرائیور سعیر کی دی گئی معلومات کے مطابق بھاگ کر جا چکا تھا۔اس کا دل دھک سے رہ گیا۔اس نے اسے پکارا مگر آواز ساتھ چھوڑ چکی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وہ آگے بڑھا مگر ہمت جواب دینے لگی۔ سعیر کی آواز موبائل سے اس کے کانوں میں گونجی۔

"تم اس کے قریب نہیں جاؤ گے۔"

عفان کے قدم رک گئے۔ وہ سکتے کی حالت میں سامنے موجود آگ سے لپٹی گاڑی کو دیکھتا رہا۔ لوگ اس کی جانب لپک رہے تھے۔ وہ سن ہوتے دماغ کے ساتھ وہیں کھڑا رہا۔ بغیر ایک قدم بڑھائے....

••••

www.novelsclubb.com

مراد ہاؤس میں اس وقت بالکل سناٹا تھا۔ لوگ موجود تھے مگر خاموشی قبرستان کی سی تھی۔ سب خاموش تھے.... بالکل خاموش۔ آواز تھی تو محض سسکیوں کی۔

پری آفرین سے لگ کر مسلسل رو رہی تھی۔ آفرین کے پاس اسے دلاسہ دینے کے لیے الفاظ تک نہ تھے۔ زریں بلکل سپاٹ چہرہ لیے بت بنی بیٹھی تھی۔ آنکھوں سے آنسو مسلسل

جاری تھے۔ سعیر خاموشی سے میز پر نظریں ٹکائے بیٹھا تھا۔تب ہی دروازے سے چند نفوس اندر داخل ہوئے۔شاہ میر سکتے کی حالت میں تھا۔وہ دھیرے دھیرے چلتا ہوا ان تک آیا اور پھر زریں کے ساتھ ہی صوفے پر ڈھے گیا۔اس کا حلیہ قابل ترس تھا۔

عفان کے بال بکھرے، آنکھیں سرخ جبکہ ہمت....ہمت اس میں اب بھی نہیں تھی۔ ملال اسے اندر ہی اندر کھائے جا رہا تھا۔ تعوذ خاموش چہرہ لیے ہوئے تھا۔اس کے علاوہ چند اور دوست بھی تھے جو ابھی اسے مٹی کے حوالے کر کے آئے تھے۔

پہلے پہل جب شاہ میر کراچی سے وہاں پہنچا تو اسے یقین ہی نہ آیا۔وہ سخت صدمے میں اس کی موت سے انکاری تھا۔وہ یقین ہی نہیں کر سکتا تھا کہ وفا مر چکی ہے۔مراد ہاؤس کی وفا....ہادی کی وفا....سب کی دوست وفا....مر چکی ہے۔

مگر اس کے ہاتھ میں موجود عفان کی انگوٹھی، حدید کا بریسلٹ، اس کی ڈی این اے رپورٹس....سب اس کی موت کا یقین کرنے پر اسے مجبور کر گئے۔

سب گہرے صدمے میں تھے۔بے یقین سے تھے مگر کیا کیا جائے۔وہ مر چکی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

تب ہی دروازے سے ایک اور شخص داخل ہوا۔وہ جس کے آنے سے پہلے ہی وفا کو خبر ہو جایا کرتی تھی۔ جس کے آنے پر وہ دل سے مسکرا اٹھتی تھی۔وفا کا ہادی آیا تھا۔کوٹ بازو پر ڈالے،زرد رنگت اور بکھرے بال لیے وہ اندر داخل ہوا۔آنکھیں گلابی پڑ چکی تھیں۔انداز تھکا تھکا سا تھا۔وہ دھیرے دھیرے چلتا ہوا سعیر کے قریب جا پہنچا۔سعیر آج بھی اس کے لیے کھڑا ہو گیا۔اس نے چند قدم آگے بڑھ کر حدید کو گلے سے لگانا چاہا لیکن وہ دو قدم پیچھے ہو گیا۔

آنکھوں میں تکلیف کے ساتھ ساتھ غصہ بھی تھا۔

وفا....؟''اس کی آواز ایسی تھی کہ سننے والے کا دل اس کے لیے ترس سے بھر جائے۔''

''وہ نہیں رہی حدید!''

مجھ سے اس کی حفاظت کا وعدہ کیا گیا تھا۔یاد ہے یا نہیں؟''لہجہ سرد ہوا۔''

مجھے سب یاد ہے حدید مگر یقین کرو وہ ایکسیڈنٹ ہم سب کو ہلا کر رکھ گیا ہے۔سب بے''
''یقین ہیں۔کسی کو اس کی موت کا یقین نہیں آ رہا۔

عفان نے نظر اٹھا کر سعیر کو دیکھا۔چہرے پر زخمی تاثر در آیا۔شاہ میر نے بھی سرد آہ بھری۔زریں کے بہتے آنسوؤں میں اچانک روانی آ گئی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

تھوڑی دیر بعد حدید کی گاڑی قبرستان کی جانب روانہ تھی۔ساتھ میں شاہ میر بیٹھا تھا۔

سارا راستہ خاموشی رہی۔قبرستان پہنچ کر شاہ میر اسے وفا کی قبر کے پاس لے گیا۔حدید ضبط کیے کھڑا رہا۔آنکھیں سرخ ہونے لگیں۔ان میں نمی تیرنے لگی۔

شاہ میر نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔

"اس کا قاتل جانتے ہو کون ہے؟"

حدید نے چونک کر اسے دیکھا۔

"کون؟"

"حدید خانزادہ۔"

اس نے نا سمجھی اور حیرت سے شاہ میر کو دیکھا۔

وہ تمہارا انتظار کرتی رہی۔اس دنیا میں صرف اس کا ہادی ہی تھا جو اسے موت کے منہ" سے نکال سکتا تھا۔مگر تم... تم محض اپنے کیریئر کے لیے اسے چھوڑ کر چلے گئے۔تمہیں اس کی محبت پر ذرا ترس نہ آیا؟"اس کی آواز کپکپا گئی۔

ایک دم تیز ہوا کا جھونکا آیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

قبر پر پڑے تازہ گلابوں کی پتیاں ارد گرد بکھر گئیں۔ قبر ایک دم صاف اور ویران ہو گئی۔

بالکل ویران....

•••••

اگر پچھلے وقت میں جائیں تو.....

اشعر کے پاکستان جانے سے ایک دن پہلے شام کے وقت وہ ایش گوتن میں بیٹھے تھے۔

ارد گرد ایش کے لوگ پستول لیے چوکنا کھڑے تھے۔

www.novelsclubb.com

"کہاں جا رہے ہو تم؟" ایش نے نہایت سنجیدگی سے سوال کیا۔

"پاکستان۔" اس کا چہرہ کسی بھی تاثر سے عاری تھا۔ صرف خاموشی تھی۔

"وجہ؟"

"کیا مجھے بتانے کی ضرورت ہے؟" ایک ابرو اٹھا کر سوال کیا گیا جبکہ ایش نے گہری سانس لی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

میں جانتا ہوں تم اس وقت تکلیف میں ہو مگر تمہیں جوش سے نہیں بلکہ ہوش سے کام "
"لینا چاہیے۔

اشعر خاموش رہا۔لمحے گزرتے گئے۔خاموشی بڑھتی گئی۔

ہم نورِ نظر کی حفاظت کیوں نہیں کر پائے؟"نگاہیں کسی غیر مرئی نقطے پر جمائے اشعر "
نے رنجیدہ لہجے میں سوال کیا۔

"ہم ضرور کر پاتے....اگر اس کی قسمت میں ہوتا۔"

".ایش جانتے ہو.....اس کی قسمت میں تھا۔لیکن...لیکن مجھے دیر ہو گئی"

"اشعر بہانہ تو چاہیے ہوتا ہے۔دنیا کا نظام اسی اصول پر تو چل رہا ہے۔"

مجھے دیر ہو گئی ایش۔مجھے یہ تسلیم کر لینے دو۔یہی سچ ہے۔"اس کے لہجے میں بلا کارنج "
تھا۔

تمہیں دیر نہیں ہوئی۔میرے لوگ بھی تو تھے۔ایکسیڈنٹ تمہارا ہوا تھا ان کا نہیں۔وہ "
"کیوں اسے نہ بچا سکے؟

اشعر نے گہری سانس لی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

تمہارا بہت بہت شکریہ ایش۔ تم نے آج تک یامی نوکائی کے خلاف کوئی قدم نہیں اٹھایا" مگر میرے لیے... میری نورِ نظر کے لیے اس کے اصولوں کو نظرانداز کیا اور اپنے لوگوں کو ہماری مدد کے لیے بھیجا۔"

وہ سب میری..." ایش کے الفاظ منہ میں ہی رہ گئے۔ اس نے سر جھٹکا۔"

"پاکستان جانا لازمی ہے؟"

بے فکر رہو۔ تمہارا ایڈوائزر ہوں کوئی عام کھلاڑی نہیں ہوں۔ وہاں جا کر اپنے طریقے" سے کام کرنا چاہتا ہوں۔"

"ایش نے سمجھتے ہوئے سر کو خم دیا۔" مجھے تم پر اعتبار ہے۔

•••••

.....کافی سال پہلے

WWW.NOVELSCLUBB.COM
FB/INSTA:NOVELSCLUBB

.....اگست کی تاریخ کو 26

.....یہ منظر تھا جاپان میں

......موجود ایک ریستوران کا

ایک میز پر دو لوگ بیٹھے تھے۔ایک نوجوان سنہرے بالوں والی لڑکی اور ایک چھ سالہ بچہ۔دونوں آپس میں بات کرتے ہوئے کافی خوش دکھائی دے رہے تھے۔بچہ دیکھنے میں اپنی عمر سے کہیں زیادہ سنجیدہ لگ رہا تھا۔معصوم،خوبصورت مگر سنجیدہ....ساتھ میں بیٹھی لڑکی جو شاید اس کی ماں تھی،خوبصورت نقوش اور چمکتی رنگت کی مالکہ تھی۔اس بچے سے بات کرتے ہوئے اس کی نظر اچانک ہی سامنے والی میز کے ساتھ کھڑے شخص پر پڑی۔وہ کان سے موبائل لگائے اس کی جانب پیٹھ کیے ہوئے تھا۔چہرے پر شناسائی دمکی اور مسکراہٹ پھیل گئی۔وہ اسے پہچان چکی تھی۔وہ جلدی سے اٹھی اور بچے کو کچھ کہا۔اس نے اثبات میں سر ہلایا تو وہ اس شخص کی جانب بڑھ گئی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

تم پانچ منٹ کے اندر یہاں پہنچو۔میری فلائٹ کا ٹائم ہونے والا ہے۔" وہ اپنی گھڑی" سے وقت دیکھتے ہوئے بولا۔

"!تب ہی کسی نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر اسے پکارا۔" جہان

شناسا سی آواز پر اس کا چہرہ دمکا۔وہ فوراً مڑا تو نظر سامنے کھڑی لڑکی پر پڑی۔اس نے ہلکے سبز رنگ کے فراک کے ساتھ ہم رنگ ہائی ہیلز پہن رکھی تھیں۔سنہری بال اونچی پونی میں مقید تھے جبکہ آگے سے دائیں بائیں جانب موجود لٹیں اس کے چہرے کو چھو رہی تھیں۔چمکتی آنکھیں، دمکتی رنگت، پر اعتماد شخصیت....وہ دیکھنے میں کوئی اپسرا تھی۔

انمول!" اس شخص نے اس کا نام لیا۔بے یقینی لہجے میں گھل چکی تھی۔"

آئی جسٹ کانٹ بیلیو کہ تم اتنے سال بعد میرے سامنے ہو۔" وہ خوشگوار حیرت لیے" بولی۔

"میں تو اکثر ہی جاپان آتا رہتا ہوں۔تم یہاں کیسے؟"

انمول مسکرا دی اور جواب دیا۔

"شادی کر چکی ہوں اور یہی رہتی ہوں۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"....اوہ۔" وہ لہجے میں بے یقینی اور حیرت لیے بولا۔ خوشگوار حیرت"

انمول نے اپنی میز کی جانب اشارہ کیا تو وہ دونوں اس جانب چل دیے۔ آمنے سامنے بیٹھنے کے بعد گفتگو کا پھر سے آغاز ہوا۔

"تم نے شادی کر لی اور مجھے علم بھی نہیں ہوا۔"

"....تم لاپتہ ہی ایسے ہوئے کہ تمہیں ڈھونڈ ہی نہیں پائی۔" نہایت نرم اور شیریں لہجہ

"یہ میرا بیٹا ہے۔ اشہد۔" اس نے ساتھ بیٹھے لڑکے کی جانب اشارہ کیا جو باری باری دونوں کو ٹکٹکی باندھے دیکھ رہا تھا۔ انمول کی بات پر اشہد نے سر کو خم دے کر سامنے بیٹھے وجیہہ شخص کو سلام کیا۔ جہان نے ہاتھ کے اشارے سے اسے اپنے پاس بلایا اور پھر اپنی گود میں بٹھا کر پیار کیا۔

"بہت پیارا بچہ ہے۔"

انمول مسکرا دی۔ اشہد خاموشی سے واپس اپنی جگہ پر جا بیٹھا۔ جہان کے آنے کے بعد وہ پہلے جیسا نہیں رہا تھا۔ اس کا چہرہ بالکل سنجیدہ ہو گیا ایسے جیسے اسے ان کی گفتگو میں کوئی دلچسپی نہ ہو۔

www.novelsclubb.com

"ارباز کو معلوم ہے تمہاری شادی کا؟اس کا تو دل ہی ٹوٹ گیا ہو گا۔بہت چاہتا تھا وہ تمہیں۔"

"وہ آج بھی چاہتا ہے۔اور تم نے کیسے سوچ لیا کہ میں ارباز کا دل توڑ کر کسی اور سے شادی کر سکتی ہوں؟"

"...کیا مطلب؟تم نے اسی سے شادی کی ہے؟"حیرت ہی حیرت تھی۔مگر خوشگوار

انمول نے اثبات میں سر ہلایا تو جہان کا بے اختیار ایک ابرو اٹھ گیا۔خوشی بھی تھی اور حیرت بھی۔ہاں مگر حیرت زیادہ تھی۔

"تم دونوں سے تو میں حساب لوں گا۔ہم تین دوست تھے۔دو نے شادی کر لی اور تیسرے کو علم تک نہیں۔افسوس ہے۔"

"میں نے کہا ناں۔تم ہی اپنے کیریئر کے پیچھے ہمیں بھول کر ایسے لاپتہ ہوئے کہ معلوم ہی نہ رہا جہانگیر مراد آخر کہاں بستا ہے۔"

اس نے اس انداز میں جواب دیا کہ دونوں ہی ہنس پڑے۔

"تم بتاؤ۔تم نے شادی کی یا پھر آج بھی کیریئر کا بھوت سوار ہے سر پر؟"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"کم آن انمول۔" وہ پھر ہنس دیا۔ "مجھ سے زیادہ ارباز کو کیریئر کی فکر تھی۔"

"ہاں یہ تو ہے اور نتیجتاً آج تم دونوں کامیاب بزنس مین ہو۔"

"اور شادی شدہ بھی۔"

انمول کے چہرے پر مزید خوشی چھا گئی۔

"تم نے کس سے شادی کی؟"

"اقراء سے۔"

"وہ جو تمہاری کزن تھی؟"

"..." جہان نے اثبات میں سر ہلایا۔ "ایک بیٹی بھی ہے میری۔ وفا

وفا جہانگیر۔ نام تو کافی اچھا ہے۔" وہ خاصی مرعوب ہوئی۔ "پھر کب ملوا رہے ہو اپنی"

"بیوی اور بیٹی سے؟"

"جب موقع ملا۔"

"اشہد کی 3 ستمبر کو سالگرہ ہے۔ گرینڈ پارٹی ارینج ہو گی۔ تم اپنی فیملی کے ساتھ آجانا۔"

www.novelsclubb.com

''میں نہیں آسکوں گا کیونکہ اس وقت شاید میں پاکستان میں ہوں گا۔''

''گریٹ! پارٹی بھی پاکستان میں ہی ہو گی۔ کیونکہ کل ہی ہم پاکستان جارہے ہیں۔''

''اٹس ٹو گڈ۔ پھر تو میں ضرور آؤں گا۔''

فیملی کے ساتھ۔''انمول نے گویا یاددہانی کروائی۔''

''آف کورس! فیملی کے ساتھ۔''

''!جہانگیر''

مردانہ آواز پر اس نے مڑ کر دیکھا۔اس کے پیچھے ایک اور نوجوان ٹھہرا تھا۔شاندار شخصیت مگر جہانگیر سے کم....اس نے ایک نظر اسے دیکھ کر ساتھ والی کرسی پر بیٹھنے کا اشارہ کیا اور پھر انمول کی طرف متوجہ ہوا۔

یہ سعیر ہے۔میرا بھائی۔''جہان نے تعارف کروایا تو انمول نے سر کو خم دیا۔''

جانتی ہوں۔تم یونیورسٹی میں اکثر اس کا ذکر کیا کرتے تھے۔اور ایک بار اس کی تصویر''

''بھی دکھائی تھی۔

www.novelsclubb.com
WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

سعیر نے انمول کو دیکھا تو مبہوت رہ گیا۔اس نے زندگی میں بہت سی حسین لڑکیاں دیکھی تھیں مگر انمول جیسی ..... کبھی نہیں۔

سعیر یہ انمول ہے۔یونیورسٹی میں ہم تین دوست ہوا کرتے تھے۔انمول،میں اور ارباز" "۔ان دونوں کی وجہ سے مجھے کبھی بھی لندن میں فیملی کی کمی محسوس نہیں ہوئی۔

سعیر نے سر کو خم دے کر سلام کیا تو انمول مسکرا دی۔اس کی مسکراہٹ دیکھ کر سعیر ٹھٹکا۔دل میں عجیب سا احساس پیدا ہوا جو پہلے کبھی نہ ہوا تھا۔چند لمحے مزید اس اپسرا کو دیکھنے کے بعد وہ محبت کے شیش محل کی جانب قدم بڑھانے لگا۔اس نے خود کو روکنے کی کوشش کی مگر اس کی خوبصورتی دیکھ کر وہ پتھر دل انسان پگھلنے لگا۔دل کا دروازہ جو کبھی کسی کے لیے نہیں کھلا تھا اسے دیکھتے ہی کھل گیا۔

میری فلائیٹ کا ٹائم ہو گیا ہے۔میں چلتا ہوں۔سعیر کی وجہ سے آلریڈی لیٹ ہو چکا" ہوں۔"چند لمحے کی مزید گفتگو کے بعد وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

انمول بھی کھڑی ہوئی مگر سعیر بیٹھا رہا۔نظر اب بھی اس کے چہرے پر تھی۔

www.novelsclubb.com

پاکستان میں ملاقات ہو گی۔" انمول کی بات پر اس نے مسکرا کر سر کو خم دیا اور پھر سعیر کی جانب دیکھا۔

"چلیں؟"

سعیر چونکا مگر ظاہر نہیں ہونے دیا۔اس نے انمول پر سے نظریں ہٹائیں اور خود کو سنبھالا۔

شیور!" وہ بھی اٹھا۔"

الوداع کرنے کے بعد وہ دونوں وہاں سے چلے گئے۔انمول واپس بیٹھ گئی جبکہ نظریں ابھی بھی انہیں جاتا دیکھ رہی تھیں۔ عرصہ بعد کسی گہرے دوست سے ملاقات ہوئی تھی۔اسے کافی اچھا محسوس ہو رہا تھا۔تب ہی جہانگیر کے ساتھ چلتے سعیر نے دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر مڑ کر اس اپسرا پر پھر سے نگاہ ڈالی۔

....دونوں کی نظریں ملیں

سعیر کے دل میں ہلچل سی مچ گئی۔اور اسی دن، اسی لمحہ انمول نے اس کے دل کی سلطنت میں قدم رکھا۔وہاں پوری دھج سے حکمرانی کرنے کے لیے۔اس کے بعد سعیر کا دل اس ملکۂ کا "اسیر ہو گیا اور یہاں سے شروع ہوئی ہماری کہانی۔"ملکۂ قلب۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

•••••••

وفا کی موت کے تین سال بعد مراد ہاؤس کا منظر بالکل ویسا ہی تھا جیسا وفا کی موت کے بعد تھا۔ عجیب خاموشی اور ویرانی سی تھی۔ زریں اس وقت اپنے کمرے میں موجود تھی۔ منصب بی اس کے سر کا مساج کر رہی تھیں۔ زریں کی آنکھوں کے گرد ہلکے، زرد رنگت اور جسم کافی کمزور لگ رہا تھا۔

"زریں بی بی اپنا خیال رکھا کر۔ تو تے ڈھلتی جا رہی ایں۔"

زریں کے لبوں پر زخمی سی مسکراہٹ ابھر آئی۔

"بوڑھی ہو گئی ہوں منصب۔ اب کیا خیال رکھوں۔"

تو پہلے تے نہیں لگدی سی۔ تینوں وفا دے غم نے ضعیف کر دتا اے۔" آخر میں ان کا" لہجہ درد بھرا تھا۔ زریں تو گویا وفا کے ذکر پر ہی آنسو روکتی رہ گئی۔ آج بھی اسے وفا یاد آتی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

آج بھی اسے مراد ہاؤس میں اس کے قہقہوں کی آواز سنائی دیتی تھی مگر پھر حقیقت اسے اپنا رنگ دکھا کر اداس کر دیا کرتی تھی۔

"خوشیاں نہ ہوں تو انسان بیمار پڑ جاتا ہے۔وفا تو اپنے ساتھ مراد ہاؤس کی ہر خوشی لے گئی۔ اس کے بعد کسی کو کوئی خوشی ہی کہاں ملی۔"

"ویسے زریں بی بی۔وفا نال ہو یا بہت ظلم سی۔اس دی عمر نہیں سی کہ او موت نوں گلے لاندی۔ مینوں تے اواج وی یاد آوے تے میرا دل پھٹن لگ جاندا اے۔"ان کی آنکھوں میں نمی در آئی۔

"وہ گئی تو سلیم بھی چلا گیا۔میرا بیٹا شاہ میر بھی ایسا گیا کہ پھر کبھی لوٹ کر نہیں آیا۔تین سال ہو گئے منصب تین سال۔مجھے اپنے بیٹے کو دیکھے ہوئے تین سال ہو گئے ہیں۔"

"او آجائے گا۔میری دعا اے۔تو فکر نہ کر۔اک دن ماں یاد آوے گی تے خود ہی واپس آجائے گا۔"

زریں زخمی سا مسکرا دی اور پھر سر جھٹکا۔

"کاش وفا بھی واپس آسکتی!"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

منصب خاموش رہی۔ بولنے کے لیے کچھ نہ بچا۔

وفا کی موت کا دکھ سلیم مراد نہیں سہہ پایا۔ چونکہ وہ پہلے سے ہی بیمار تھا تو وفا کی موت کے بعد مزید بیمار رہنے لگا۔ ٹھیک تین ماہ بعد وہ بھی اپنے خالقِ حقیقی سے جاملا۔

شاہ میر فریال کے ہمراہ لیون چلا گیا اور پھر واپس کبھی نہ آیا۔ پری نے بھی جیسے مراد ہاؤس کی راہیں بھلا دیں۔ گھر میں صرف آفرین اور زریں ہوا کرتی تھیں وہ بھی اپنے کمرے میں۔ سب کچھ جیسے ختم ہو گیا تھا۔ عفان بزنس میں مصروف ہو چکا تھا۔ سعیر تو ویسے ہی کبھی فارغ نہیں تھا۔ حدید نے اس کے بعد پھر کبھی مراد ہاؤس میں قدم نہیں رکھا۔

.....

وہ اس وقت گنزا سکس مال کے روف ٹاپ گارڈن میں موجود تھا۔ سامنے میز پر اس کا موبائل، کیز اور چند کاغذات رکھے تھے۔ اس کی نظر ارد گرد کا طواف کر رہی تھی۔ نورِ نظر کے ساتھ یہاں اس کی کئی یادیں جڑی تھیں۔ ہیلز کی ٹک ٹک پر وہ ماضی کی یادوں سے واپس آیا اور

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

سنبھل کر سیدھا ہوا۔ سفید شرٹ کے ساتھ اسکن ٹراؤزر اور اسکن کلر کی ہائی ہیلز پہنے وہ وقار سے چلتی ہوئی اس تک آ پہنچی۔ بھورے بال جو کندھوں سے ذرا نیچے تک آتے تھے، کھول رکھے تھے۔ گلاسز لگا رکھی تھیں۔ انداز میں بلا کا غرور اور اعتماد تھا۔ سامنے بیٹھنے کے بعد اس نے پرس میز پر رکھ دیا جبکہ گلاسز سر پر ٹکا دیں۔

سفر کیسا رہا؟" اشعر نے سوال کیا۔"

اچھا۔" لہجہ خاصا پر اعتماد اور سنجیدہ تھا۔ اس کے جواب پر اشعر نے سر کو خم دیا۔"

تمہیں لاس اینجلس جانا ہے۔" اس کی بات پر اس کا ایک ابرو اٹھ گیا۔"

"کام؟"

اشعر نے ایک تصویر اس کے سامنے رکھی۔

"جانتی ہو یہ کون ہے؟"

وہ چند لمحے اس تصویر کو دیکھتی رہی اور پھر سر اٹھا کر اسے دیکھا۔

"ڈیوڈ ساما؟"

اس نے اندازہ لگایا اور سامنے بیٹھے اشعر کے لبوں پر مسکراہٹ بکھر گئی۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

آف کورس!"اب اس نے اس کے سامنے ایک نقشہ رکھا۔"وہ اس وقت اس عمارت کی بیسمنٹ میں موجود ہے۔"اس نے ایک عمارت پر انگلی رکھ کر اسے تفصیل دی۔

اس کی آنکھیں ایک دم چمک اٹھیں۔

تمہیں یقین ہے کہ وہ یہیں ہے؟"لہجہ اب بھی سنجیدہ تھا۔"

ہاں۔اب اسے ختم کرنا اور اسٹون آف یامی نوکائی ایش تک پہنچانا تمہاری ذمہ داری ہے۔"

"اس نے اثبات میں سر ہلایا۔"میں یہ کر لوں گی۔

یہ بہت مشکل کام ہے۔اسے مکمل ہوش و حواس میں کرنا ہوگا۔تمہاری چھوٹی سی بھی غلطی تمہاری جان لے سکتی ہے۔"

"جانتی ہوں۔تم فکر مت کرو مجھ سے یہ آسانی سے ہو جائے گا۔"

کل کی فلائیٹ سے تم کیلیفورنیا جا رہی ہو۔صیاد تمہارے ساتھ ہوگا۔کسی قسم کا کوئی مسئلہ ہو تو مجھ سے رابطہ بالکل مت کرنا۔"

www.novelsclubb.com

اس نے آنکھیں گھمائیں۔"میں ہر مسئلہ خود سلجھا سکتی ہوں۔مشورے کے لیے شکریہ۔"اس کا لہجہ سرد ہوا۔وہ یقیناً جل بھن گئی تھی۔

اشعر خاموشی سے اسے چند لمحے دیکھتا رہا۔

"خود کو منوانے کا یہ پہلا اور آخری موقع ہے۔بی کیئر فل!"

وہ بغیر کوئی جواب دیے اٹھ کھڑی ہوئی۔گلاسز دوبارہ آنکھوں پر لگائیں اور پرس اٹھایا۔

"تم دیکھنا لائلہ جیت کر آئے گی۔"

اشعر نے سر کو خم دیا جبکہ وہ ٹائلز کے فرش پر ٹک ٹک کرتی وہاں سے چلی گئی۔

اس کے جاتے ہی اشعر نے اپنا موبائل اوپن کیا۔ایش کا میسج جگمگا رہا تھا۔

"اس سے سخت لہجے میں بات کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔اگر کی تو اپنے کفن دفن کا انتظام کر لینا کیونکہ قتل کے بعد تو میں وہ سب کرنے سے رہا۔"

"میں نے اس کا بھرپور استقبال کرتے ہوئے اس پر پھول برسائے اور تم سخت لہجے کی بات کر رہے ہو۔"

"شٹ اپ!"ایش کا میسج جگمگایا۔

www.novelsclubb.com

اشعر نے اس کو شٹ اپ بولتے ہوئے تصور کیا اور پھر نفی میں سر ہلایا۔

لاس اینجلس میں شام کو ڈھلے کافی وقت ہو چکا تھا۔ وہ ایک شاندار ہوٹل کے شاندار کمرے میں موجود تھی۔ بالوں کو کیچر لگائے وہ ٹراؤزر شرٹ پہنے رف حلیے میں ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑی تھی۔ اس نے اپنا چہرہ دیکھا تو اس پر سنجیدگی کے سوا کچھ نہیں تھا۔ مسکراہٹ کا گویا لبوں سے ناتا ٹوٹے عرصہ بیت چکا تھا۔ تب ہی اچانک دروازہ کھلنے پر اس نے گردن دائیں جانب موڑی۔ نظر سامنے کھڑی سبز آنکھوں والی لڑکی سے ٹکرائی۔

تم یہاں؟" لائلہ نے سوال کیا۔"

ہاں۔ مجھے لاس اینجلس آئے تین دن ہو چکے ہیں۔ ایش نے بتایا کہ تم یہاں ہو تو سوچا تم" "سے ملنے آجاؤں۔

یقیناً ایش نے ہی مجھ سے ملاقات کرنے کا حکم دیا ہو گا ورنہ تم اور خود مجھ سے ملنے آؤ۔" "اچھا مذاق ہے۔" وہ طنزاً مسکرائی جبکہ پرل نے کندھے اچکائے۔

"واٹ ایور!"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اگلے ہی لمحے لائلہ ڈریسنگ روم میں چلی گئی۔ تھوڑی دیر بعد واپس آئی تو اس کا حلیہ پہلے سے مختلف تھا۔ پرل اپنے موبائل میں مصروف تھی۔

لائلہ ہاتھوں پر دستانے چڑھانے لگی تو پرل نے سر اٹھا کر اسے دیکھا۔

"تیار ہو؟"

لائلہ نے اس کی جانب دیکھے بغیر اثبات میں سر ہلایا۔

جب تک وہ مر نہ جائے اسے اپنا چہرہ مت دکھانا۔" پرل نے مشورہ دیا۔"

لائلہ نے اب کی بار سر اٹھا کر اسے دیکھا۔ آنکھیں شکرانے کے طور پر جھکائیں تو پرل مسکرا دی۔ وہ جیسے جیسے تیار ہوتی گئی پرل اسے بغور دیکھتی رہی گویا اس کا جائزہ لے رہی ہو۔

لائلہ نے جالی دار کپڑے سے نقاب چڑھایا۔ تیکھی آنکھیں توجہ اپنی جانب مبذول کروانے پر مجبور کرنے لگیں۔

کیچر اتارنے پر بال کھل گئے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

بالوں کو پونی میں باندھ لو۔ایزی رہو گی۔“پرل کے مشورے پر وہ دھیرے سے ”
مسکرائی۔اگلے ہی لمحے اس نے بال اونچی پونی میں قید کر دیے۔بال پونے میں مقید کندھے تک جھولنے لگے۔جب وہ مکمل تیار ہو گئی تو پرل کے عین سامنے آ کھڑی ہوئی۔

سیاہ ٹی شرٹ اور جینز کے ساتھ سیاہ جیکٹ پہنے، سیاہ ہائی ہیلڈ بوٹس پہنے، چہرے پر نقاب چڑھائے، بالوں کو اونچی پونی میں باندھے وہ مکمل تیار لگ رہی تھی۔

پرل نے اسے سر تا پیر دیکھا اور پھر انگوٹھے سے پرفیکٹ کا اشارہ کیا۔لائلہ دھیرے سے مسکرادی اور پھر بیڈ کی سائیڈ ٹیبل کی جانب بڑھ گئی۔وہاں سے پستول اٹھا کر جیب میں اڑستی اور ایک چھوٹا سا نقشہ اٹھا کر اس نے پرل پر حتمی نگاہ ڈالی۔

"Best of luck!"

www.novelsclubb.com

پرل نے مسکرا کر کہا۔لائلہ نے جواباً مسکرا کر سر کو خم دیا اور پھر اگلے ہی لمحے کھڑکی سے کود گئی۔پرل نے ایک نظر کھڑکی سے جھانک کر نیچے کی جانب دیکھا مگر وہاں کوئی نہیں تھا۔وہ مسکرادی اور پھر کھڑکی بند کرتی اندر کی جانب آ گئی۔وہ دونوں جانتی تھیں کہ پرل وہاں کیوں آئی تھی۔

پرل ساما اس وقت ہوٹل کے کمرے میں موجود ہے۔" سعیر، حدید اور زمان ایک ساتھ بیٹھے تھے۔ نظریں سامنے ہی لیپ ٹاپ پر جمی تھیں۔ کان میں بلیوٹوتھ لگائے وہ سب فریڈرک کو سن رہے تھے۔

"گڈ۔ ہمارے لوگ اس کمرے پر نظر رکھے ہوئے ہیں۔ تم بے فکر ہو جاؤ اور ڈیوڈ تک پہنچو۔ اسٹون آف یامی نوکائی اس سے لے کر ہم تک پہنچانا اب تمہاری ذمہ داری ہے۔" زمان اسے حکم دیتا گیا۔

یس باس!" فریڈرک نے اتنا کہہ کر رابطہ ختم کر دیا۔"

"سعیر نے رخ حدید کی جانب موڑا۔" تمہیں جانا چاہیے۔

زمان خاموشی سے انہیں دیکھتا رہا۔ حدید نے سر کو خم دیا اور پھر اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے جانے کے بعد سعیر زمان سے مخاطب ہوا۔

"حدید سے زیادہ قابلِ اعتبار شخص اور کوئی نہیں ہے۔ اگر یہ وہاں گیا تو مجھے پورا یقین ہے کہ اگلے چند لمحوں میں اسٹون آف یامی نوکائی ہمارے ہاتھ میں ہو گا۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

زمان نے سمجھتے ہوئے اثبات میں سر ہلایا جبکہ چہرے پر مشکوک مسکراہٹ بکھر گئی۔

حدید کو زمان سے زیادہ بہتر کون جانتا تھا۔ہاں مگر سعیر ہی تھا جو نہیں جانتا تھا کہ زمان کا ایڈوائزر ارسم کون ہے۔

اس عمارت کی بیسمنٹ کافی وسیع اور کشادہ تھی۔وہاں موجود ایک کمرے میں اس وقت ڈیوڈ بیڈ پر بالکل خاموش لیٹا تھا۔پر سوچ نظریں چھت پر جمی تھیں۔کمرہ نیم روشن تھا۔خاموشی اس قدر تھی کہ سوئی بھی گرتی تو آواز آتی۔اس خاموشی کی ڈور کو کسی کی ہائی ہیلز کی ٹک ٹک نے توڑا۔ڈیوڈ کے وجود میں سنسنی سی دوڑ گئی۔مگر وہ اسی حالت میں پڑا رہا۔ٹک ٹک کی آواز جیسے جیسے قریب آتی گئی ڈیوڈ کے وجود میں خوف کا اضافہ ہوتا چلا گیا۔

جب وہ اس کے بالکل قریب آٹھہری تو اس نے کچھ بولنے کی کوشش کی مگر ناکام رہا۔اس کا سارا وجود مفلوج تھا۔زبان تک ساتھ نہیں دے رہی تھی۔

"کیسے ہو ڈیوڈ ساما؟"

نسوانی آواز پر اس نے محض نگاہوں کو حرکت دے کر اسے دیکھا۔وہ نقاب چڑھائے ہوئے تھی جبکہ اس کی آنکھیں نہایت سرد اور سفاک معلوم ہوتی تھیں۔اس کے گلے کی گلٹی ڈوب کر ابھری۔اس نے پھر سے کچھ بولنا چاہا۔زبان کو حرکت دینا چاہی۔مگر بے سود۔اس کی

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

نظروں نے اس کے چہرے سے اس کے ہاتھ تک کا سفر کیا تو آنکھیں پھیل گئیں۔ان ہاتھوں میں پستول تھی۔وہ بول تو نہ پایا مگر اس کی ہچکیاں گونجنے لگیں۔وہ حرکت کرنے کی سر توڑ کوشش کرنے لگا۔

شش۔"لائلہ نے اپنے منہ پر جو نقاب سے ڈھکا تھا، انگلی رکھ کر اسے چپ رہنے کو کہا۔"

خاموش رہو گے تو آرام دہ موت دوں گی۔نہیں تو جتنا تنگ کرو گے اتنا تڑپا کر ماروں گی۔"اس کا لہجہ نہایت نرم اور پر سکون تھا۔

اس نے ایک نظر پستول کو دیکھا اور پھر ڈیوڈ کو۔

"تم پر گولی چلانا زیادتی ہو گی۔"

لائلہ کی بات پر وہ ایک دم ساکت ہو گیا۔وہ کیا کہہ رہی تھی؟ڈیوڈ اسے سمجھنے کی سعی کرنے لگا مگر اگلے ہی لمحے جب لائلہ نے اس کے ساتھ رکھا تکیہ اٹھایا تو اسے مزید سمجھنے کی ضرورت نہ پڑی۔اس نے پھر سے اپنی کوشش شروع کر دی مگر بے سود۔

لائلہ نے وہ تکیہ اس کے منہ پر رکھ کر اپنی تمام تر ہمت اور طاقت سے اس کی سانسیں روکنے کی کوشش کی۔وہ مچھلی کی طرح تڑپنے لگا۔اس کا مفلوج وجود حرکت کرنے لگا۔اسے

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

پھڑ پھڑاتا دیکھ لائلہ نے گہری سانس لی۔ دل میں کہیں سکون سا اترنے لگا۔ تھوڑی ہی دیر بعد اس کا وجود بالکل ساکت ہو گیا۔ کوئی حرکت، کوئی مزاحمت نہیں تھی۔ لائلہ نے تکیے پر سے دباؤ ہٹا دیا۔ وہ مر چکا تھا۔ تکیہ ہٹا کر اس نے اس کا چہرہ آخری بار دیکھا۔

"گنہگار نہ ہوتے تو کم از کم موت کے بعد ہی اپنی بیٹی سے ملاقات کر لیتے۔ مگر خیر۔ خدا تمہیں جہنم واصل کرے!" غصے کی شدت اتنی تھی کہ وہ کیا کہہ گئی اس کا اندازہ اسے خود بھی نہیں تھا۔ اتنا کہتی وہ اس کمرے سے باہر نکل گئی اور پھر نقشہ کھول کر مطلوبہ جگہ کی تلاش میں نکلی۔ اسٹون آف یامی نوکا ئی وہیں کہیں تھا.... بیسمنٹ میں۔

راہداری سے ہوتی ہوئی وہ ایک ہال میں پہنچی۔ تب ہی اسے کہیں دور سے کسی کے قدموں کی چاپ سنائی دی۔ وہ ایک دم رک گئی۔ دل ڈوب کر ابھرا مگر وہ خود کو سنبھالے رہی۔ وہ چاپ اسے نزدیک آتی سنائی دی۔ وہ جو کوئی بھی تھا ڈیوڈ کے کمرے میں داخل ہوا تھا۔ لائلہ جلدی سے چند قدم پیچھے آ کر ایک ستون کی اوٹ میں ٹھہر گئی۔

وہ جیسے ہی کمرے میں داخل ہوا تو نظر سامنے بیڈ پر پڑے ڈیوڈ کے بے جان وجود پر پڑی۔ وہ وہیں رک گیا۔ چہرے پر بے یقینی سی بکھر گئی۔ اگلے ہی لمحے وہ بھاگ کر اس تک آیا اور اس کی

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

نبض چیک کی۔ وہ مر چکا تھا۔ وہ چونک کر سیدھا ہوا اور جلدی سے انہیں رابطہ کیا۔ سعیر اور زمان رابطہ ملنے پر ایک دم سیدھے ہو بیٹھے۔

کیا ہوا؟ کیا اسٹون آف یامی نو کائی مل گیا؟" سعیر روانی سے پوچھتا چلا گیا۔"

"سعیر ساما ادھر مسئلہ ہو گیا ہے۔ یہاں ہم سے پہلے کوئی آیا تھا۔"

کہنے کا کیا مطلب ہے تمہارا؟" سعیر حیرت اور غصے سے دھاڑا۔"

"سعیر ساما ڈیوڈ مر چکا ہے اور مجھے یقین ہے کہ اسے مارا گیا ہے۔"

سعیر اور زمان نے نظروں کا تبادلہ کیا۔

حدید اوپر ہے اسے فوراً بیسمنٹ میں بلاؤ۔ جس نے بھی اسے قتل کیا ہے وہ ابھی تک" وہیں ہو گا۔ اسٹون اس کے ہاتھ نہیں لگنا چاہیے۔ حدید کو بلاؤ۔ فوراً...." وہ عجلت میں بولتا چلا گیا۔

رابطہ منقطع ہوا تو سعیر نے دیکھا زمان اسے عجیب نظروں سے دیکھ رہا تھا۔ اس نے اسے سوالیہ نظروں سے دیکھا۔

"کیا اتنا اعتبار ہے حدید پر؟"

www.novelsclubb.com

سعیر چند لمحے خاموش رہا اور پھر بولا۔

"سعیر مراد نے تمام عمر کسی پر اعتبار نہیں کیا۔ حدید خانزادہ وہ پہلا شخص ہے جس پر اعتبار کرنے کے لیے میرے دل و دماغ نے مجھے مجبور کر دیا۔ وہ ایک پرفیکٹ شخص ہے جو دل و دماغ میں توازن رکھتا ہے۔ سب کچھ سوچ سمجھ کر کرتا ہے۔ بہت ذہین، چالاک اور کام کے معاملے میں ایماندار اور نہایت سنجیدہ.... ایسا شخص میں نے پوری زندگی میں نہیں دیکھا۔"

زمان نے سمجھتے ہوئے اثبات میں سر ہلایا جبکہ اس کو اپنا قہقہہ روکنے میں دکت محسوس ہوئی۔

حدید ہاتھ میں پستول لیے چوکنا ہو کر سیڑھیاں اتر رہا تھا۔ تب ہی اس کے سامنے فریڈرک ہانپتا ہوا آ پہنچا۔

"حدید ساما یہاں کوئی موجود ہے۔ میں نے خود اس کی ہیلز کی آواز سنی ہے۔"

"ہیلز کی؟"

ہاں۔ وہ لڑکی ہے۔ مجھے سو فیصد یقین ہے کہ وہ پرل ساما ہی ہے۔" اس کے چہرے پر" پسینے کی بوندیں ظاہر تھیں۔ پرل ساما سے کون نہیں ڈرتا تھا؟

ایڈیٹ! تم ایک عام سی لڑکی سے ڈر رہے ہو؟" حدید نے غصے سے اسے دیکھا۔"

عام سی لڑکی سے نہیں۔مافیالیڈی سے۔" وہ منہ بسورتے ہوئے بولا تو حدید تاسف سے" سر ہلاتا رہ گیا۔

وہ دونوں آگے بڑھنے لگے۔لائلہ اس وقت سامنے موجود کمرے کی ایک دیوار کی اوٹ میں کھڑی تھی۔اسے محسوس ہوا کہ اب وہاں اس کے علاوہ ایک نہیں بلکہ دو لوگ ہیں۔اس نے گہری سانس لے کر خود کو سنبھالا۔

"You can do it, Laela!"

اس نے خود کو حوصلہ دیا اور پھر مطلوبہ کمرے کی جانب بڑھنے لگی۔ہیلز کی ٹک ٹک پر حدید چونکا اور پھر دھیرے سے اسی جانب چل دیا۔لائلہ کافی آگے تھی۔وہ جلد ہی مطلوبہ کمرے میں پہنچ گئی۔ادھر ادھر دیکھنے میں وقت ضائع کیے بغیر وہ سیدھا لاکر کی جانب چلی گئی۔ اپنے انداز سے لاکر کھول کر وہ تھوڑی ہی دیر بعد ہاتھ میں ایک چمکتا دمکتا ہیرا اٹھائے ہوئے تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اسٹون آف یا می نو کائی۔"اس نے گویا خود کو بتایا۔لبوں پر فاتحانہ مسکراہٹ بکھر گئی۔"
وہ ابھی اسے دیکھ ہی رہی تھی کہ اچانک ہر طرف اندھیرا چھا گیا۔تمام لائٹس آف ہو گئیں۔اس کا دل دھک دھک کرنے لگا۔تب ہی اسے احساس ہوا کہ دروازے سے کوئی اندر داخل ہوا ہے۔اس نے بے اختیار تھوک نگلا۔لیکن وہ بھی لائلہ تھی۔گہری سانس لیتی آہستہ آہستہ دائیں جانب دیوار کے ساتھ ساتھ چلنے لگی۔ہیلز پہننے کا مقصد سٹائل مارنا نہیں بلکہ مقابل کو بھٹکانا ہوتا تھا۔اس نے بھی وہی کیا۔مقابل دھیرے سے آگے کی جانب چلتا آرہا تھا جبکہ وہ دوسری طرف سے دروازے کی جانب بڑھ رہی تھی۔کمرے میں فقط کسی کے بوٹس اور کسی کی ہیلز کی آواز تھی۔وہ جانتی تھی کہ اس گہرے اندھیرے میں گولی کبھی بھی چل سکتی تھی۔موت کا خوف نہیں تھا بس....ناکامی کا خوف تھا۔تھوڑی ہی دیر بعد وہ کمرے سے باہر تھی۔اس نے سکھ کا سانس لیا اور پھر آگے بڑھنے لگی۔چند ہی قدم آگے بڑھنے کے بعد اسے گولی چلنے کی آواز سنائی دی۔وہ اپنی جگہ ساکت رہ گئی۔دل کا حال ایسا تھا کہ ابھی سینے سے باہر نکل آئے گا۔جب اسے اپنے قریب کسی کا احساس ہوا تو وہ جلدی سے آگے بڑھ کر ستون کے پیچھے جا ٹھہری۔ایسے حالات میں اس کا عموماً تنفس بگڑ جاتا تھا مگر آج اس نے اسے بحال رکھنے کی پوری کوشش کی ہوئی تھی۔وہ اس کے بوٹس کی آواز کو آسانی سے سن سکتی تھی۔وہ دھیرے دھیرے اس کے

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

قریب آرہا تھا۔اس نے اس گھپ اندھیرے میں واپسی کا راستہ ڈھونڈنے کی کوشش شروع کر دی۔جب وہ ستون کی دوسری جانب پہنچا تو کسی احساس کے تحت رک گیا۔لائلہ نے ہیلز کے ساتھ آواز کیے بغیر چلتے ہوئے دروازے کی جانب چلنا شروع کر دیا۔حدید اس کے بالکل پیچھے تھا۔ہوا یوں کہ لائلہ ایک جگہ آکر رک گئی۔اسے لگا وہ اس کے بالکل قریب ہے اور ایسا ہی تھا۔وہ اس کے بالکل پیچھے تھا۔دونوں ایک دوسرے کی جانب پشت کیے ہوئے تھے۔درمیان میں فاصلہ بہت ہی کم تھا۔اتنا کم کہ اگر ان دونوں میں سے کوئی بھی ایک قدم پیچھے ہوتا تو دوسرے سے ٹکرا جاتا۔سارے میں اچانک ہی شناسا سی خوشبو پھیل گئی۔گلابوں کی۔ہاں شاید گلابوں کی....

دونوں کا دل ایک لمحے کے لیے دھڑکنا بھول گیا۔عجیب مگر شناسا سی کیفیت نے ان دونوں کو آگھیرا۔اگلے ہی لمحے لائٹس آن ہوئیں جو کہ یقیناً فریڈرک نے کی تھیں۔وہ دوڑتا ہوا اس جگہ پہنچا تو وہاں کوئی بھی موجود نہیں تھا۔نہ وہ بوٹس والا مرد اور نہ وہ ہیلز والی لڑکی۔وہ چونکا اور پھر ارد گرد نظر گھما کر دیکھا۔وہ دونوں ہی غائب ہو چکے تھے۔وہ کہیں نہیں تھے۔کہیں بھی نہیں....

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وہ اس عمارت سے عجلت میں باہر نکلی۔ تنفس بگڑ چکا تھا۔ دماغ میں گھنٹیاں سی بج رہی تھیں۔ دل میں آج سالوں بعد کسی احساس نے جنم لیا تھا۔ کوئی پرانا، شناسا مگر حسین احساس ....

وہ اپنی گاڑی میں بیٹھی اور گہرے گہرے سانس لیے۔ تھوڑی دیر سیٹ کی پشت سے سر ٹکائے رہی۔ جب حواس بحال ہوئے تو اس نے جلدی سے کوٹ کی جیب میں ہاتھ ڈالا اور پھر وہ اگلے لمحے سانس نہیں لے پائی۔

استون؟" حیرت میں ڈوبی آواز سے اس نے خود سے استفسار کیا۔"

وہ جلدی سے گاڑی سے باہر نکلی اور اپنی ہر جیب میں تلاش کیا۔ وہ کہیں نہیں تھا۔ اس کا چہرہ زرد پڑ گیا۔ آنکھیں گلابی پڑنے لگیں۔ اس نے خالی آنکھوں سے اپنے ہاتھ دیکھے۔ تھوڑی دیر پہلے وہ ان ہاتھوں میں موجود تھا۔ وہ استون جسے دیکھنے کے لیے دنیا ترستی تھی۔ جسے حاصل کرنا یامی نوکائی کے ہر شخص کی خواہش تھی۔ وہ استون اس کے ہاتھوں میں آکر بھی کھو گیا تھا۔

اس نے آنکھیں بند کر کے یاد کرنا چاہا۔ یقیناً جب وہ شخص اس کے قریب آیا تھا تب ہی اس نے اس گھپ اندھیرے میں نہایت مہارت سے استون چرا لیا تھا۔ اندازہ لگا کر اس نے ضبط سے مٹھیاں بھینچ لیں۔ اگلے ہی لمحے فریڈرک باہر نکلتا دکھائی دیا۔ وہ جلدی سے واپس اپنی گاڑی میں بیٹھی اور وہاں سے غائب ہو گئی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM
FB/INSTA:NOVELSCLUBB

حدید کمرے میں داخل ہوا تو سعیر فوراً کھڑا ہو گیا جبکہ زمان اپنی کنپٹی مسلنے میں مصروف تھا۔

"کون تھی وہ؟"

"سعیر کے سوال پر حدید نے ایک ابرو اٹھا کر اسے دیکھا۔"آف کورس! پرل ساما۔

وہ اس وقت ہوٹل کے اسی کمرے میں موجود ہے جہاں پہلے تھی۔ وہ اس کمرے سے" باہر ہی نہیں نکلی تو وہاں کیسے پہنچ سکتی ہے؟" سعیر میکانکی انداز میں بولا جبکہ حدید کے ماتھے پر بل پڑ گئے۔

"کیا مطلب وہ پرل ساما نہیں تھی؟"

نہیں۔" اب کی بار زمان بولا۔ سرد آنکھیں، سنجیدہ لہجہ... وہ اپنے ازلی انداز میں بولا" تھا۔

وہ پرل ساما ہی تھی زمان ساما!" فریڈرک دروازے سے نمودار ہوا۔"

سب نے اسے سوالیہ نظروں سے دیکھا تو وہ کھنکھار کر بولا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"میں نے اسے گاڑی میں بیٹھتے ہوئے دیکھا تھا۔وہ پرل ساما ہی تھی۔سیاہ لباس پہنے، نقاب چڑھائے، ہیلز پہنے، اپنی ازلی حلیے میں وہ پرل ساما ہی تھی۔ہیلز پہن کر مقابل کو بھٹکانا محض پرل ساما ہی جانتی ہے۔"اس کا لہجہ اٹل تھا جبکہ زمان نے گہری سانس لی۔پرل کے ذکر پر اس کے دل پر لگا چھوٹا سا ہی سہی مگر وہ زخم تازہ ہو جایا کرتا تھا۔اور یہ بات تو طے تھی کہ سالوں بعد بھی پرل کا نام سن کر اس کا دل بدل جایا کرتا تھا۔دماغ میں سب سے پہلے ہانہ کا اسکیچ بن جاتا اور پھر وہ گہری سانس لے کر خود کو یقین دلایا کرتا کہ ہانہ محض ایک جھوٹا کردار تھا جسے پرل نے نہایت سمجھداری سے نبھایا تھا۔وہ اداکارہ تھی۔اداکاری اس کا پیشہ تھا۔

"وہ پرل نہیں ہو سکتی۔پرل کمرے میں موجود ہے۔"زمان کی آواز کمرے میں گونجی۔

"تم اتنے یقین سے کیسے کہہ سکتے ہو کہ کمرے میں موجود لڑکی پرل ہی ہے۔ہو سکتا ہے کہ کوئی اور لڑکی محض ہمیں بھٹکانے کے لیے پرل بن کر وہاں موجود ہو۔"

"وہ پرل ہی ہے سعیر ساما! میں اسے اچھے سے جانتا ہوں۔"زمان دبی دبی آواز میں دھاڑا۔سعیر خاموش ہو گیا جبکہ حدید نے پرل کے ذکر پر اس کے چہرے پر موجود تکلیف دیکھ کر محض افسوس کیا۔

"تو پھر وہ کون تھی جس نے ڈیوڈ کا قتل کیا؟"فریڈرک کو اچھنبا ہوا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

سعیر نے ساتھ رکھی کرسی کا سہارا لیا۔اور آنکھیں بند کر کے چند لمحے کچھ سوچتا رہا۔

ایک لڑکی اسٹون آف یامی نو کائی کیسے حاصل کر سکتی ہے؟"لہجہ افسوس سے بھرا تھا۔"

کس نے کہا کہ وہ اسٹون آف یامی نو کائی حاصل کر چکی ہے؟"حدید کی آواز پر سب نے" چونک کر اسے دیکھا۔نگاہوں میں حیرت اور کئی سوالات تھے۔

حدید کے ہوتے ہوئے اسے کوئی اور کیسے حاصل کر سکتا ہے؟"اس نے اپنا ہاتھ آگے" کر کے انہیں اس میں موجود وہ قیمتی پتھر دکھایا۔لمحے بھر کے لیے کمرے میں قبرستان کی سی خاموشی پھیل گئی۔زمان ایک جھٹکے سے اٹھا اور پھر اس کے قریب آ کر اس اسٹون کو دیکھا۔ سعیر اور فریڈرک بھی بے یقینی سے اسے ہی دیکھ رہے تھے۔اس چمکتے دمکتے قیمتی پتھر کی چمک ان کی آنکھوں کو چمکا رہی تھی۔وہ تینوں دم سادھے اسے دیکھتے رہے۔ سعیر نے وہ پتھر اپنے ہاتھوں میں لیا تو چہرے پر شباب اتر آیا۔

کتنے....کتنے سال لگے تھے اس کی تلاش میں۔"وہ مبہوت سا اسے دیکھے جا رہا تھا۔" آنکھوں میں ایک طرف فتح چمک رہی تھی تو دوسری طرف بے یقینی سی تھی۔چند لمحے دیکھنے کے بعد اس نے وہ پتھر زمان کی جانب بڑھایا اور پھر حدید کے گلے لگ گیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

مجھے یقین تھا حدید۔ مجھے سو فیصد یقین تھا کہ صرف تم ہی یہ کر سکتے ہو۔ تم ہی اسٹون آف یامی نو کائی کو ہم تک لا سکتے ہو۔ جیت تمہارے بخت میں ہے اور تمہارا ساتھ میرے بخت میں۔ تم میرے لیے Good luck ہو حدید۔"

الگ ہونے پر سعیر نے اس کے کندھے تھپکائے تو وہ مسکرا دیا۔ اس نے زمان کی جانب دیکھا تو زمان نے مسکرا کر آنکھوں ہی آنکھیں میں اسے داد دی۔ حدید کو نہیں.... ارسم کو۔

واپس ہوٹل جانے کی بجائے لائلہ اپنی گاڑی کو بلا وجہ ہی لاس اینجلس کی سڑکوں پر بھگاتی رہی۔ چہرے پر کرب تھا۔ آنکھوں میں ہار کا دکھ۔ وہ آنسوؤں کو بہ مشکل اپنے اندر اتار رہی تھی۔ گاڑی کی اسپیڈ بہت تیز تھی۔ اتنی تیز کہ اگر وہ کسی سے ٹکرا جاتی تو اس کے بچنے کی شاید کوئی امید نہ ہوتی۔ کافی دیر اسی طرح ریش ڈرائیونگ کرنے کے بعد اچانک ہی اس کا فون بجنے لگا۔ مخصوص رنگ ٹون پر اس نے اسپیڈ قدرے کم کی اور موبائل اٹھا کر دیکھا۔ اشعر کا نام جگمگا رہا تھا۔ گلے میں کچھ ڈوب کر ابھرا۔ اس نے موبائل واپس ڈیش بورڈ پر پٹخا اور پھر گاڑی ایک طرف روک دی۔ سیٹ کی پشت سے ٹیک لگائے آنکھیں موند کر اس نے سرد آہ بھری۔ کیا کرتی وہ؟ اشعر کو اپنی ہار کی خبر دیتی؟ اسے بتاتی کہ کوئی انجان سا شخص اس سے جیت کر اسٹون

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

آف یامی نوکائی لے اڑا۔اور ایش.....ایش کو وہ کیا جواب دیتی؟رہی پرل تو اس نے تو یہ خبر سن کر یقیناً اس کے اندر پوری چھ گولیاں اتار دینی تھیں۔

چند لمحے سوچنے کے بعد اس نے موبائل پھر سے اٹھایا اور دھڑکتے دل سے اشعر کو کال کی۔

"ابھی تک پہنچی کیوں نہیں تم؟"

اس کی آواز گونجنے کے بعد چند ساعتیں صرف خاموشی چھائی رہی۔

"کیا ہوا لائلہ؟میں تمہارا انتظار کر رہا ہوں۔"

اشعر وہ..."الفاظ ختم ہو گئے جبکہ اشعر سننے کے لیے خاموش رہا۔"

تم ٹھیک تو ہو ناں؟"آواز میں فکر تھی۔"

"میں ٹھیک ہوں۔"

"پھر کیا ہوا؟کچھ بول کیوں نہیں رہیں؟"

.....پھر خاموشی

"اچھا تم جلدی سے واپس آؤ۔آمنے سامنے بیٹھ کر بات کرتے ہیں۔"

www.novelsclubb.com

رابطہ منقطع ہوا تو وہ موبائل کی اسکرین کو گھورتی رہ گئی۔اس پر اتنا اعتبار کیا گیا تھا کہ اسٹون آف یامی نوکائی کے متعلق پوچھنے کی خطا بھی نہیں کی گئی۔اسے یقین تھا کہ وہ اسٹون ساتھ لائے گی۔افف یہ اعتبار....اس نے سر جھٹکا اور گاڑی پھر سے اسٹارٹ کر دی۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM
FB/INSTA:NOVELSCLUBB